الدَّعَوَاتُ وَالأَذْكَار

مِنْ

سُنَّةِ النَّبِيِّ المُخْتَار ﷺ

(مسنون دعاؤں اور اَذکار پر مشتمل مجموعہ آیات واَحادیث)

تألیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلـدَّعـوَاتُ وَالْأَذْکَارُ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ الْـمُخْتَار ﷺ (مسنون دعاؤں اور اَذکار پر مشتمل مجموعہ آیات و اَحادیث)

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی

نظر ثانی : فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2009ء

تعداد : 1,100

قیمت پریمئر کاغذ : -/260 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلدَّعَوَاتُ وَالْأَذْکَارُ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ﷺ (مسنون دعاؤں اور اَذکار پر مشتمل مجموعہ آیات و اَحادیث)

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی

نظر ثانی : فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2009ء

تعداد : 1,100

قیمت VRG کاغذ : -/320 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

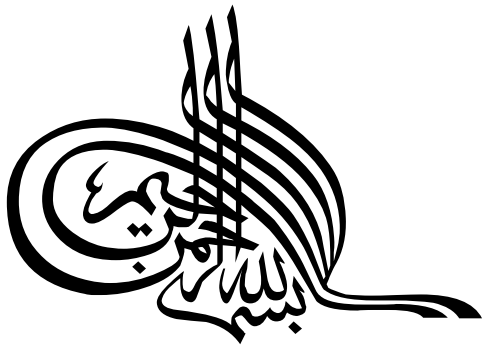

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

وَاغْفِرْلَنَا مَامَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ ﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾	١٣
٢.	بَابٌ فِي آدَابِ الدُّعَاءِ ﴿آدابِ دُعا کا بیان﴾	٣٢
٣.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِلتَّثْبِيْتِ عَلَى الدِّيْنِ وَالإِيْمَانِ وَلِطَلَبِ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ ﴿دین و ایمان پر ثابت قدمی اور طلبِ خیر و برکت کی دعائیں اور اَذکار﴾	٥٨
٤.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِتَطْهِيْرِ الأَخْلَاقِ وَالأَحْوَالِ ﴿اَخلاق و اَحوال کی پاکیزگی کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾	٧٩

الرقم	الأبواب	الصفحة
٥.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِلْعَفْوِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ﴿عفو و درگزر، سلامتی اور طلبِ مغفرت کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾	٩١
٦.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِمَنْ بُلِيَ بِالْوَسَاوِسِ ﴿وسوسوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾	١٠٨
٧.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِلرِّزْقِ وَالنِّعَمِ وَالْغِنَاءِ وَدَفْعِ الْقَرْضِ وَالضِّيْقِ ﴿کشادگیِ رزق، حصولِ نعمت، اِستغناءِ قلب، ادائیگی قرض اور تنگ دستی دور کرنے کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾	١٢٠
٨.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِدَفْعِ الْكَرْبِ وَالْمُصِيْبَةِ وَفِيْمَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ أَهْلِ الْبَلَاءِ ﴿رنج وغم اور مصیبت کو دفع کرنے اور مصیبت میں مبتلا انسان کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾	١٤٣

الرقم	الأبواب	الصفحة
۹.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ عِنْدَ الْقَحْطِ وَهَيْجِ الرِّيْحِ وَالرَّعْدِ وَنُزُوْلِ الْغَيْثِ ﴿قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کی دعائیں اور اَذکار﴾	۱۷۲
۱۰.	بَابٌ فِي فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ ﴿سبحان اللہ، اَلحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت﴾	۱۹۰
۱۱.	بَابٌ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ﴿صبح وشام کے اَذکار کا بیان﴾	۲۰۶
۱۲.	بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الأَذَانِ ﴿اَذان کے بعد دعا کا بیان﴾	۲۲۲
۱۳.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ ﴿مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾	۲۲۸

الرقم	الأبواب	الصفحة
١٤.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا بیان﴾	٢٣٩
١٥.	بَابٌ فِي الأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد کے اَذکار کا بیان﴾	٢٧٠
١٦.	بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ﴿جمعۃ المبارک کے دن حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت﴾	٣١٢
١٧.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَنْزِلِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ ﴿گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾	٣٢٢
١٨.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ	٣٢٩

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾	
١٩.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ والأَذْكَارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْيَقَظَةِ	٣٣٦
	﴿سونے اور جاگنے کی دعائیں اور اَذکار﴾	
٢٠.	بَابٌ فِي أَدْعِيَةِ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يُحِبُّهَا أَوْ يَكْرَهُهَا	٣٦٠
	﴿اچھے یا برے خواب دیکھنے پر پڑھے جانے والی دعائیں﴾	
٢١.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ الَّتِي يَقُوْلُهَا أَوْ تُقَالُ لَهُ عِنْدَ لُبْسِ الثَّوْبِ الْجَدِيْدِ	٣٧٠
	﴿نیا لباس پہننے یا کسی اور کو پہنا دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں﴾	
٢٢.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ السَّفَرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ	٣٧٦
	﴿سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں﴾	
٢٣.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ	٣٩٢

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿کھانے، پینے کی دعائیں﴾	
٢٤.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ	٤٠٣
	﴿نیا چاند دیکھنے کی دعائیں﴾	
٢٥.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ عِنْدَ دُخُوْلِ الأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ	٤١٢
	﴿بازاروں اور دیگر مقاماتِ غفلت میں داخلے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾	
٢٦.	بَابٌ فِي أَذْكَارِ الرُّقْيَةِ	٤٢٤
	﴿دم کے لئے پڑھے جانے والے اَذکار﴾	
٢٧.	بَابٌ فِيْمَا يُقَالُ فِي الْمَرَضِ وَعِنْدَ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَرِيْضِ	٤٤٩
	﴿حالتِ مرض میں اور مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾	
٢٨.	بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ لِلْمَيِّتِ وَعِنْدَ زِيَارَةِ الْمَقَابِرِ	٤٥٨

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾	
٢٩.	بَابٌ فِي جَامِعِ الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ ﴿جامع ماثورہ دعاؤں اور اَذکار کا بیان﴾	٤٦٩
۞	مصادر التخريج	٤٩٧

بَابٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ○

(البقرة، ٢:١٨٦)

''اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں○''

٢. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (البقرة، ٢: ٢٠١)

''اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ○''

٣. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ○ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ

دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

(إبراهيم، ١٤: ٣٩ـ ٤١)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام دو فرزند) عطا فرمائے، بے شک میرا رب دعا خوب سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے ○ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا ○''

٤. اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (النمل، ٢٧: ٦٢)

''بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ○''

٥. وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ○ (غافر، ٤٠: ٦٠)

''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/١. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ○﴾ [غافر، ٤٠: ٦٠].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے○﴾۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة المؤمن، ٥/٣٧٤، الرقم: ٣٢٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٧، الرقم: ١٨٠٢.

٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ محترم و مکرم کوئی شے نہیں ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے بھی اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٣/٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٢،٢٥٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ٨٧٠، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٦، الرقم: ١٨٠١۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم:٢٥٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٩١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/١١٣۔

دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو نہیں بدلتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی۔''

اسے امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٤٠، ٢٢٤٦٦، ٢٢٤٩١، والبزار في المسند، ٦/٥٠١، الرقم: ٢٥٤٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧٠، الرقم: ١٨١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ١٠٠، الرقم: ١٤٤٢ـ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في أن الدعاء لا يُرَدُّ بين الأذانِ والإقامة، ١/٤١٥، الرقم: ٢١٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب في العَفو والعافية، ٥/٥٧٦، الرقم: ٣٥٩٤، ٣٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٢، الرقم: ٩٨٩٥ـ٩٨٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، الرقم: ١٢٢٢١، ١٢٦٠٦، ١٣٦٩٣،—

يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَنَسٍ رضي الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا کَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ

..... وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١، الرقم: ٢٩٢٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٦٣، الرقم:٣٦٧٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٩٢، الرقم: ١٥٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٨، الرقم: ٥١٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٠٢۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠۔٢١٥٤٤، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/ ١٩، الرقم: ١٢٣٤٦۔

الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور (قبولیت کی) اُمید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٧/٧. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: وَلَکَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/٢٠٩٤، الرقم:٢٧٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥٢، الرقم: ٣٧٥٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٥٨- ٢٩١٦١، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦٨، الرقم:٩٨٩-

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (ان پر مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٨/٨. عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ. کُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهِ: آمِيْنَ. وَلَکَ بِمِثْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَا

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/٢٠٩٤، الرقم: ٢٧٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٥٢، الرقم: ٢٧٥٩٩، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٥، الرقم: ١٣٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٣، وابن غزوان في كتاب الدعاء، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٣۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في دعوة —

دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب (یعنی غیر موجود) شخص (اِخلاص کے ساتھ) دوسرے شخص کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کرے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ

..... الأخ لأخيه بظهر الغيب،٤/٣٥٢، الرقم: ١٩٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٥٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٣١، الرقم: ٣٣١،٣٢٧، والبخاري في الأدب المفرد،١/٢١٨، الرقم: ٦٢٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٣٢٨ـ١٣٣٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٦٩، الرقم: ١٤٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٤٣، الرقم: ٤٧٣٤ـ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٤٨)، ٥/٥٠٢، الرقم: ٣٤٤٨، أبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغيب، ٤/٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، ٢/١٢٧٠، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٧، الرقم:١٠٧١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ١٤٢١، والبخاري في الأدب المفرد/٢٥،ـ

مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے لئے والد کی بددعا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ

١٦٩، الرقم: ٣٢، ٤٨١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٢، الرقم: ٢٤، وأيضًا في الدعاء،١/٣٩٢، الرقم: ١٣١٣-١٣١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٥، الرقم: ٦١٨٥-

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/١٩٩٤، الرقم: ٢٥٧٧، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٤٨)، ٤/٦٥٦، الرقم:٢٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢٢، الرقم: ٤٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٤، الرقم:٢١٤٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف،٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٥٧، والبزار في المسند، ٩/٤٤١، الرقم: ٤٠٥٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦٩، الرقم: ٧٦٠٦، والبيهقي في السنن الكبرى،٦/٩٣، الرقم: ١١٢٨٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٩٠-

مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ. فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ. فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا. فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم (کرنے) کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم (کرنے) کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، سو تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٢/١٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، —

فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ، بِالدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اُسے سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اُس سے معافی مانگی جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ پس اللہ کے بندو! دعا کو (خود پر) لازم کرلو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ مَنْ

..... ٥/ ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧٠، ٦٧٥، الرقم: ١٨١٥، ١٨٣٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ٥٠، الرقم: ٨٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣١٥، الرقم: ٢٥٢٦۔

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢)، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ١٠، الرقم: ٦٦٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٦٧، ٦٦٨، الرقم: ١٨٠٦۔١٨٠٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٦٥٨، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ١٩١۔

لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلی، حاکم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤/١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا. قَالُوْا: إِذَا نُكْثِرُ. قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کبیرہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا فوراً قبول فرما لیتا

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٢، الرقم: ٢٩١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨، الرقم: ١١١٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم:١٨١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٢، الرقم:٩٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٧، الرقم: ٤٣٦٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٢، الرقم: ٣٢٨٣۔

ہے یا اسے آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (سے زیادہ قبول فرمانے والا) ہے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٥/١٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّيْنِ، وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔‘‘

اسے امام ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦/١٦. وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَيُدِرُّ لَكُمْ

١٥-١٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/٣٤٤، الرقم: ٤٣٩، وأيضًا، ٣/ ٣٤٦، الرقم: ١٨١٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦٦٩، الرقم: ١٨١٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٣، الرقم:٣٠٨٥، والقضاعي في مسند الشهاب،١/١١٦، الرقم:١٤٣، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/٤١، الرقم: ١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٤٧۔

أَرْزَاقَكُمْ، تَدْعُوْنَ اللهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’اور ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ (وہ چیز دعا ہے، سو تم) اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہا کرو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔‘‘ اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُوْ اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَيُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: أَبَى عَبْدِي أَنْ يَدْعُوَ غَيْرِي يَدْعُوْنِي فَأُعْرِضَ عَنْهُ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اللہ تعالیٰ کو اِس حال میں پکارتا ہے کہ وہ اس سے ناراض ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ اُس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ بندہ پھر (اللہ تعالیٰ کو) پکارتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا، وہ مجھے ہی پکارتا رہا حالانکہ میں نے اُس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا (بندے کے اس عمل کی وجہ سے) میں تمہیں گواہ بنا کر (کہتا ہوں) کہ میں نے

١٧: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/٢٨، الرقم: ٢١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٧٥، الرقم: ٧٠٨٨، وابن رجب الحنبلي في شرح حديث لبيك، ١/ ١٤٠۔

اُس کی دعا قبول کر لی۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ يَدْعُوْنَ اللهَ عزوجل، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: نُوْرٌ. قُلْتُ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجَلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِکَ الْقَوْمَ، فَأَسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا (دیکھا) تو مسجد میں کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ عزوجل سے دعا مانگ رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو میں نے بھی وہ نور دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ (دعا میں) شریک ہوسکیں۔ لہٰذا میں آپ ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف

١٨: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٣/٢٠٢، الرقم: ٦٩٢، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/٨٥، الرقم: ٢٠٦۔

گیا پھر ہم نے بھی (ان کے ساتھ شامل ہوکر) دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ اور طبرانی نے ’الدعاء‘ میں روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۱۹/۱۹. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيءَ فِيْهِمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی الله عنه، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ (اس کے سامنے) دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان میں کچھ ڈالے بغیر انہیں خالی لوٹا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. قَالَ أُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ رضی الله عنه: اَلدُّعَاءُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ أَفْضَلُ مِنَ الزِّيَارَةِ وَاللِّقَاءِ لِأَنَّهُمَا قَدْ يُعْرَضُ فِيْهِمَا التَّزَيُّنُ وَالرِّيَاءُ.

’’حضرت اویس قرنی رضی الله عنه نے فرمایا: (اپنے بھائی کے) پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرنا (اس کی) زیارت اور ملاقات سے افضل ہے کیونکہ ان دونوں میں کبھی تکلف اور ریاء کا عمل دخل ہوتا ہے۔‘‘

۲۱/۲۱. قَالَ الْأُسْتَاذُ الشَّيْخُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رحمه الله: اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الْحَاجَةِ، وَمُسْتَرُوْحُ أَصْحَابِ الْفَاقَاتِ، وَمَلْجَأُ الْمُضْطَرِّيْنَ،

۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨۔

۲۰: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى/٤٤۔

۲۱: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٤۔

وَمُتَنَفَّسُ ذَوِي الْمَآرِبِ.

’’اُستاد ابوعلی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: دعاء قضائے حاجات کی چابی ہے اور فاقہ مستوں کے لئے راحت کا سبب ہے۔ مجبوروں کے لئے جائے پناہ ہے اور حاجت مندوں کے لئے آرام گاہ (یعنی سکون کا سانس لینے) کا سبب ہے۔‘‘

٢٢/٢٢. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رحمه الله: خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْخَلْقَ، وَقَالَ: نَاجُوْنِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَانْظُرُوْا إِلَيَّ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَاسْمَعُوْا مِنِّي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَكُوْنُوْا بِبَابِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَأَنْزِلُوْا حَاجَاتِكُمْ بِي.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو، اگر یہ نہ کرسکو تو میری طرف دیکھو، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میری بات سنو، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو دعا کی صورت میں میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔‘‘

٢٣/٢٣. قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ الْأَعْرَجُ رحمه الله: لأَنْ أُحَرَّمَ الدُّعَاءَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُحَرَّمَ الإِجَابَةَ.

’’حضرت ابو حازم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دعا سے محروم کر دیا جاؤں تو یہ میرے لئے زیادہ ناگوار ہو گا بہ نسبت اس بات کے کہ میں مقبولیتِ دعا سے محروم کر دیا جاؤں۔‘‘

٢٢: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٤۔

٢٣: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٥۔

٢٤/٢٤. يُرْوَى أَنَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ رحمه الله رَأَى الْحَقَّ سُبْحَانَهُ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ: إِلَـهِي: كَمْ أَدْعُوْكَ وَلَا تُجِيْبُنِي؟ فَقَالَ: يَا يَحْيَى، لَأَنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَكَ.

’’بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور عرض کیا: یا الٰہی! میں تجھے کتنا پکارتا ہوں حالانکہ تو میری پکار کا جواب عطا نہیں فرماتا؟ جواب ملا: اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ میں تیری آواز سننا پسند کرتا ہوں۔‘‘

٢٥/٢٥. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰه: إِلَـهِي، كَيْفَ أَدْعُوْكَ وَأَنَا عَاصٍ؟ وَكَيْفَ لَا أَدْعُوْكَ وَأَنْتَ كَرِيْمٌ؟

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھے کیسے پکاروں؟ جبکہ میں نافرمان ہوں اور تمہیں کیونکر نہ پکاروں؟ جبکہ تو کریم ہے۔‘‘

٢٦/٢٦. قَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رَحِمَه اللّٰه: إِذَا بَكَى الْمُذْنِبُ فَقَدْ رَاسَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

’’استاد ابوعلی دقاق رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ تک اپنا پیغام پہنچا دیا۔‘‘

٢٤: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٥۔

٢٥: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٦٧۔

٢٦: أخرجه القشيري في الرسالة/٢٧٠۔

بَابٌ فِي آدَابِ الدُّعَاءِ

﴿آدابِ دُعا کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْلَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٢٨٦)

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما○''

٢. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ (آل عمران، ٣: ٣٨)

''اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے○''

٣. اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○

(الأعراف، ۷: ۵۵)

’’تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتاo‘‘

٤. قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًاo (الإسراء، ۱۷: ۱۱۰)

’’فرما دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمان کو پکارو، جس نام سے بھی پکارتے ہو (سب) اچھے نام اسی کے ہیں، اور نہ اپنی نماز (میں قرأت) بلند آواز سے کریں اور نہ بالکل آہستہ پڑھیں اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیںo‘‘

٥. اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَo (الأنبياء، ۲۱: ۹۰)

’’بے شک یہ (سب) نیکی کے کاموں (کی انجام دہی) میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق و رغبت اور خوف و خشیّت (کی کیفیتوں) کے ساتھ پکارا کرتے تھے، اور ہمارے حضور بڑے عجز و نیاز کے ساتھ گڑگڑاتے تھےo‘‘

٦. قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُo (القصص، ۲۸: ۱۶)

’’(موسیٰ علیہ السلام) عرض کرنے لگے: اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو تو مجھے معاف فرما دے، پس اس نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہےo‘‘

٧. فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ○ (محمد، ٤٧: ١٩)

''پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیمِ اُمت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں کہ کہیں آپ سے خلافِ اولیٰ (یعنی آپ کے مرتبہ عالیہ سے کم درجہ کا) فعل صادر نہ ہو جائے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی طلبِ مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامانِ بخشش ہے)، اور (اے لوگو!) اللہ (دنیا میں) تمہارے چلنے پھرنے کے ٹھکانے اور (آخرت میں) تمہارے ٹھہرنے کی منزلیں (سب) جانتا ہے○''

٨. وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ م بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ٥٩: ١٠)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○''

٩. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ○ (الممتحنة، ٦٠: ٥)

''اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سببِ آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں

ہم پر مسلّط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہے○"

١٠. فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

(الم نشرح، ٩٤: ٧-٨)

"پس جب آپ (تعلیمِ اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و دعا میں خوب) محنت فرمایا کریں ○ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں○"

اَلْأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

"حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٨٣، الرقم: ٦٣٩٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢٩، الرقم: ١٩٩٧۔

پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، تو وہ خوشحالی کے اَوقات میں بھی زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٢/٢٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو (قبولیت سے) روکنے والا کوئی نہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب في المشيئة والإرادة، ٦/٢٧١٥، الرقم: ٧٠٢٦، وأيضًا في الأدب المفرد/٢٣٠، الرقم: ٦٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت، ٤/٢٠٦٣، الرقم: ٢٦٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥١، الرقم: ١٠٤٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٦٢۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٦٦)، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، الرقم: ٦٦٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٧، والطبراني ــ

مُوْقِنُوْنَ بِالإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مستقیم الاسناد ہے۔

٣٠/٤. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ ﷺ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

..... في المعجم الأوسط، ٥/٢١١، الرقم:٥١٠٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٩، الرقم: ٦٢، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٩٢۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ٥/٢٣٣٥، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة أوطاس، ٤/١٥٧١، الرقم: ٤٠٦٨۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء،

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٢ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبِطُهُ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہے: میں نے بار بار مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

..... ٥/٢٣٣٥، وأيضًا في كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الاستسقاء، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٤، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٧، الرقم: ٣٣٧٢۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٣٨)، الرقم: ٣٦٠٨/٣٩٦٩۔

٣٣/٧. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعَ يَدَيْکَ تَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَکَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَالِکَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں، (تجھے چاہئے کہ) ہر دو رکعت کے بعد تو تشہد پڑھے، خشوع وخضوع اور سکون سے نماز ادا کرے اور پھر اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اِس طرح اُٹھائے کہ اُن کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر یوں کہے: اے ربّ! اے ربّ۔ اور جس نے (دعا میں) ایسا نہ کیا، وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٨. عَنِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في التخشع في الصلاة، ٢/٢٢٥، الرقم: ٣٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢١٢، ٤٥٠، الرقم: ٦١٥، ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٩٥، الرقم: ٧٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب،١/٢٠٣، الرقم: ٧٧٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٣٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/١٠٦، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١/١٦٨۔

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة النهار، ٢/٢٩، الرقم: ١٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة ـــ

تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبْأَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْکَ وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَالِکَ فَهِيَ خِدَاجٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الإِمَامِ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ تَخْرِيْجِ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ: فِي هَذَا الْخَبَرِ زِيَادَةُ شَرْحِ ذِكْرِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ، وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّکَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَکَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ وَتَشَهُّدٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَهَذَا دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الْمَثْنَى.

’’حضرت مُطّلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت و غربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے، یا اللہ! یا اللہ! (یہ عطا فرما، وہ عطا فرما) جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

..... فيها، باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، ١/٤١٩، الرقم: ١٣٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢١٢، ٤٥١، الرقم: ٦١٦، ١٤٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٠-٢٢١، الرقم: ١٢١٢-١٢١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٧، والدارقطني في السنن، ١/٤١٨، الرقم: ٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٨، الرقم: ٤٣٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٧، الرقم: ٣٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٠٣، الرقم: ٧٧٠-

امام ابن خزیمہ 'الصحیح' میں اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: اس حدیث میں دعا میں ہاتھ اٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے: اے اللہ! اے اللہ! اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے اور انہیں اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اور یہ کہے: اے پروردگار! اے میرے رب! اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین، اور دعا، اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھیرنے کے (اور نماز مکمل کرنے کے) بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔''

٩/٣٥. عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٦. عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا.

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٦، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٦، الرقم: ٢١٧، ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٧/٧٧، الرقم: ١٤١٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٠٠، الرقم: ٧٢٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٥۔

١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٣، وابن قدامة في المغني، ١/٣٢٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٧١۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اسود العامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧/١١. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الْعَبْدُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَسَأَلَ، قَالَ اللهُ عزوجل: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي أَنْ أَرُدَّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں اپنے اس بندے سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس کی دعا کو رد کر دوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/١٢. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ**

١١: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/٨٤، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٥۔

١٢: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٢، الرقم: ١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/٣٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥۔

دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلا کر یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْکَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔) اللہ تعالیٰ اُس بندے کو اپنے ذمۂ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۹. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ رَبَّکُمْ حَيِيٌّ کَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ کَمَا قَالَ الْهِنْدِيُّ.

۱۳: أخرجه المتقي الهندي في کنز العمال، ۲/۸۷، الرقم: ۳۲٦۷۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ (دعا کے لئے اس کے سامنے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ان میں خیرات ڈالے بغیر واپس لوٹا دے۔‘‘

امام متقی ہندی نے کہا کہ اس حدیث کو امام دارقطنی نے ’الأفراد‘ میں روایت کیا ہے۔

٤٠/١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا.

٤١/١٥. وفي رواية: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه بِهَذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ: وَالِابْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٤ـ١٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٩، الرقم: ١٤٨٩ـ١٤٩٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٥٠، الرقم: ٣٢٤٧، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/٨٦، الرقم: ٢٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٨٦، الرقم: ٤٦٨ـ٤٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٤٣، وقال: أخرجه أبو داود والحاكم، وأيضًا في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢/١٧، الرقم: ٤٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٥١، والصنعاني في سبل السلام، ٤/٢١٩، والزرقاني في شرح الموطأ، ٢/٥٩، الرقم: ١٢٣، والمناوي في فيض القدير، ١/١٨٤ـ

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ تیرا اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اُٹھانا یا ان کے برابر اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہارِ عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔ اور حضرت عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس ﷺ اسی حدیث کی روایت میں فرماتے ہیں کہ اظہارِ عجز اس طرح ہے: پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی پشت اپنے چہرے کے سامنے رکھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ لَهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدِسِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالٍ ثِقَاتٍ، وَأَيْضًا قَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’امام محمد بن ابی یحییٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اٹھائے

١٦: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٣٣٦، الرقم: ٣٠٣، والسيوطي في فض الوعاء/٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٩، وقال: رواه الطبراني وترجم له فقال محمد بن يحيى الأسلمي عن عبد الله بن الزبير ورجاله ثقات، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٠٠، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ٨/٥٠٩، وقال: رواه الطبراني برجال ثقات۔

دعا مانگتے دیکھا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے سے قبل (دعا کے لئے) ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی اور صالحی الشامی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔امام سیوطی نے بھی فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٤٣/١٧. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِلَ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن خزيمة في الصحيح،١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩ـ٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك،١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩١، ٧٩٣، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣٢٠ـ

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا تھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور ہم نے اس کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

١٨/٤٤. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجِلْتَ، أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ، فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ٥/٥١٦، الرقم: ٣٤٧٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة، ٣/٤٤، الرقم: ١٢٨٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩٢، ٧٩٤-٧٩٥، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٦، الرقم: ٨٩-٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٥٥-

اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَالِکَ، فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي، اُدْعُ تُجَبْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ رُشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدِيْثُهُ فِي الرِّقَاقِ مَقْبُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو (سکون سے) بیٹھ جایا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو، اور پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز ادا کی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجا (پھر دعا کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! (اپنے ربّ) سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام منذری نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں رشدین بن سعد ہیں جن کی روایات رقاق میں مقبول ہیں اور بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

١٩/٤٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ

١٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٣/٤٨، —

اللهِ ﷺ فَقَالَ: صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ (یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب گڑگڑا کر دعا کیا کرو اور یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (اے اللہ! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر رحمتیں نازل فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٤٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم: ١٢٩٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٣، الرقم: ١٢٩٢، ٦/١٩، الرقم: ٩٨٨١، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/١٦٢، الرقم: ٥٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥١۔

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ٢/٣٥٦ الرقم ٤٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠۔

٢١/٤٧. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَآلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت علی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ہر دعا اس وقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت اَطہار پر درود نہ بھیجا جائے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٢/٤٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٢٠، الرقم: ٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٦، الرقم: ١٥٧٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٨٩ وقال رواته ثقات، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٠۔

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ٥/٤٦٣، الرقم: ٣٣٨٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٩، الرقم: ١٩٦٧، والبزار في المسند، ١/٢٤٣، الرقم: ١٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٢٤، الرقم: ٧٠٥٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٤، الرقم: ٣٩، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١/١٥٦، الرقم: ٢٣٦، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٣٨۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣/٤٩. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرماتے اور (دعا کے بعد دونوں ہاتھ) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٥٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٩، الرقم: ١٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٤١، الرقم: ٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٥، والسّيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٥، الرقم: ٢١٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/١٥٢۔

٢٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٨، الرقم: ١٤٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٢، الرقم: ٢٩٤٠٥، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٩، الرقم: ١٩٦٨، وابن أبي عاصم ــ

قَالَ: لَا تَسْتُرُوْا الْجُدُرَ، مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوْا اللهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٥/٥١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

..... في الأحاد والمثاني، ٤/٤١٠، الرقم: ٢٤٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣١٩، الرقم: ١٠٧٧٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٤٣٢، الرقم: ١٦٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢١٢، الرقم: ٢٩٦٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٠٦، الرقم: ٣٣٨٣، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/١٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٩۔

٢٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب رفع اليدين في الدعاء، ٢/١٢٧٢، الرقم: ٣٨٦٦، وأيضًا في كتاب إقامة الصلاة —

إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْکَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٥٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ

.....والسنة فيها، باب من رفع يديه في الدعاء ومسح بهما وجهه، ١/٣٧٣، الرقم: ١١٨١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/١٤١، الرقم: ٤٢٢، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/١٥١، الرقم: ٦٥، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٢٧٥، الرقم: ٣٨٦٦۔

٢٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٦، الرقم: ٨٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٩١، الرقم: ١٨٦٧، والبزار عن سلمان رضي الله عنه في المسند، ٦/٤٧٨، الرقم: ٢٥١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢٣، الرقم: ١٣٥٥٧، وابن راشد في الجامع، ١٠/٤٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٦٥، الرقم: ١١١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٥٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢١، الرقم: ٨٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٩، والهندي في كنز العمال، ٢/٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، ٣٢٦٨۔

الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ ذَالِکَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ اُس کا کوئی بندہ (اُس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اُٹھائے اور وہ اُنہیں خالی لوٹا دے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے، پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ اُس خیر کو اپنے چہرے پر انڈیل لے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

٢٧/٥٣. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

''امام زہری فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں اپنے دست مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد انہیں اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام معمر کو اکثر (دعا کے بعد) یونہی کرتے دیکھا ہے اور میرا اپنا معمول بھی یہی ہے۔

٢٧: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤-٣٢٣٥، وأيضًا، ٣/١٢٣، الرقم: ٥٠٠٣-

٢٨/٥٤. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِنِّي لَا أَحْمِلُ هَمَّ الإِجَابَةِ وَلَكِنْ هَمَّ الدُّعَاءِ، فَإِذَا أُتْمِمْتُ الدُّعَاءَ عَلِمْتُ أَنَّ الإِجَابَةَ مَعَهُ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے قبولیت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ میں دعا کی فکر کرتا ہوں۔ سو جب میں دعا کو پورا کرتا ہوں تو جان جاتا ہوں کہ قبولیت اس کے ساتھ ہی ہے۔‘‘

٢٩/٥٥. قِيْلَ: مَرَّ مُوْسَى عليه السلام بِرَجُلٍ يَدْعُوْ وَيَتَضَرَّعُ، فَقَالَ مُوْسَى عليه السلام: إِلٰهِي، لَوْ كَانَتْ حَاجَتُهُ بِيَدَيَّ قَضَيْتُهَا، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنَا أَرْحَمُ بِهِ مِنْکَ، وَلٰكِنَّهُ يَدْعُوْنِي، وَلَهُ غَنَمٌ، وَقَلْبُهُ عِنْدَ غَنَمِهِ، وَإِنِّي لَا أَسْتَجِيْبُ لِعَبْدٍ يَدْعُوْنِي وَقَلْبُهُ عِنْدَ غَيْرِي. فَذَكَرَ مُوْسَى عليه السلام لِلرَّجُلِ ذَالِکَ، فَانْقَطَعَ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِقَلْبِهِ فَقُضِيَتْ حَاجَتُهُ.

’’مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا تھا اور گڑگڑا رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الٰہی! اگر اس کی حاجت میرے بس میں ہوتی تو میں ضرور پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ پکارتا مجھے ہے اور دل اس کا اپنی بکریوں کے پاس ہوتا ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے بیان فرمائی تو اُس نے ہر طرف سے تعلق توڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی تو اس کی حاجت پوری فرما دی گئی۔‘‘

٢٨: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللدنية، ٣/ ٣٥٠۔

٢٩: أخرجه القشيري في الرسالة/ ٢٦٧۔

٣٠/٥٦. وقال الإمام البيهقي (٣٨٤–٤٥٨ھ) في 'الشّعب' وأما آدابه:

فَمِنْهَا: اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُوْنَ تَخْصِيْصِ حَالِ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ.

وَمِنْهَا: اِفْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَّدْعُوَ فِي دُبُرِ صَلَوَاتِهِ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا الْمَنْكِبَيْنِ إِذَا دَعَا.

وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ.

''امام بیہقی رضی اللہ عنہ (٣٨٤–٤٥٨ھ) نے 'شعب الإیمان' میں فرمایا: آداب دعا میں سے ہے:

(انسان کا) ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا خواہ وہ خوشحالی میں ہو اور دعا کو صرف سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔

اور یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔

اور یہ کہ اپنی (ہر) نماز کے بعد دعا کرنا۔

اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔

اور یہ کہ دعا سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔''

٣١/٥٧. قال العلامة ابن تيمية (٦٦١–٧٢٨ھ) في 'الفتاوى': وَإِنْ أَرَادَ أَنَّ مَنْ دَعَا اللهَ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا

٣٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٥۔

٣١: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ٥/٢٦٥۔

تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا فَطَرَ اللهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَى اللهِ فِي الدُّعَاءِ.

’’علامہ ابن تیمیہ (٦٦١–٧٢٨ھ) نے اپنے ’فتاویٰ‘ میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔‘‘

٣٢/٥٨. وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (٧٣٦–٧٩٥ھ):

مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرْجَى بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

’’امام ابن رجب حنبلی(٧٣٦–٧٩٥ھ) نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیتِ دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آدابِ دعا میں سے ہے جس کے سبب امیدِ قبولیت رکھی جاتی ہے۔‘‘

٣٢: أخرجه ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٠٥۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْکَارِ لِلتَّثْبِيْتِ عَلَى الدِّيْنِ وَالإِيْمَانِ وَلِطَلَبِ الْخَيْرِ وَالْبَرَکَةِ

﴿دین و ایمان پر ثابت قدمی اور طلب خیر و برکت کی دعائیں اور اذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○ (البقرة، ٢:١٢٨)

''اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت) کی نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے○''

٢. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِيْنَ○ (البقرة، ٢:٢٥٠)

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر میں وسعت ارزانی فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○''

٣. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○ (آل عمران، ٣:٨)

''اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں

ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہےo‘‘

٤. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَo

(آل عمران، ٣:٥٣)

’’اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لےo‘‘

٥. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَo (آل عمران، ٣:١٤٧)

’’اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرماo‘‘

٦. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَo (الأعراف، ٧:١٢٦)

’’اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے سرچشمے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدمی سے) مسلمان رہتے ہوئے (دنیا سے) اٹھا لےo‘‘

٧. رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًاo (الإسراء، ١٧:٨٠)

’’اے میرے رب! مجھے سچائی (خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرمادےo‘‘

٨. رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًاo

(الکهف، ١٨: ١٠)

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں راہ یابی (کے اسباب) مہیا فرماo''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٥٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا، آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ: ربنا آتنا في الدنيا حسنة، ٥/٢٣٤٧، الرقم: ٦٠٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّٰهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، ٤/٢٠٧٠، الرقم: ٢٦٩٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢١، الرقم: ٣٤٨٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠١، الرقم: ١٢٠٠٠۔

٢/٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: وُكِلَ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا: آمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْفَاکِهِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس (رکن یمانی) کے ساتھ ستّر فرشتے متعین ہیں (اس کے پاس) جو شخص یہ دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں بخشش اور امن و سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔) تو وہ فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، فاکہی، طبرانی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ٢/٩٨٥، الرقم: ٢٩٥٧، والفاكهي في أخبار مكة، ١/١٣٨، ١٤٦، الرقم: ١٥٢، ١٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٠١، الرقم: ٨٤٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٨٥، الرقم: ٧١١٩، وابن عدي في الكامل، ٢/٢٧٤، الرقم: ٤٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٢٣، الرقم: ١٧٥٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/٢٤٨، الرقم: ١٠٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٥٩، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/١٢٠۔

٣/٦١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كان رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ﴾ (اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے، اور میری دنیا کو درست کردے جس میں میری روزی ہے، اور میری آخرت کو درست کردے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم: ٢٧٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٩٨، الرقم: ٧٢٦١، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٢٧، الرقم: ٩٠١، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٣٣، الرقم: ٦٦٨، والبزار عن الزبير رضي الله عنه في المسند، ٣/١٩٨، الرقم: ٩٨٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٩٦، الرقم: ٩٤٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٤، الرقم: ١٩٣٤، والنووي في رياض الصالحين/٣٣١، الرقم: ٣٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨١۔

زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنادے اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنا دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤/٦٢ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ قُلُوْبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

٤ـ٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، ٤/٢٠٤٥، الرقم: ٢٦٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٤، ٤٤٣، الرقم: ٧٧٣٧ـ٧٧٣٩، ٧٨٦١، وأيضًا، ٦/٨٣، الرقم: ١٠١٣٦، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/٣٥١، الرقم: ٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، ١٧٣، ٤١٨، الرقم: ٦٥٦٩، ٦٦١٠، ٩٤١٠، والبزار في المسند، ٦/٤٣٠، الرقم: ٢٤٦٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٤٥، الرقم: ٤٨٢٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٧، ٤٣٩، الرقم: ٣٤٨، ١٥١٨، والطبراني في الدعاء، ١/٣٧٨، الرقم: ١٢٦٠، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٠٤، الرقم: ٢٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٦٦، الرقم، ٨١٤٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/١٧٦ـ

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل (اللہ) رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِکَ﴾ (اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے (ربّ)! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٥ . وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا قَالَ: يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِکَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی سر انور آسمان کی طرف اُٹھاتے تو (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے: ﴿يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِکَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے ربّ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٦٤/٦ . وفي رواية: عَنْ أَبِي هِلَالٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ رضی الله عنه إِذَا فَرَغَ مِنْ حَدِيْثِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، تَرَى قُلُوْبَنَا مِنَ الشِّرْکِ، وَالْكِبْرِ، وَالنِّفَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيْبَةِ، وَالشَّکِّ فِي دِيْنِکَ. يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِکَ وَاجْعَلْ دِيْنَنَا الإِسْلَامَ الْقَيِّمَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہلال ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن ﷺ جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے اور (مجلس سے) اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو (یہ دعا) کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، تَرَى قُلُوْبَنَا مِنَ الشِّرْكِ، وَالْكِبْرِ، وَالنِّفَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيْبَةِ، وَالشَّكِّ فِي دِيْنِكَ. يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِكَ وَاجْعَلْ دِيْنَنَا الإِسْلَامَ الْقَيِّمَ﴾ (اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو شرک، تکبر، نفاق، ریاء، شہرت، شک وشبہ میں (مبتلا) دیکھتا ہے۔ (ہمیں ان سے محفوظ فرما۔) اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، ہمارا دین (ہمیشہ) دین قیم اسلام کو ہی بنا۔''

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٧/٦٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء أن القلوب بين إصبعي الرحمان، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٤٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٤، الرقم: ٧٧٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٢، الرقم: ١٢١٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، الرقم: ٢٩١٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٥٩، الرقم: ٣٦٨٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٧، الرقم: ١٩٢٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٦١، الرقم: ٧٥٩۔

وَحَدِيْثُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَصَحُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِکَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے ربّ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو (اب بھی) ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان (اس کے قبضہ قدرت میں) ہیں۔ وہ جس طرف چاہے انہیں پھیر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: امام ابوسفیان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح تر ہے۔

٨/٦٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ،

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٤، الرقم: ٣٥٥١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٣، الرقم: ١٥١٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٥٩، الرقم: ٣٨٣٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥٥، الرقم: ١٠٤٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٧، الرقم: ١٩٩٧، والبخاري في الأدب المفرد/ ٢٣١-٢٣٢، الرقم: ٦٦٤-٦٦٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٢٧، الرقم: ٩٤٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠١، الرقم: ١٩١٠-

وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي. وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَکَ شَکَّارًا، لَکَ ذَکَّارًا، لَکَ رَهَّابًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْکُرْ لِي وَلَا تَمْکُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي. وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَکَ شَکَّارًا، لَکَ ذَکَّارًا، لَکَ رَهَّابًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي ﴾ (اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پروردِگار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا، شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٩/٦٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ، وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ﴾ (اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، ٤/٢٠٩٧، الرقم: ٢٧٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩١، الرقم: ١٥٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٦٣، الرقم: ٧٩٥٥، والبخاري في الأدب المفرد/٢٣٨، الرقم: ٦٨٥، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٨، الرقم: ١٣٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٦٠، الرقم: ١٨٧٢۔

١٠/٦٨. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُکَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت شداد بن اَوس ﷺ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ ہم یوں کہا کریں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُکَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، نعمت پر شکر ادا کرنے

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٣)، ٥/٤٧٦، الرقم: ٣٤٠٧، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/٥٤، الرقم: ١٣٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٥، الرقم: ١٧١٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٦، الرقم: ٢٩٣٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢١٥، الرقم: ٩٣٥، وأيضًا، ٥/٣١٠، الرقم: ١٩٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢٨٧، الرقم: ٧١٥٧، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٠٠، الرقم: ٦٢٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٦٦-٢٦٧، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/١٤٨، الرقم: ٨٥-

کی توفیق، حسنِ عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہر چھپی بات کا خوب جاننے والا ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١/٦٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ:

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٧٠٦، الرقم: ١٩٢٤، وابن حبان عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في الصحيح، ٣/٢١٤، الرقم: ٩٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٦٦، الرقم: ٣٧٧، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٤٦، الرقم: ٧٥، والطبراني في الدعاء،١/٤٢٦، الرقم: ١٤٤٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة،٤/٦٥١، الرقم: ١١٨٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٦، الرقم: ٩٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٦٨، الرقم: ١٩٠١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٨٧، وابن القيم في الوابل الصيب/ ٢٣٥۔

هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ کُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِکَ﴾ (اے اللہ! کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) مجھے اسلام پر قائم رکھ، اور میری مصیبت پر میرے حاسد دشمن کو خوش نہ کر۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں)۔''

اِس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٢/٧٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى کُلِّ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٨، الرقم: ٣٥٩٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٢، الرقم: ٢٥١، وأيضًا في كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٤٤، الرقم: ٧٨٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٠، الرقم: ٢٩٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٠، الرقم: ١٨٧٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤١٩۔

حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! مجھے جو علم تو نے عطا فرمایا ہے اسے میرے لئے نفع بخش بنا دے اور مجھے (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہلِ دوزخ کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٣/٧١. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، اِفْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِي لِذِكْرِكَ، وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ، وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ، وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یہ) دعا سکھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِفْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِي

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧٢، الرقم: ١٢٨٦، وأيضًا، ٥/٢٨٩، الرقم: ٥٣٤١، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٢٨، الرقم: ١٤٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨٢۔

لِذِكْرِکَ، وَارْزُقْنِي طَاعَتَکَ، وَطَاعَةَ رَسُوْلِکَ، وَعَمَلًا بِکِتَابِکَ﴾ (اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما۔)‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٢/١٤. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَوْصَى سَلْمَانَ الْخَيْرَ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام يُرِيْدُ أَنْ يَمْنَحَکَ کَلِمَاتٍ تَسْأَلُهُنَّ الرَّحْمَانَ تَرْغَبُ إِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوَ بِهِنَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ صِحَّةَ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي خُلُقٍ حَسَنٍ وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، يَعْنِي وَرَحْمَةً مِنْکَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْکَ وَرِضْوَانًا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تجھے ایسے

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢١/٢، الرقم: ٨٢٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٩/٦، ١٤٦، الرقم: ٩٨٤٩، ١٠٤٠٤، وابن راهويه في المسند، ٣٣٦/١، الرقم: ٣٢٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٢/٩، الرقم: ٩٣٣٣، والحاكم في المستدرك، ٧٠٤/١، الرقم: ١٩١٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٥٠٤/١، الرقم: ٩٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٥٢/١، الرقم: ١٨٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٤/١٠۔

کلمات عطا فرمائے جن کا تو رحمان سے سوال کرے گا، اور ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کی رغبت اختیار کرے گا اور ان کے ذریعے تو دن رات دعا مانگے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا (اِن الفاظ میں) بیان فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ صِحَّةَ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي خُلُقٍ حَسَنٍ وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، يَعْنِي وَرَحْمَةً مِنْکَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْکَ وَرِضْوَانًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی صحت، اچھے اخلاق میں ایمان، اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد فلاح عافیت اور تیری مغفرت اور خوشنودی ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، نسائی، طبرانی اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

١٥/٧٣. عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ الْقُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ، أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨١، الرقم: ١٧٦٦٥، وابن حبان في الصحيح،٣/٢٢٩، الرقم: ٩٤٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/١٣٩، الرقم: ٨٥٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٨٣، الرقم: ٦٥٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٣، الرقم، ١١٩٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٢٤، الرقم: ١٤٣٦، والبخاري في التاريخ الكبير،١/٣٠، الرقم: ٤٢، وأيضًا في التاريخ الأوسط،١/٢٨١، الرقم: ١٣٧٢، والديلمي في مسند الفردوس،١/٤٨٣، الرقم: ١٩٧٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٥، الرقم: ٩٦٦،والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧٨۔

وَالْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيْدَ الطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

’’حضرت بُسر بن ارطاۃ القرشی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (یہ) دعا فرماتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام احسن طریقے سے فرما، اور ہمیں دنیا کی ندامت اور آخرت کے عذاب سے بچا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور امام بخاری نے ’التاریخ الأوسط‘ اور ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

١٦/٧٤. عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَزَاغَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِكَ قَالَ: وَالْمِيْزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَانِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَخْفِضُ آخَرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا

١٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٧٢، الرقم: ١٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٤، الرقم: ٧٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨٢، الرقم: ١٧٦٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٢٢، الرقم: ٩٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٢، الرقم: ١٩٦٤٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٥٧، الرقم: ٧٩٠٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٧، الرقم: ٦٩۔

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (شخص کا) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، خواہ وہ اسے سیدھا رکھے خواہ وہ اسے ٹیڑھا کر دے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِکَ﴾ (اے دلوں کے قائم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو بھی اپنے دین پر قائم رکھ۔) اور فرمایا: میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ کچھ قوموں کو (ان کے اچھے اعمال کے باعث) عروج عطا فرماتا ہے اور کچھ اقوام کو (ان کے ناپسندیدہ اعمال کے باعث) قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

١٧/٧٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُکَ

١٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٣/٥٥، الرقم: ١٣٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٨، الرقم: ١٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٠٤، الرقم: ١٩٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٤٢، الرقم: ١٩٦٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٤، الرقم: ٢٩٣٤٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٢١٠، الرقم: ٢٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٥، الرقم: ١٩٢٣۔

خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَکَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِکَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَکَلِمَةَ الإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِکَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾ (اے اللہ! اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے لیے بہتر ہے، اور مجھے موت عطا کر جب تو جانے کہ موت میرے حق میں بہتر ہے۔ میں حاضر وغیب میں تجھ سے تیری خشیت، رضا وغضب میں کلمۂ اخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی بھی منقطع نہ ہو۔ اور تیرے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد پرسکون زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے

اشتیاق کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر نقصان دہ مصیبت اور ہر گمراہ کن فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِتَطْهِيْرِ الأَخْلَاقِ وَالأَحْوَالِ

﴿اَخلاق و اَحوال کی پاکیزگی کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ ○

(البقرة، ٢:١٢٩)

''اے ہمارے رب! اُن میں اُنہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس وقلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○''

٢. کَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ يَتْلُوْا عَلَيْکُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَکِّيْکُمْ وَيُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرة، ٢:١٥١)

''اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○''

٣. اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (آل عمران، ٣: ١٣٤)

''یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ اِحسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○''

٤. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِيْنَ○

(آل عمران، ٣: ١٥٩)

''(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہے○''

٥. وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○

(الفرقان، ٢٥: ٦٣، ٦٤)

''اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اَکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام

کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○''

٦. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○''

٧. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (الجمعة، ٦٢:٢)

''وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (با عظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○''

٨. وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ○ (القلم، ٦٨:٣-٤)

''اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٧٦ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها ..... فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِي نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا. قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ: عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات اپنی خالہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ ..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز (تہجد) کے لیے اذان دی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (نیند سے اٹھ کر) نماز (تہجد) ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں فرما رہے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِي نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا﴾ (اے اللہ! میرے دل میں نور، میری نگاہ میں نور، میری سماعت میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور پیدا کر

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا انتبه بالليل، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٥، الرقم: ٧٦٣۔

دے اور مجھے نور بنا دے۔) راوی کُرَیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے مزید یہ الفاظ ذکر کیے: ﴿عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي﴾ (اے اللہ! میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری جلد (کو بھی نور بنا دے۔) نیز دو خصلتیں اور بیان کیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٧٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ، كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ، آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے صرف وہی کچھ بیان

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٨، الرقم: ٢٧٢٢، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من العجز، ٨/٢٦٠، الرقم: ٥٤٥٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٥٠، الرقم: ٧٨٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧١، الرقم: ١٩٣٢٧، وأيضًا في الزهد/٢٨٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/١١٤، الرقم: ٢٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٠١، الرقم: ٥٠٨٥، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣١٣، الرقم: ٤٨٣۔

کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ اِن الفاظ میں دعا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ، آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَکِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَکَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا﴾ (اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما، اسے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو شرفِ قبولیت سے محروم ہو)۔'' اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٧٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ کَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم: ٢٧٢١، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٢، والبزار في المسند، ٥/٤٣٦، الرقم: ٢٠٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٢، الرقم: ٩٠٠۔

’’حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اِن الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٧٩ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ..... وَقَدْ وُثِّقَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِ أَحَدِ الإِسْنَادَيْنِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالأَمَانَةَ،

٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب من دعا الله أن يحسن خلقه، ١/١١٥، الرقم: ٣٠٧، والطبراني في الدعاء، ١/٤١٥، الرقم: ١٤٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٦٤، الرقم: ٨٥٤٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٥٢، الرقم: ١١٨٥، وابن السري في الزهد، ١/٢٥٦، الرقم: ٤٤٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٦، الرقم: ١٨٥٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/١٢١، الرقم: ٦٥٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٤/٦٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧٣۔

وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن خُلق اور راضی بہ تقدیر رہنے کا سوال کرتا ہوں)۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اور دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨٠/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوْبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التشهد، ١/٢٥٤، الرقم: ٩٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٦٧، الرقم: ٢٩٥٢٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٧٧، الرقم: ٩٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٩١، الرقم: ١٠٤٢٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٢٢، الرقم: ١٤٢٩، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٧، الرقم: ٩٧٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١١٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٤، الرقم: ١٩٧٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٩٧، الرقم: ٩٤٧۔

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود ﷺ) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اور کلمات بھی سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا (اور وہ کلمات یوں ہیں): ﴿اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَبَارِکْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوْبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِيْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا﴾ (اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اس کی ثناء بیان کرنے والا، اس کا اہل بنا اور اسے ہم پر مکمل فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند جید ہے۔

٨١/٦ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا مَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ ﷺ

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٧٠١، الرقم: ١٩١١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣١٦، الرقم: ٧١٧، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/٢١٣ـ٢١٤، الرقم: ٦٢١٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٢١، الرقم: ١٤٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٤، الرقم: ١٨٤٣، ـــ

رَبَّهُ ﷻ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي، وَحَقِّقْ إِيْمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَاتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ.

اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ مَا آتِي، وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ أَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِي، وَ تَضَعَ وِزْرِي، وَتُصْلِحَ أَمْرِي، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي، وَتُحَصِّنَ فَرْجِي، وَتُنَوِّرَ لِي قَلْبِي، وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ أَنْ تُبَارِکَ لِي فِي نَفْسِي، وفِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي رُوْحِي، وَفِي خَلْقِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي أَهْلِي، وَفِي مَحْيَايَ، وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِيْنَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

..... وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٥٠٧، الرقم: ٩٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧٥ـ١٧٦، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٣٣ـ

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْبُوْرٍ وَعَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُمَا ثِقَتَانِ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے یہ دعا فرماتے: (اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ، میری (نیکیوں کے) ترازو (کا پلہ) بھاری فرما، میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) فرما، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول فرما، میری خطائیں معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

''اے اللہ! میں تجھ سے (تمام) خیر و خوبی کی ابتداؤں کا، خیر و خوبی کی انتہاؤں کا، جامع خیر و خوبی کا، اوّل و آخر خیر کا اور ظاہر و باطن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

''اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو میں اختیار کروں اور اپنے ہر فعل و عمل کا اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا بھی اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا بھی جو ظاہر ہے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرا (ہر) کام درست فرما، میرا دل پاک فرما، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے لئے میرے دل کو منور فرما دے، اور میرے لئے میرے گناہ بخش دے۔ اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میرے جسم، میرے اَخلاق، میرے گھر بار، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرما دے اور تو میری نیکیوں کو قبول فرما لے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے محمد بن زنبور اور عاصم بن عبید کے اور یہ دونوں بھی ثقہ ہیں۔

٨٢/٧. عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

’’حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا فرماتے سنا: ﴿**اَللّٰهُمَّ، طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ**﴾ (اے اللہ! میرا دل منافقت سے، میرا عمل ریاکاری سے، میری زبان جھوٹ سے اور میری آنکھیں خیانت سے پاک فرما دے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ سب جانتا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی، دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٢٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٨، الرقم: ١٩٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/٢٦٧، الرقم: ٢٧٥٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٣٠١، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٣٨٦، الرقم: ٨٠١٢، والعسقلاني في الإصابة، ٨/٣٠٩، الرقم: ١٢٢٦٣، وأيضًا في تهذيب التهذيب، ١٢/٥٠٦، الرقم: ٢٩٨٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٢٨٣۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِلْعَفْوِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

﴿عفو و درگزر، سلامتی اور طلبِ مغفرت کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرة، ٢:٢٠١)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ○''

٢. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة، ٢:٢٨٦)

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما ○''

٣. رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(آل عمران، ٣:١٦)

''اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○''

٤. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○ (آل عمران، ٣:١٤٧)

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○''

٥. رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا قصلے رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○

(آل عمران، ٣:١٩٢-١٩٤)

''اے ہمارے رب! بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا، اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے○ اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشتۂ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے○ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم

سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا○''

٦. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○ (الأعراف، ٧:٢٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے○''

٧. رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

(إبراهيم، ١٤:٤١)

''اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہو گا○''

٨. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○

(الأنبياء، ٢١: ٨٧)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا○''

٩. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

(المؤمنون، ٢٣:١٠٩)

''بے شک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○''

١٠. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا ○

(الفرقان، ٢٥:٦٥)

''اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے○''

١١. رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ (غافر، ٤٠:٧)

''اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○''

١٢. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (الحشر، ٥٩:١٠)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○''

١٣. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (الممتحنة، ٦٠:٥)

''اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سببِ آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر مسلّط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہے○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٨٣. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھا دیں جس کے ذریعے میں اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الدعاء قبل السلام، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٩٩، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء في الصلاة، ٥/٢٣٣١، الرقم: ٥٩٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٨، الرقم: ٢٧٠٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٧)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣١، وقال: هذا حديث حسن، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/٥٣، الرقم: ١٣٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦١، الرقم: ٣٨٣٥۔

٢/٨٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ مِنَ اللَّيْلِ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُکَ الْحَقُّ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالى: وهو الذي خلق السماوات والأرض بالحق، ٦/٢٦٠٩، الرقم: ٦٩٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة اللّيل وقيامه، ١/٥٣٢، الرقم: (١٩٩) ٧٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من اللّيل إلى الصلاة، ٥/٤٨١، الرقم: ٣٤١٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ١/٢٠٥، الرقم: ٧٧١، والنسائي في السنن، كتاب قيام اللّيل وتطوع النهار، باب ذكر ما يستفتح به القيام، ٣/٢١٠، الرقم: ١٦١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من اللّيل، ١/٤٣٠، الرقم: ١٣٥٥۔

لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُکَ الْحَقُّ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُکَ﴾ (اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، (تیری) جنت حق ہے، اور (تیری) دوزخ بھی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوا، اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور تجھی کو حاکم مانا، تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو (گناہ) میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٨٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التعوّذ من المأثم والمغرم، ٥/٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ٤/٢٠٧٨، الرقم: ٥٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٥، الرقم: ٣٤٩٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن ، كتاب الدعاء، باب ما تعوّذ منه رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٢، الرقم: ٣٨٣٨، —

بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَی، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا کَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ کَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَی، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا کَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ کَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (اے اللہ! میں سستی، کمزوری، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، عذاب قبر، دوزخ کی آزمائش، عذابِ دوزخ اور امیری کی آزمائش اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں غربت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... والنسائي في السنن، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر فتنة القبر، ٨/٢٦٢، الرقم: ٥٤٦٦۔

٤/٨٦ . عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ کَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہوجائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ کَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾ (اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند فرماتا ہے سو مجھے بھی معاف فرما دے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٨٥)، ٥/٥٣٤، الرقم: ٣٥١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، ٢/١٢٦٥، الرقم: ٣٨٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٠٧، الرقم: ٧٧١٢، وأيضًا، ٦/٢١٨-٢١٩، الرقم: ١٠٧٠٨-١٠٧٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٧١، ١٨٢، الرقم: ٢٥٤٣٣، ٢٥٥٣٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٢، الرقم: ١٩٤٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٧٤٨، الرقم: ١٣٦١-

٨٧/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلْ رَبَّکَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَالِکَ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَالِکَ قَالَ: فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيْتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور بخشش طلب کیا کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن پھر حاضر ہوکر (وہی سوال) پوچھا: یا رسول اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے بھی وہی جواب عطا فرمایا۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص حاضر ہوا تو

٥۔٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب:(٨٥)، ٥/٥٣٤، ٥٣٣، الرقم: ٣٥١٤، ٣٥١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، ٢/١٢٦٥، الرقم: ٣٨٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٩، الرقم: ١٧٨٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٥٥، الرقم: ٦٦٩٦، والبزار في المسند، ٤/١٣٩، الرقم: ١٣١٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٢، ٢٥٣، الرقم: ٦٣٧، ٧٢٦، والطبراني في الدعاء،١/٣٨٧، الرقم: ١٢٩٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٧٨۔٣٨٠، الرقم: ٤٦٥۔٤٧٠۔

آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی تو تم فلاح پا گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨٨/٦. وفي رواية: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللهَ ﷻ قَالَ: سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللهَ، فَقَالَ لِي: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ، سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب ﷺ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٨٩/٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَعُ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣١٨، الرقم: ٥٠٧٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، —

هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِي وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اللّٰهُمَّ، اسْتُرْ عَوْرَتِي، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ، احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کو ان کلمات کا کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں خیر و عافیت اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ (عثمان راوی کے الفاظ ہیں: میری شرمگاہوں کو چھپا) اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں،

..... باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/١٢٧٣، الرقم: ٣٨٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤٥، الرقم: ١٠٤٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥، الرقم: ٤٧٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥، الرقم: ٢٩٢٧٨، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٨، الرقم: ١٩٠٢۔

میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما اور میں نیچے (زمین میں) دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨/٩٠. عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَ كَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِي حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

’’عبد الحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بیان کیا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں کہ اس صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ﴾ (اللہ تعالیٰ اپنی

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣١٩، الرقم: ٥٠٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٦، الرقم: ٩٨٤٠، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٦، الرقم: ٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٠٥، الرقم: ٤٥٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٥٨، الرقم: ٩٧٥، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٧٨، الرقم: ٥٠٠۔

تمام تعریفوں کے ساتھ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے جو وہ چاہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔) جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک (آفات سے) محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک (آفات سے) محفوظ رہتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام ابوداود، نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لِأَبِيْهِ يَا أَبَتِ، إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُوْ كُلَّ غَدَاةٍ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيْدُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِي فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيْهِ: وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيْدُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِي فَتَدْعُوْ بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣٢٤، الرقم: ٥٠٩٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤٧، الرقم: ١٠٤٠٧، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/١٤٦، الرقم: ٢٢، وابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٦٥، الرقم: ٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢، الرقم: ٢٠٤٤٦، والبخاري في الأدب المفرد/٢٤٤، الرقم: ٧٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٨٤، والطيالسي في المسند، ١/١١٧، الرقم: ٨٦٨، والطبراني في الدعاء، ١/١٢٩، الرقم: ٣٤٥۔

رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِي إِلَی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا: ابا جان! میں روزانہ سنتا ہوں کہ آپ صبح کے وقت یوں دعا مانگتے ہیں: ﴿اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ، اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ انہوں نے فرمایا: (بیٹا!) میں نے ان الفاظ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اور امام عباس بن عبد العظیم نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) آپ ﷺ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے، لہٰذا میں اتباع سنت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِي إِلَی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کردے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩٢/١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ، وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب المشي إلى الصلاة، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، رقم: ٢٩٢٠٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٩، الرقم: ٢٠٣١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٠، الرقم: ٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٥، الرقم: ٤٨٨۔

برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْکَارِ لِمَنْ بُلِيَ بِالْوَسَاوِسِ

﴿وسوسوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ○ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ○ (المؤمنون، ٢٣:٩٧-٩٨)

''اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں○ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں○''

٢. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

(الفلق، ١١٣:١-٥)

''آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○''

٣. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِکِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○ (الناس، ١١٤: ١-٦)

''آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسلِ انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○''

اَلأَحَادِیْثُ وَالآثَارُ

٩٣/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١-٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٤، الرقم: ٣١٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ١/١١٩-١٢٠، الرقم: ١٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الجهمية، ٤/٢٣١، الرقم: ٤٧٢١-٤٧٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٩-١٧٠، الرقم: ١٠٤٩٧-١٠٤٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣١، الرقم: ٨٣٥٨، وأيضًا، ٥/٢١٤، الرقم: ٢١٩١٦، وأبو يعلى في المسند، ٨/١٦٠، الرقم: ٤٧٠٤، —

٢/٩٤. وفي رواية لمسلم وأحمد وأبي يعلى: فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ.

٣/٩٥. وفي رواية لأبي داود والنسائي: فَقُوْلُوْا: اَللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں شے کو کس نے پیدا کیا؟ (اور جب یہ وسوسے گہرے ہو جاتے ہیں تو) بالآخر دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو (شیطان سے پناہ مانگتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کر دینا چاہیے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم، احمد اور ابو یعلی کی ایک روایت میں ہے: ’’اسے چاہیے کہ وہ یوں

..... وابن حبان في الصحيح، ١/٣٦٢، الرقم: ١٥٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٠١، الرقم: ٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٩٤، الرقم: ٦٥١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٨٩٦، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤/٨٥، الرقم: ٣٧١٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٧٩، الرقم: ١٢٦٧-١٢٦٨، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/١٢٠، الرقم: ١٩٢، وابن منده في الإيمان، ١/٤٧٨، الرقم: ٣٥٣، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٧٩، الرقم: ٦٢٤، وأبو عوانة في المسند، ١/٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٧، الرقم: ٢٤٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٩، الرقم: ٣٦٨٩-

کہے: ﴿آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔‘‘

امام ابو داود اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ’’تو اس وقت تم یوں کہو: ﴿اَللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے اور کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔) پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے (یعنی أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم پڑھے)۔‘‘

٤/٩٦ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷺ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَاکَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِکَ ثَلَاثًا قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَالِکَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب التعوذ من الشيطان الوسوسة في الصلاة، ٤/١٧٢٨، الرقم: ٢٢٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢١٦، الرقم: ١٧٩٢٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٨٥، الرقم: ٢٥٨٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٨، الرقم: ٣٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥١، الرقم: ٢٣٦٠٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٤٤، الرقم: ٧٥١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥٢، الرقم:٨٣٦٦، وابن السني في عمل اليوم والليلة،١/٥٢٧، الرقم: ٥٧٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٤٨٧، الرقم:٩٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٨، الرقم: ٢٤٩٧، والنَّووي في الأذكار/١١٧۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عثمان بن ابی العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرأت مشتبہ کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو خَنْزَب کہا جاتا ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اُس (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق، اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٩٧/٥. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ١/٢٠٣، الرقم: ٧٦٤، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة في الصلاة، ١/٢٦٥، الرقم: ٨٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، الرقم: ١٦٧٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٩٦، وأيضًا، ٦/١٩، الرقم: ٢٩١٤٢، وابن الجارود في المنتقى، ١/٥٥، الرقم: ١٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/٣٦٠، الرقم: ٨٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٨٠، الرقم: ١٧٨٠، والبزار في المسند، ٨/٣٦٦، الرقم: ٣٤٤٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٩٣، الرقم: ٧٣٩٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٤، الرقم: ١٥٦٨، وأيضًا في الدعاء، ١/١٧٧، الرقم: ٥٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٥-٣٦، الرقم: ٢١٨٣-٢١٨٦-

(قَالَ عَمْرٌو: لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ) فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا ثَلَاثًا أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ. قَالَ: نَفْثُهُ: الشِّعْرُ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَهَمْزُهُ: الْمُوْتَةُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (راوی حضرت عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نماز کے بعد) یہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا، أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ﴾ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پاکی ہے۔ میں شیطان کی لغویات، اس کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘ فرمایا: نَفْثُهُ اُس (شیطان) کی لغویات، نَفْخُهُ اس کا تکبر اور هَمْزُهُ سے مراد اس کے وسوسے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٩٨ . عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَقُلْتُ: مَا شَيءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: وَاللهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ: فَقَالَ لِي: أَشَيءٌ مِنْ شَكٍّ؟ قَالَ: وَضَحِكَ، قَالَ: مَا نَجَا مِنْ ذَالِکَ أَحَدٌ قَالَ: حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْکَ فَاسْأَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِکَ﴾ الآيَةَ [يونس، ١٠:٩٤]، قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِکَ شَيْئًا فَقُلْ: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○﴾ [الحديد، ٥٧:٣].

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَجوَّدَ إِسْنَادَهُ النَّوَوِيُّ فِي 'الأَذْكَارِ' وَالْمَقْدِسِيُّ فِي 'الْمُخْتَارَةِ'، وَقَالَ ابْنُ سَرَايَا فِي 'سِلَاحِ الْمُؤْمِنِ' : أَبُوْ زُمَيْلٍ بِضَمِّ الزَّايِ وَاسْمُهُ سِمَاکُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ احْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو زمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اپنی بے چین قلبی کیفیت کے بارے میں) پوچھتے ہوئے عرض کیا: میرے دل کو کیا ہوگیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: (ایسی عجیب کیفیت ہے جو کہ) خدا کی قسم! زبان پر نہیں لا سکتا بیان کیا کہ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا کوئی شک واقع ہوگیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ ہنسے اور فرمایا: اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في ردّ الوسوسة، ٤/٣٢٩، الرقم: ٥١١٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٤١٩، الرقم: ٤٤٢، والنووي في الأذكار/١١٨، الرقم: ٣٣٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٨، الرقم: ٩٣١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٠٣، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٠٤۔

تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ’’(اے سننے والے!) اگر تو اس (کتاب) کے بارے میں ذرا بھی شک میں مبتلا ہے جو ہم نے (اپنے رسول ﷺ کی وساطت سے) تیری طرف اتاری ہے تو (اس کی حقانیت کی نسبت) ان لوگوں سے دریافت کر لے جو تجھ سے پہلے (اللہ کی) کتاب پڑھ رہے ہیں۔‘‘) پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو (یہ آیت) پڑھو: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۝﴾ (وہی (سب سے) اوّل اور (سب سے) آخر ہے اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے) ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند کو امام نووی نے ’الأذکار‘ اور امام مقدسی نے ’المختارۃ‘ میں جید قرار دیا ہے اور ابن سرایا نے ’سلاح المؤمن‘ میں فرمایا: راوی ابو زمیل کو جن کا نام سماک بن ولید حنفی ہے، امام مسلم نے قابلِ حجت قرار دیا ہے۔

٧/٩٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَهَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ. قَالَ: هَمْزُهُ الْمُوْتَةُ وَنَفْثُهُ

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب الاستعاذة في الصلاة، ١/٢٦٦، الرقم: ٨٠٨، والطيالسي في المسند، ١/٤٩، الرقم: ٣٧١، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٤٩٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/٣٢٥، الرقم: ٧٤٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٦٢، الرقم: ٩٣٠٢، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٦، الرقم: ٢١٨٦، وأيضًا في السنن الصغرى، ١/٢٤٥، الرقم: ٢٧٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٤۔

الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّيَالِسِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَهَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ (اے اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں، اس کی لغویات اور اس کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘ فرمایا: هَمْزُهُ اس کے وسوسے، نَفْثُهُ اس کی لغویات اور نَفْخُهُ سے مراد اس کا تکبر ہے۔

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، طیالسی، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٠٠/٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَالِکَ، رَحَلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا جَاءَ بِکَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَرَضَ لِي شَيءٌ فِي صَلَوَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي قَالَ: ذَاکَ الشَّيْطَانُ ادْنُهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُوْرِ قَدَمَيَّ قَالَ:

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، ٢/١١٧٤، الرقم: ٣٥٤٨، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٣/١٩٢-١٩٣،الرقم: ١٥٣١-١٥٣٢، والروياني في المسند، ٢/٤٨٨- ٤٨٩، الرقم:١٥١٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/٧٩، الرقم: ١٢٤٥-

فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَفَلَ فِي فَمِي وَقَالَ: اخْرُجْ عَدُوَّ اللهِ فَفَعَلَ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: الْحَقْ بِعَمَلِکَ قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالرَّوْيَانِيُّ. وَقَالَ الْکِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل میں اس قسم کے خیالات (اور وسوسے) آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر (تعجباً) فرمایا: ابن ابی العاص ہے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کوئی شے میری نماز میں آتی ہے اور مجھے یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ادب سے دو زانو بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اب جاؤ اپنا کام کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! اُس دن کے بعد پھر کبھی شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں پیدا نہیں کئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی عاصم اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

١٠١/٩. وقال النّووي في ’الأذكار‘: وقال بعض العلماء: يُسْتَحَبُّ قَوْلُ: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ لِمَنِ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ فِي الْوُضُوْءِ أَوْ فِي الصَّلَاةِ أَوْ شَبَهِهِمَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الذِّكْرَ خنس: أَي تَأَخَّرَ وَبَعُدَ، وَ’’ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ رَأْسُ الذِّكْرِ، وَلِذَالِکَ اخْتَارَ السَّادَةُ الْأَجِلَّةُ مِنْ صَفْوَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَهْلُ تَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ، وَتَأْدِيْبَ الْمُرِيْدِيْنَ، قَوْلَ: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ لِأَهْلِ الْخَلْوَةِ، وَأَمَرُوْهُمْ بِالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهَا ، وَقَالُوْا: أَنْفَعُ عِلَاجٍ فِي دَفْعِ الْوَسْوَسَةِ الإِقْبَالُ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى وَالإِكْثَارُ مِنْهُ.

وَقَالَ السَّيِّدُ الْجَلِيْلُ أَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ بفتح الراء وكسرها ـ شَكَوْتُ إِلَى أَبِي سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيِّ الْوَسْوَاسَ، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ يَنْقَطِعَ عَنْکَ، فَأَيُّ وَقْتٍ أَحْسَسْتَ بِهِ فَافْرَحْ، فَإِنَّکَ إِذَا فَرِحْتَ بِهِ انْقَطَعَ عَنْکَ، لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيءٌ أَبْغَضَ إِلَى الشَّيْطَانِ مِنْ سُرُوْرِ الْمُؤْمِنِ، وَإِنِ اغْتَمَمْتَ بِهِ زَادَکَ. قُلْتُ: وَهَذَا مِمَّا يُؤَيِّدُ مَا قَالَهُ بَعْضَ الْأَئِمَّةِ: إِنَّ الْوَسْوَاسَ إِنَّمَا يُبْتَلَى بِهِ مَنْ كَمُلَ إِيْمَانُهُ، فَإِنَّ اللِّصَّ لَا يَقْصِدُ بَيْتًا خَرِبًا.

’’بعض علماء نے فرمایا: جو شخص وضو میں یا نماز میں یا ان جیسی کسی اور عبادت میں وسوسہ میں مبتلا ہو تو اس کے لئے ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ‘‘ پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ شیطان جب ذکر الٰہی سنتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے۔ اور ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ‘‘ تمام اذکار کا سردار (یعنی ذکر کا سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ) ہے۔ اسی لئے اس امت کے برگزیدہ بزرگوں،

٩: أخرجه النووي في الأذكار/١١٨، الرقم: ٣٣٧۔

اور سالکین کی تربیت کرنے والوں، اور مریدوں کو ادب سکھانے والے (صوفیاء) نے اس ذکر ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کو اہل خلوت کے لئے لازم کیا، اور انہیں اس پر مداومت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: وسوسوں کو دور کرنے کا سب سے نفع بخش علاج کثرت سے ذکر الٰہی کرنا ہے اور سید احمد بن ابی حواری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوسلیمان دارانی کو وسوسہ کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم خود کو وسوسوں سے آزاد کرنا چاہو تو اسے (یعنی وسوسہ کو) محسوس کرتے ہی خوشی و فرحت کا اظہار کرنا شروع کر دو، جوں ہی تم فرحت و سرور کا اظہار کرو گے وہ تم سے دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مومن کے فرحت و سرور سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر تم اس وسوسہ پر غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے تو یہ بڑھ جائے گا۔ (امام نووی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ چیز اس بات کی تائید کرتی ہے جو بعض ائمہ کرام نے کہی ہے کہ وسوسہ میں بس وہی شخص مبتلا ہوتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، کیونکہ کوئی بھی چور ویران گھر میں چوری کا ارادہ نہیں کرتا۔''

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْکَارِ لِلرِّزْقِ وَالنِّعَمِ وَالْغِنَاءِ وَدَفْعِ الْقَرْضِ وَالضِّيْقِ

﴿ کشادگیِ رِزق، حصولِ نعمت، اِستغناءِ قلب، ادائیگیِ قرض اور تنگدستی دور کرنے والی دعائیں اور اَذکار ﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاذْکُرُوْنِيْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِيْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ○

(البقرة، ٢:١٥٢)

''سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو ○''

٢. تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران، ٣:٢٧)

''تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تُو ہی زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے (اپنی نوازشات سے) بہرہ اندوز کرتا ہے ○''

٣. اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ○ (الرعد، ١٣:٢٦)

''اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اور وہ (کافر) دنیا کی زندگی سے بہت مسرور ہیں، حالاں کہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک حقیر متاع کے سوا کچھ بھی نہیں○''

٤. وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ○ (النحل، ١٦:٧١)

''اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق (کے درجات) میں فضیلت دی ہے (تاکہ وہ تمہیں حکمِ انفاق کے ذریعے آزمائے)، مگر جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی دولت (کے کچھ حصہ کو بھی) اپنے زیردست لوگوں پر نہیں لوٹاتے (یعنی خرچ نہیں کرتے) حالاں کہ وہ سب اس میں (بنیادی ضروریات کی حد تک) برابر ہیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں○''

٥. وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا○ (الکهف، ١٨:٣٩)

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: ''ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ'' (وہی ہونا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)، اگر تو (اِس وقت) مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم تر دیکھتا ہے (تو کیا ہوا)○''

٦. وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(الجمعة، ٦٢:١١)

’’اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو (اپنی حاجت مندی اور معاشی تنگی کے باعث) اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑے چھوڑ گئے، فرما دیجئے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہےo‘‘

۷. وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo (الطلاق، ٦٥:٢-٣)

’’اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہےo اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کر لینے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر فرما رکھا ہےo‘‘

۸. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا o يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًاo وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاo (نوح، ٧١:١٠-١٢)

’’پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہےo وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گاo اور تمہاری مدد اَموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گاo‘‘

۹. لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍo اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِo فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِo الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍo

(قريش، ١٠٦: ١-٤)

’’قریش کو رغبت دلانے کے سبب سےo انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کر دیاo پس انہیں چاہئے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں (تاکہ اس کی شکر گزاری ہو)o جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا دیا (یعنی رِزق فراہم کیا) اور (دشمنوں کے) خوف سے امن بخشا (یعنی محفوظ و مامون زندگی سے نوازا)o‘‘

۱۰. اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِo فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَo وَلَا يَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِيْنِo فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَo الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَo وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَo

(الماعون، ۱۰۷: ۱-۷)

’’کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)o اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)o پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیےo جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)o وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)o اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتےo

۱۱. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَo فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْo اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُo (الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر وفضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo

پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکّر ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١٠٢/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص استغفار کو اپنے لیے لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اسے ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الاستغفار، ٢/١٢٥٤، الرقم: ٣٨١٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٨، الرقم: ١٠٢٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٤٨، الرقم: ٢٢٣٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٩١، الرقم: ٧٦٧٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٤٠، الرقم: ٦٢٩١، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٠/٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥١، الرقم: ٦٢١٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ١/٤٣٩، الرقم: ٦٤٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٢٣، الرقم: ٣٦٤۔

فرمائے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢/١٠٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي، مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو مجھے اس کا نفع عطا فرما جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے وہ سکھا جو مجھے نفع دے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں دوزخیوں کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٨، الرقم: ٣٥٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، ٢/١٢٥٠، الرقم: ٣٨٠٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤١٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٤، الرقم: ٩٦٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٥٥١، والصنعاني في سبل السلام، ٤/٢٢٤۔

١٠٤/٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کوئی اچھی بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ﴾ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی نعمت سے صالحات مکمل ہوتی ہیں۔) اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہی لئے ہیں)۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، ٢/١٢٥٠، الرقم: ٣٨٠٣، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ٦/٧١، الرقم: ٢٩٥٥٤، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٧، الرقم: ١٨٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٧٥، الرقم: ٦٦٦٣، وأيضًا في الدعاء، ١/٥٠١، الرقم: ١٧٦٩-١٧٧٠، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٣٤، الرقم: ٣٧٨، وأبو نعيم نحوه في حلية الأولياء، ٣/١٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٩١، الرقم: ٤٣٧٥، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٤، الرقم: ٩٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٣٦٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٣١، الرقم: ١٣٣٨-

١٠٥/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ قَالَ: يَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِکَ فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَکَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا کَيْفَ يَکْتُبَانِهَا فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا: يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَکَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي کَيْفَ نَکْتُبُهَا قَالَ اللهُ ﷻ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبِّ إِنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِکَ فَقَالَ اللهُ ﷻ لَهُمَا: اکْتُبَاهَا کَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ، وَقَالَ الْکِنَانِيُّ: هَذَا

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، ١٢٤٩/٢، الرقم: ٣٨٠١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٠١/٩، الرقم: ٩٢٤٩، وأيضًا في المعجم الكبير،٣٤٣/١٢، الرقم: ١٣٢٩٧، وأيضًا في الدعاء، ٤٨٦/١، الرقم: ١٧٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٩٤/٤، الرقم: ٤٣٨٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٣٩/١، الرقم: ٩٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٨٧/٢، الرقم: ٢٤٢٧، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١٣٧/١، الرقم: ٥٩٧، وابن سهل في فضيلة الشكر، ٣٨/١، الرقم: ١٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢٧/١٣، الرقم: ٢٨٦٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ١٢٩/٤ـ١٣٠، الرقم: ١٣٣٦، والحسيني في البيان والتعريف، ١٣١/١، الرقم: ٣٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٤/١ـ

إِسْنَادٌ فِيْهِ مَقَالٌ قُدَّامَةَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَصَدَقَةُ بْنُ بَشِيْرٍ لَمْ أَرَ مَنْ جَرَحَهُ وَلَا مَنْ وَثَّقَهُ وَبَاقِي رِجَالِ الإِسْنَادِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ یہ کہہ رہا تھا: ﴿يَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِکَ﴾ (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) تو فرشتے اس پر بہت حیران ہوئے کہ اِن کلمات کا اجر کتنا لکھا جائے تو وہ آسمان پر گئے اور عرض کیا: اے خداوند! تیرے بندے نے ایک ایسا جملہ کہا ہے جسے ہم نہیں جانتے کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ حالانکہ وہ زیادہ جانتا ہے کہ اُس کے بندے نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندے نے یہ جملہ کہا ہے (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ان ہی الفاظ کے ساتھ اس کلمہ کو لکھ لو جب میرا بندہ مجھ سے ملے گا تو میں خود اسے اس کا اجر عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام کنانی نے کہا: اس سند میں قدامہ بن ابراہیم کے بارے میں کلام ہے جبکہ ابن حبان نے اسے ’الثقات‘ میں بیان کیا ہے اور صدقہ بن بشیر کے بارے میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ان کی جرح و تعدیل بیان کی ہو جبکہ اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

١٠٦/٥. عَنْ شُجَاعِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٢٦، الرقم: ١٢٤٧، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٦٢٩، الرقم: ٦٨٠،ـ

مَسْعُوْدٍ ﷺ: أَلاَ آمُرُ لَکَ بِعَطَائِکَ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَ: يَکُوْنُ لِبَنَاتِکَ قَالَ: إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ بَنَاتِي أَنْ يَقْرَأْنَ کُلَّ لَيْلَةٍ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ کُلَّ لَيْلَةٍ أَوْ قَالَ: فِي کُلِّ لَيْلَةٍ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ بَکْرِ بْنِ السُّنِّيِّ وَهُوَ سَنَدٌ جَيِّدٌ.

’’حضرت شجاع بن ابی فاطمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے کہا کہ میں آپ کے لئے وظیفہ مقرر کرنے کا حکم نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان ﷺ نے کہا: یہ آپ کی بچیوں کے لئے (سبب) ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کیا کریں کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابن السنی، بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور

..... والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٩٢، الرقم: ٢٥٠٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٥/٢٦٩، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/٤١١-٤١٢، الرقم: ١٢٩٥، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٣/١٨٦-١٨٧، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/٢٧١، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٧/٣٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٤، الرقم: ٢٤٥٥، والحارث في المسند، ٢/٧٢٩، الرقم: ٧٢١، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٨٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٣، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٩٩.

امام زیلعی نے فرمایا: اسے امام ابو بکر ابن السنی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠٧/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَلْبَسَهُ اللهُ نِعْمَةً فَلْيُكْثِرْ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ وَمَنْ كَثُرَتْ هُمُوْمُهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ وَمَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ رِزْقُهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَمَنْ نَزَلَ مَعَ قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ قَوْمٍ فَلْيَجْلِسْ حَيْثُ أَمَرُوْهُ فَإِنَّ الْقَوْمَ أَعْلَمُ بِعَوْرَةِ دَارِهِمْ وَإِنَّ مِنَ الذَّنْبِ الْمَسْخُوْطِ بِهِ عَلَى صَاحِبِهِ الْحِقْدَ وَالْحَسَدَ وَالْكَسَلَ فِي الْعِبَادَةِ وَالضَّنْكَ فِي الْمَعِيْشَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ يُوْنُسُ بْنُ تَمِيْمٍ ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيْزَانِ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيْثَ فِي تَرْجَمَتِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْ أَحَدٍ تَضْعِيْفُهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے نعمت سے نوازے تو وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے، اور جس کے غم کثیر ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے (کثرت کے ساتھ) استغفار کرے اور جس سے اس کا رزق دور ہو جائے وہ کثرت سے ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ پڑھے۔ اور جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے تو وہ روزہ نہ رکھے مگر ان کی اجازت سے اور

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٣٣، الرقم: ٦٥٥٥، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٦٥، الرقم: ٩٦٥، وأيضًا في الدعاء، ١/٥٠٧، الرقم: ١٧٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٦٢، الرقم: ٥٧٦٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٧٩۔

جو کسی قوم کے گھر میں داخل ہو تو جہاں وہ اسے بیٹھنے کا کہیں وہیں بیٹھ جائے کیونکہ گھر والوں کو گھر کے پردے کا بہتر علم ہوتا ہے اور کینہ، حسد اور عبادت میں کاہلی اور معیشت میں تنگی ایسے گناہ میں سے ہیں جو گنہگار پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہیں۔‘‘

امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث میں یونس بن تمیم راوی ہیں جنہیں امام ذہبی نے لسان المیزان میں ذکر کیا اور یہ حدیث ان کے ترجمہ میں بیان کی ہے اور کسی نے انہیں ضعیف نہیں کہا۔

١٠٨/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فِي مَالٍ أَوْ أَهْلٍ أَوْ وَلَدٍ فَقَالَ: مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَيَرَى فِيْهَا آفَةً دُوْنَ الْمَوْتِ وَقَرَأَ: ﴿وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ الآية. [الكهف، ١٨:٣٩].

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کے مال یا اہل یا اولاد پر انعام کرتا ہے اور وہ کہتا ہے: ﴿مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ﴾ تو وہ اس انعام میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللهُ لَا

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٥٢، الرقم: ٥٨٨، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٣٠١، الرقم: ٤٢٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٢٤، الرقم: ٤٥٢٥، وابن السني في عل اليوم والليلة، ١/٣١٥، الرقم: ٣٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٨٦، الرقم: ٢١٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٤٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٣٩٢۔

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾۔'' (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہونا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

١٠٩/٨. **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَأَرَادَ بَقَاءَهَا فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ الآية.** [الكهف، ١٨:٣٩]. **رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص پر کسی نعمت کا انعام فرمایا اور اس شخص نے اس نعمت کی بقا چاہی تو وہ ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ کثرت سے پڑھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہونا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٠/٩. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَنْعَمَ اللهُ**

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٣١٠، الرقم، ٨٥٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/ ٥٦، الرقم: ١٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٤٠، وبيبي بنت عبد الصمد في الجزء/ ٥١، الرقم: ٤٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ٤٢٩، وأيضًا، ٦/ ٩٠۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، ٢/ ١٢٥٠، الرقم: ٣٨٠٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/ ٣١٥، الرقم: ٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٩٣،—

عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص پر نعمت کرتا ہے اور وہ ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی بہتر شے عطا فرماتا ہے جو اس سے لی ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے کہا: یہ سند حسن ہے۔

١٠/١١١. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ إِلَّا وَقَدْ أَدَّى شُكْرَهَا فَإِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللهُ لَهُ ثَوَابَهَا فَإِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ.

..... الرقم: ١٣٥٧، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٩١، الرقم: ١٧٢٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٩٩، الرقم: ٤٤٠٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٨٥، الرقم: ٢١٩٤، وأيضًا في فضائل الأعمال، ١/٢٩، الرقم: ١٠٢، وابن سهل في فضيلة الشكر، ١/٣٣، الرقم: ١، والقرشي في الشكر، ١/٤٠، الرقم: ١١١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٤٤، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٣١، الرقم: ٢٣٣١، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٢٨۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٦٨٨، الرقم: ١٨٧١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٥، الرقم: ٩٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٨٧، الرقم: ٦٢٧٢، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٢٩۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَرَايَا وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر (ایک بار) ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کر دیتا ہے اور اگر دوسری دفعہ ’’الحمد للہ‘‘ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب نئے سرے سے عطا فرماتا ہے اور اگر تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، ابن سرایا اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١١/١١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمِعْتُ دُعَاءَکَ اللَّيْلَةَ فَکَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّکَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِکْ لِي فِيْمَا رَزَقْتَنِي. قَالَ: فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَکْنَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٩)، ٥/٥٢٧، الرقم: ٣٥٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤، الرقم: ٩٩٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٣، الرقم: ١٦٦٥٠، وأيضًا، ٥/٣٦٧، الرقم: ٢٣١٦٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٠، الرقم: ٢٩٣٩١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٥٧، الرقم: ٧٢٧٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٧٣، الرقم: ٦٨٩١.

میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيْمَا رَزَقْتَنِي﴾ (اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/١١٣. **عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ، اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القنوت في الوتر، ٢/٣٢٨، الرقم: ٤٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب القنوت في الوتر، ٢/٦٣، الرقم: ١٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، ٣/٢٤٨، الرقم: ١٧٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٩، الرقم: ١٧١٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٥١، الرقم: ١٠٩٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١٨٨، الرقم: ٤٨٠٠۔

چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں: ﴿اَللّٰهُمَّ، اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّکَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْکَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت اور عافیت یافتہ بندوں میں عافیت عطا فرما، مجھے اپنے دوستوں میں ایک دوست بنا، جو رزق تو مجھے عطا فرماتا ہے اسے بابرکت بنا دے، مجھے تقدیر کے شر سے محفوظ رکھ، بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ جسے تو نے دوست بنایا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٣/١١٤. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، زِدْنَا

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المؤمنون، ٥/٣٢٦، الرقم: ٣١٧٣، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤٥٠، الرقم: ١٤٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٤، الرقم: ٢٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٠٣٨، والبزار في المسند، ١/٤٢٧، الرقم: ٣٠١، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٧، الرقم: ١٩٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٣، الرقم: ١٩٧٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٤٢، الرقم: ٢٣٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٩٩، الرقم: ٩٥٢۔

وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہی جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلہ رو ہوکر ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا﴾ (اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما اور (جو کچھ عطا فرمایا ہے) اُس میں کمی نہ فرما، ہمیں عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا فرما، محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو جا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اصح (صحیح تر) ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٤/١١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ:

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر،١/٧٢٦، الرقم: ١٩٨٧، والطبراني في المعجم الأوسط،٤/٦٢، الرقم: ٣٦١١، وأيضًا في الدعاء،١/٣٢٠، الرقم: ١٠٤٩، والديلمي في مسند الفردوس،١/٤٨٠، الرقم: ١٩٦٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٥٠٩، الرقم: ٩٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨٢، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/١٥٥، الرقم: ٥٩٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٤٩۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَيَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَقَالَ ابْنُ سَرَايَا: حَسَنُ الإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَيَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي﴾ (اے اللہ! تو میرے بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے میں مجھے بہت زیادہ فراخ روزی عطا فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔ جبکہ امام ابن سرایا نے فرمایا: اس کی سند اور متن دونوں حسن ہیں۔

١٥/١١٦. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّ مُکَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب: (١١١)، ٥/٥٦٠، الرقم: ٣٥٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٣، الرقم: ١٣١٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٤٢، ١٢٠٨، والبزار في المسند، ٢/١٨٥، الرقم: ٥٦٣، والحاکم في المستدرک، ١/٧٢١، الرقم: ١٩٧٣، والطبراني في الدعاء، ١/٣١٧، الرقم: ١٠٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٦٩، الرقم: ١٩٠٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١١٧-١١٨، الرقم: ٤٨٩-٤٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٨٠، الرقم: ٢٨٠١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٦، الرقم: ٩٢٧، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٠٩-

عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ کَانَ عَلَيْکَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللهُ عَنْکَ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اکْفِنِي بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب (ایسا غلام جو ایک مخصوص رقم ادا کر کے اپنے آقا سے آزادی کا معاہدہ کر لے) نے ان کے پاس آ کر عرض کیا: میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ اکْفِنِي بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ﴾ (یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز فرما دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

١٦/١١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ

١٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من غلبة الدَّين، ٨/٢٦٥، الرقم: ٥٤٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٣، الرقم: ٦٦١٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٣، الرقم: ١٩٤٥۔

اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾ (اے اللہ! میں قرض کے بوجھ، اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی طعن درازی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧/١١٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ دُعَاءً عَلَّمَنِيْهِ؟ قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: کَانَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام يُعَلِّمُهُ أَصْحَابُهُ قَالَ: لَوْ کَانَ عَلَى أَحَدِکُمْ جَبَلُ ذَهَبٍ دَيْنًا فَدَعَا اللهَ بِذَالِکَ لَقَضَاهُ اللهُ عَنْهُ: اَللّٰهُمَّ، فَارِجَ الْهَمِّ، وَکَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٦٩٦، الرقم: ١٨٩٨، والبزار في المسند، ١/١٣١، الرقم: ٦٢، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ٦/٧٧، الرقم: ٢٩٥٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضي الله عنه، ١/٩٢، الرقم: ٤٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٨٢، الرقم: ٢٨٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٦، الرقم: ١٩٨٨، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٦، الرقم: ٩٢٨، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٣٣۔

وَرَحِيْمُهُمَا، أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ. قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنه: وَکَانَتْ عَلَيَّ بَقِيَّةٌ مِنَ الدَّيْنِ وَکُنْتُ لِلدَّيْنِ کَارِهًا فَکُنْتُ أَدْعُوْ بِذَالِکَ فَأَتَانِيَ اللهُ بِفَائِدَةٍ فَقَضَاهُ اللهُ عَنِّي. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: کَانَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَلَيَّ دِيْنَارٌ وَثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَکَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيَّ فَأَسْتَحْيِي أَنْ أَنْظُرَ فِي وَجْهِهَا لِأَنِّي لَا أَجِدُ مَا أَقْضِيْهَا فَکُنْتُ أَدْعُوْ بِذَالِکَ فَمَا لَبِثْتُ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى رَزَقَنِيَ اللهُ رِزْقًا مَا هُوَ بِصَدَقَةٍ تُصَدَّقُ بِهَا عَلَيَّ وَلَا مِيْرَاثٍ وَرِثْتُهُ فَقَضَاهُ اللهُ عَنِّي وَقَسَمْتُ فِي أَهْلِي قِسْمًا حَسَنًا وَحَلَيْتُ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بِثَلَاثِ أَوَاقٍ وَرَقٍ وَفَضَلَ لَنَا فَضْلٌ حَسَنٌ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَزَّارُ وَالْمَرْوَزِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ النُّمَيْرِيِّ وَهَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ میں نے کہا: وہ کونسی دعا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی دعا ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھلاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر سونے کا ایک پہاڑ قرض ہو اور وہ اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض چکا دے گا (وہ دعا یہ ہے:) ﴿اَللّٰهُمَّ، فَارِجَ الْهَمِّ وَکَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ﴾ (اے اللہ! اے غم کو دور کرنے والے! مجبوروں کی التجاء سننے والے! دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم! تو ہی مجھے

پر رحم فرماتا ہے۔ سو (اب بھی) تو ہی مجھ پر رحمت فرما۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے تو مجھے اپنے سواء ہر ایک کی نوازشوں سے بے نیاز فرما دے۔) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور مجھے قرض سے سخت نفرت تھی، سو میں یہ دعا پڑھ کر (اللہ تعالیٰ سے) التجاء کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کا سبب پیدا کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنا واقعہ) بیان کرتی ہیں کہ حضرت اَسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا کا ایک دینار اور تین درہم میرے ذمہ قرض تھے۔ وہ میرے گھر آئیں تو میں ان کا قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف براہِ راست دیکھنے سے بھی شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ تب میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو کچھ ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رزق عطا فرمایا جو نہ تو مجھ پر صدقہ کیا گیا تھا اور نہ ہی میراث تھی جس کی میں وارث تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے میری طرف سے ادا فرما دیا اور اس مال میں سے کچھ میں نے اپنے گھر والوں کو بھی دیا اور اسی میں سے میں نے (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمٰن کی بیٹی کے لئے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا اور پھر بھی اس مال میں سے ہمارے لئے اچھا خاصا بچ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور مروزی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری نے عبد اللہ بن عمر نمیری کو قابل حجت مانا ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ لِدَفْعِ الْكَرْبِ وَالْمُصِيْبَةِ وَفِيْمَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ أَهْلِ الْبَلَاءِ

﴿رنج وغم اور مصیبت کو دفع کرنے اور مصیبت میں مبتلا انسان کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○ (البقرة، ٢:١٥٣)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہے○''

٢. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرة، ٢:١٥٦)

''بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں○''

٣. وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (يونس، ١٠:١٢)

''اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا

بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ (ہمیں بھلا کر اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی ہمیں (کبھی) پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لیے ان کے (غلط) اَعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے تھےo"

٤. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَo

(الأنبياء، ٢١: ٨٧)

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھاo"

٥. وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ قَلِیْلاً اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِo (الزمر، ٣٩: ٨)

"اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے، پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور (پھر) اللہ کے لیے (بتوں کو) شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ (دوسرے لوگوں کو بھی) اس کی راہ سے بھٹکا دے، فرما دیجئے: (اے کافر!) تو اپنے کُفر کے ساتھ تھوڑا سا (ظاہری) فائدہ اُٹھا لے، تو بے شک دوزخیوں میں سے ہےo"

٦. فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا لا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ط بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَo

(الزمر، ٣٩: ٤٩)

’’پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت بخش دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے (میرے) علم و تدبیر (کی بنا) پر ملی ہے، بلکہ یہ آزمائش ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتےo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١١٩/١. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تکلیف کے وقت یوں فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الكرب، ٥/٢٣٣٦، الرقم: ٥٩٨٦، وأيضًا في الأدب المفرد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب دعاء الكرب، ٤/٢٠٩٢، الرقم: ٢٧٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول عند الكرب، ٥/٤٩٥، الرقم: ٣٤٣٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، ٢/١٢٧٨، الرقم: ٣٨٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٩٧، الرقم: ٧٦٧٤-٧٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٨، الرقم: ٢٠١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٠، الرقم: ٢٩١٥٥-

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عظیم اور حلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٢٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ، أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ فِي مُصِيْبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: كَمَا أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

''اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة، ٢/٦٣٢، الرقم: (٤) ٩١٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الاسترجاع، ٣/١٩١، الرقم: ٣١١٩، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب جامع الحسبة في المصيبة،١/٢٣٦، الرقم: ٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٠٩، الرقم: ٢٦٦٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٠٦، الرقم: ٦٩٢، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٧١، الرقم: ١٢٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٥، الرقم: ٦٩١٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٢٦، الرقم: ٧٨١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٣٧، الرقم: ١٤٧۔

نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ، أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا﴾ (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مجھے عطا فرما۔) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد (اس کے لئے) بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ کو میرے لیے مقرر فرما دیا (یعنی زوجیتِ رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/١٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ. وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٢)، ٥/٥٣٩، الرقم: ٣٥٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٦٨٩، الرقم: ١٨٧٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٢٩٩، الرقم: ٣٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٠٢٣١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤٥، الرقم: ٨٢٦۔

معاملہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيْثُ﴾ (اے زندہ اور قائم رکھنے والے (ربّ)! میں تیری رحمت کے ساتھ (تیری) مدد کا طلب گار ہوں۔) اور اسی سند سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ﴿يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ کا (ورد خود پر) لازم کر لو۔"

اِسے امام ترمذی، حاکم، ابن السنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢٢/٤. وفي رواية: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ اور جب گڑگڑا کر دعا فرماتے تو کہتے: ﴿يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ﴾۔"

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٣/٥. **عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي**

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول عند الكرب، ٥/٤٩٥، الرقم: ٣٤٣٦۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٨٢)، ٥/٥٢٩، الرقم: ٣٥٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ١٤٦٢، —

كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تو ان کے کلمات یہ تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔) جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٦/١٢٤. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: دَعَوَاتُ

..... والحاكم في المستدرك، ١/٦٨٤-٦٨٥، الرقم: ١٨٦٢-١٨٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٥٦، الرقم: ١٠٢٢٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤٢، الرقم: ٨١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٨٤، الرقم: ٢٨١٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٤٧.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣٢٤، الرقم: ٥٠٩٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٧، الرقم: ١٠٤٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢، الرقم: ٢٠٤٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٠، الرقم: ٢٩١٥٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٥٠، الرقم: ٩٧٠، والطيالسي في ـــ

الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ، رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِي إِلَی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِي إِلَی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي کُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٧/١٢٥. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُکِ کَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ أَوْ فِي الْکَرْبِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا.

..... المسند، ١/١١٧، الرقم: ٨٦٩، والبخاري في الأدب المفرد/٢٤٤، الرقم: ٧٠١، والطبراني في الدعاء،١/٣١٤، الرقم: ١٠٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان،١/٤٧٥، الرقم: ٧٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد،١٠/١٣٧۔

٧۔٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب في الاستغفار، ٢/٨٧، الرقم: ١٥٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، ٢/١٢٧٧، الرقم: ٣٨٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٦۔١٦٧، الرقم: ١٠٤٨٣، ١٠٤٨٦، وأحمد بن حنبل في ــ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ ابْنُ رَاهْوَيْه: حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى رِجَالُهُ بَيْنَ ثِقَةٍ وَصَدُوْقٍ.

’’حضرت اَسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو: ﴿اَللهُ اَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابن راھویہ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث حسن ہے، اس کے رجال ثقہ اور صدوق کے درجہ کے ہیں۔

٨/١٢٦. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَقَالَ: إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ فَلْيَقُلْ: اَللهُ اَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ: اسْمُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ رُوِيَ لَهُ أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

..... المسند، ٦/٣٦٩، الرقم: ٢٧١٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٠، الرقم: ٢٩١٥٦، وابن حبان في الصحيح،٣/١٤٥، الرقم: ٨٦٤، وابن راهويه في المسند، ٥/٣٢ـ٣٤، الرقم: (١)٢١٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٣٥، الرقم: ٣٦٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/١٧٧، الرقم: ٦١١٩، وأيضًا في الدعاء،١/٣١٢ـ٣١٣، الرقم: ١٠٢٥ـ١٠٢٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٣٢٨، الرقم: ٣٠٠٦ـ

’’اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم و تکلیف پہنچے تو اسے چاہیے کہ (یوں) کہے: ﴿اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے ربّ! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: ابو عامر خزاز کا نام صالح بن رستم ہے، اور انہوں نے اہلِ بصرہ کے ثقہ راویوں سے چالیس احادیث روایت کی ہیں۔

٩/١٢٧. عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْكُمْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ مِنَ الدُّنْيَا دَعَا بِهِ فُرِّجَ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهُ: بَلَى قَالَ: دُعَاءُ ذِي النُّوْنِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں یا فرمایا: تمہیں ایسی چیز کے

٩۔١٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ذكر دعوة ذي النون، ١٦٨/٦، الرقم: ١٠٤٩١، والحاكم في المستدرك، ٦٨٥/١، الرقم: ١٨٦٤۔١٨٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢١٣/٢، الرقم: ٣٠٤٢، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣٦٨/٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٨٤/٢، الرقم: ٢٨١٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٢٥٦/١، الرقم: ٤٨٤، والمناوي في فتح القدير، ١٠٤/٣، وأيضًا في الفتح السماوي، ٨٢٩/٢۔

بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت اور کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس کے توسّل سے مانگنے پر اس کی وہ تکلیف دور ہو جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔‘‘

اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۸/۱۰. وفي رواية للحاکم: عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَلْ أَدُلُّکُمْ عَلَی اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَی الدَّعْوَةُ الَّتِي دَعَا بِهَا يُوْنُسُ حَيْثُ نَادَاهُ فِي الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. [الأنبياء، ٢١: ٨٧] فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ کَانَتْ لِيُوْنُسَ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ عزوجل: وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ. [الأنبياء، ٢١: ٨٨] وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَالِکَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ.

’’اور امام حاکم کی ایک روایت میں حضرت سعد بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو وہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے سوال کیا

جاتا ہے تو عطا کرتا ہے۔ اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا، اس طرح کہ جب انہوں نے تین تاریکیوں (یعنی مچھلی کے پیٹ) میں اللہ تعالیٰ کو پکارا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا عام مومنین کے لئے بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے بھی چالیس دفعہ اپنی بیماری میں یہ دعا مانگی تو اگر وہ اسی مرض میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو ٹھیک ہو گیا، اور اس کے تمام گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔‘‘

١١/١٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه (أي ابن مسعود) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ وَحَزَنٌ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِيَتِي بِيَدِکَ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٢، الرقم: ٤٣١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما قالوا في الرجل إذا أصابه هم أوحزن، ٦/٤٠، الرقم: ٢٩٣١٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٥٣، الرقم: ٩٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٩٨، الرقم: ٥٢٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٠، الرقم: ١٨٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٦٩، الرقم: ١٠٣٥٢، وأيضًا في الدعاء، ١/٣١٤، الرقم: ١٠٣٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٠١، الرقم: ٣٤٠، والشاشي في المسند، ١/٣١٨، الرقم: ٢٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٦۔

فِيَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَکَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي کِتَابِکَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَنُوْرَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي. إِلَّا أَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَکَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ؟ قَالَ: أَجَلْ يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَأَبِي يَعْلَى رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ أَبِي سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جب وہ غم و حزن میں مبتلا ہو تو یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِيَتِي بِيَدِکَ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَکَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي کِتَابِکَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَنُوْرَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي﴾ (اے اللہ! میں تیرا بندا اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (یعنی تقدیر) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں مبنی بر عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے یا جو تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور میرے غم و حزن کے خاتمے کا

ذریعہ بنا دے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرماتا ہے اور اسے خوشی سے بدل دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص اِن کلمات کو سنے اُسے چاہئے کہ وہ اِنہیں سیکھ لے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد اور ابو یعلی کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے ابو سلمہ جہنی کے اور اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

١٢/١٣٠. **عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ، قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اُذْكُرُوا اللهَ، اُذْكُرُوا اللهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ**

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (منه)، ٤/٦٣٦، الرقم: ٢٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٦، الرقم: ٢١٢٨٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٧، ٤٥٨، الرقم: ٣٥٧٨، ٣٨٩٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٧، الرقم: ١٤٩٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٩، الرقم: ١١٨٥، وإسناده حسن، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٣٣٠، والنووي في رياض الصالحين/١٦٥، الرقم: ١٦٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١١۔

أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي کُلَّهَا، قَالَ: إِذًا تُکْفَی هَمَّکَ وَيُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا (مجھے بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر تم بھیجنا چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تب میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو یہ

درود تمہارے تمام غموں کے (مداوا) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اس کی بدولت) تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

١٣/١٣١. عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِي عَلَيْکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ قَالَ: الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلَاتِي کُلُّهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَنْ يَکْفِيْکَ اللهُ مَا أَهَمَّکَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا وَقَالَ: هَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حبان بن مُنقذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے۔) پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا دعا کا دو تہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٥/٤، الرقم: ٣٥٧٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١٤٢/٤، الرقم: ٢١٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢١٧/٢، الرقم: ١٥٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٨/٢، الرقم: ٢٥٧٨، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١٩٨/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٠/١٠۔

ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے بھی مرسلاً روایت کیا اور فرمایا: یہ مرسل جید ہے اور امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

١٤/١٣٢. **عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا صَلَاةً عَلَيْكَ قَالَ: إِذًا يَكْفِيْكَ اللهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت طفیل بن ابی ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت سے متعلق تمام اُمور کے لئے کافی ہو جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥/١٣٣. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي وَكَّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِي وَكُفِيَ بِهَا أَمْرُ دُنْيَاهُ وَآخِرَتُهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.**

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، باب في ثواب الصلاة على النبي ﷺ، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٦، وأيضًا، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٣۔

١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، الخامس عشر من شعب الإيمان، ٢/٢١٨، الرقم: ١٥٨٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٢٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٦/٣٠٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٤۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اُس درود بھیجنے والے کی دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کفیل ہو جاتا ہے اور (قیامت کے روز) میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٣٤. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَمْحَقُ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ، وَحُبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ مَهْجِ الأَنْفُسِ أَوْ قَالَ: ضَرْبِ السَّيْفِ فِي سَبِيْلِ اللهِ عزوجل. رَوَاهُ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔ اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کے لئے روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام متقی ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٣٥. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى

١٦: أخرجه الهندي في كنز العمال، ٢/٣٦٧، الرقم: ٣٩٨٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧/١٦١، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٤۔

١٧-١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: في دعاء —

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ

..... الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩_١٧٢٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨_٦٦٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩_

الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

١٨/١٣٦. وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

١٩/١٣٧. وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ (اے اللہ! میں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور

البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

''اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس شخص نے جوں ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت وہ صحت یاب ہو گیا۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ رب العزت کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اُٹھے بھی نہ تھے اور نہ ہی اُس بات کو کچھ زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٣٨/٢٠. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيَّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذَالِکَ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

''علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ

٢٠: ذكره ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤۔

إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيَّ فِي رَدِّ بَصَرِي﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔)، اگر تمہیں پھر بھی کبھی کوئی حاجت ہو تو بھی اِسی طرح کرنا، اللہ تعالیٰ نے اُسے اُسی وقت بینائی عطا فرما دی۔‘‘

٢١/١٣٩. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ**

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الحاجة،٢/٣٤٤، الرقم: ٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة،١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٤، والبزار في المسند، ٨/٣٠٠، الرقم: ٣٣٧٤، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦٦، الرقم: ١١٩٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٨٣، الرقم: ١٠٨٤، والطبراني في المعجم الصغير،١/٢١٣، الرقم:٣٤١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٣/٣٥٨، الرقم: ٣٣٩٨، وأيضًا في الدعاء،١/٣١٨، الرقم:١٠٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان،٣/١٧٥، الرقم: ٣٢٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٨، الرقم: ١٨٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٣، الرقم: ١٠١٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٢٥، ٤٥١، الرقم: ١٩٤، ٨٤٣، والمقدسي في الترغيب في الدعاء،١/١٠٣، الرقم:٦٠، والصيرفيني في المنتخب من كتاب ــ

فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ الْوَرْقَاءِ کُوْفِيٌّ عَدَّادُهُ فِي التَّابِعِيْنَ. وَهُوَ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ أَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْحَاکِمُ بِاخْتِصَارٍ ثُمَّ قَالَ: أَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا وَفَايِدٌ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ.

”حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور بارگاہ رسالت ﷺ میں تحفۂ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے: ﴿لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْکَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا

..... السياق لتاريخ نيسابور،١/١٥٢، الرقم: ٣٣٦، وابن قدامة في المغني،١/٤٣٨، والكناني في مصباح الزجاجة،٢/٩، وقال: رواه الترمذي من طريق فائد ..... ورواه الحاكم في المستدرك باختصار ..... وله شاهد من حديث أنس رضی اللہ عنہ ورواه الأصبهاني ورواه أبو يعلى الموصلي في مسنده من طريق فايد به۔

فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے، (اے اللہ!) عرش عظیم کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع، بخشش کے اسباب نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے، میرے جملہ غم دور فرما دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! (میری حاجت پوری فرما دے۔ آمین)۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کے راوی فاید بن عبد الرحمٰن، ابو الورقاء کوفی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اسے امام حاکم نے مختصراً روایت کر کے فرمایا: میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور اس حدیث کا راوی فاید مستقیم الحدیث ہے۔

٢٢/١٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِکَةً فِي الْأَرْضِ سِوَى الْحَفَظَةِ يَکْتُبُوْنَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَکُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيْهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فَلْيَصِحْ فَلْيَقُلْ: عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنَا أَوْ أَعِيْنُوْنَا رَحِمَکُمُ اللهُ فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. وفي رواية رَوْحٍ:

٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩١، الرقم: ٢٩٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٨، الرقم: ٧٦٩٧، وأيضًا، ١/١٨٣، الرقم: ١٦٧، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمَّوْنَ الْحَفَظَةَ يَكْتُبُوْنَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوِ احْتَاجَ إِلَى عَوْنٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعِيْنُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں گر) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: ﴿عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنَا أَوْ أَعِيْنُوْنَا رَحِمَكُمُ اللهُ﴾ (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو اُس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت رَوح کی روایت میں ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں ''حفظہ'' (یعنی حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتے تک لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہوجائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿أَعِيْنُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ﴾ (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو ان شاء اللہ اُس شخص کی (ضرور) مدد کی جائے گی۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٣/١٤١. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيْبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ،

٢٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر أسامة بن عمير الهذلي والد —

فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَبُوْ يَعْلَی وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عِبَادُ بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ ذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

’’حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا فرما رہے ہیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ربّ! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے یہ تین کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اُسے امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں ذکر کیا ہے۔

..... أبي المليح رضي الله عنهما، ٣/٧٢١، الرقم: ٦٦١٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢١٣، الرقم: ٤٧٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٩٥، الرقم: ٥٢٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ١٤٢٢-١٤٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٤٩، الرقم: ٦٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢١٩، والحسيني في البيان و التعريف، ١/١٥٠، الرقم: ٣٩٨-

١٤٢/٢٤. عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضي الله عنه عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا، وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، فَإِنَّ لِلهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ. وَقَدْ جُرِّبَ ذَالِکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

''حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مدد گار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: ﴿يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي﴾ (اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔) یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٤٣/٢٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَلِيُّ، أَلَا أُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ قُلْتَهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، جَعَلَنِيَ اللهُ

٢٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١٧/١٧، الرقم: ٢٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٢/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٣٠٧/١۔

٢٥: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ٢٩٨/١، الرقم: ٣٣٦، والطبراني في الدعاء، ٥٤٦/١، الرقم: ١٩٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٢٤/٥، الرقم: ٨٣٢٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢٣٧/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٢٦/١۔

فِدَاکَ، کَمْ مِنْ خَيْرٍ قَدْ عَلَّمْتَنِيْهِ قَالَ: إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّ اللهَ يَصْرِفُ بِهَا مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں کہو: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر جو کہ نہایت بلند رتبہ اور عظمت والا ہے نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت (کسی میں) نہیں۔) تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع و اقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن السنی، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٤٤/٢٦. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا إِلَّا عُوْفِيَ مِنْ ذَالِکَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ. وفي رواية: لَمْ يُصِبْهُ ذَالِکَ الْبَلَاءُ.

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى مبتلى، ٥/٤٩٣، الرقم: ٣٤٣١-٣٤٣٢، وابن ماجه في السنن،

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا﴾ (تمام تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا۔ اور ایک روایت کے مطابق اس پر وہ مصیبت وآزمائش کبھی نہیں آئے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

..... كتاب الدعاء، باب مايدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء، ١٢٨١/٢، الرقم: ٣٨٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٩٣/٦، الرقم: ٢٩٧٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٤٥/١٠، الرقم: ١٩٦٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ٤٣/١، الرقم: ٣٨، والبزار في المسند، ٢٣٧/١، الرقم: ١٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨٣/٥، الرقم: ٥٣٢٤، وأيضًا في الدعاء، ٢٥٣/١، الرقم: ٧٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٠٧/٤ـ١٠٨، الرقم: ٤٤٤٣، ٤٤٤٤، وابن جعفر في فضيلة الشكر، ٣٣/١، الرقم: ٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٣٨/٤، الرقم: ٥١٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٨/١٠ـ

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْکَارِ عِنْدَ الْقَحْطِ وَهَيْجِ الرِّيْحِ وَالرَّعْدِ وَنُزُوْلِ الْغَيْثِ

﴿قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کی دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ○ (البقرة، ٢:١٦٤)

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الٰہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لیے (قدرتِ الٰہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں○“

٢. وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًام بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ط حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ط کَذٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ○ (الأعراف، ٧:٥٧)

''اور وہی ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم ان (بادلوں) کو کسی مردہ (یعنی بے آب و گیاہ) شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم (روزِ قیامت) مُردوں کو (قبروں سے) نکالیں گے تاکہ تم نصیحت قبول کرو○''

٣. هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِیءُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ○ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ج وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ج وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ○ (الرعد، ١٣:١٢-١٣)

''وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہے○ (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور وہ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے گرا دیتا ہے، اور وہ (کفار قدرت کی ان نشانیوں کے باوجود) اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، اور وہ سخت تدبیر و گرفت والا ہے○''

٤. وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْهُ ج

وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ○ (الحجر، ١٥:٢٢)

''اور ہم ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان کی جانب سے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اسے تم ہی کو پلاتے ہیں اور تم اس کے خزانے رکھنے والے نہیں ہو○''

٥. وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا○ (الکهف، ١٨:٤٥)

''اور آپ انہیں دنیوی زندگی کی مثال (بھی) بیان کیجئے (جو) اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان کی طرف سے اتارا تو اس کے باعث زمین کا سبزہ خوب گھنا ہو گیا پھر وہ سوکھی گھاس کا چورا بن گیا جسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہے○''

٦. وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ج وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا○ (الفرقان، ٢٥:٤٨)

''اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیں○''

٧. اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ج فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○ (الروم، ٣٠:٤٨)

''اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر وہ اس (بادل)

کو فضائے آسمانی میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے پھر اسے (متفرق) ٹکڑے (کر کے تہ بہ تہ) کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے تو وہ فوراً خوش ہو جاتے ہیںo‘‘

٨. وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط كَذٰلِكَ النُّشُوْرُo (فاطر، ٣٥:٩)

’’اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھار کر اکٹھا کرتی ہیں پھر ہم اس (بادل) کو خشک اور بنجر بستی کی طرف سیرابی کے لیے لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے اس زمین کو اس کی مُردنی کے بعد زندگی عطا کرتے ہیں، اسی طرح (مُردوں کا) جی اٹھنا ہوگاo‘‘

٩. وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِo (ق، ٥٠:٩)

’’اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغات اُگائے اور کھیتوں کا غلّہ (بھی)o‘‘

١٠. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا o يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا o وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاo (نوح، ٧١:١٠-١٢)

’’پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہےo وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گاo اور تمہاری مدد اَموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گاo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١٤٥/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ﴾ (اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبّرا اور نفع مند ہو، جو جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔) راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت انہیں بادلوں نے گھیر لیا (اور خوب بارش ہوئی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الدعاء، ١/٣٠٣، الرقم: ١١٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ١٤١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٧٥، الرقم: ١٢٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٤٣٣۔

١٤٦/٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ﴾.

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبِطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٧١، الرقم: ٩٩١، وأيضًا، ٧/١٠٩، الرقم: ٢٨٦٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٣٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٧٦، الرقم: ١٢٢٥، والطبراني في الدعاء، ١/٥٩٥، الرقم: ٢١٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٩، الرقم: ٦٢٠٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٤، الرقم: ١٨، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٢٤، ٤٥٩، الرقم: ١٩١، ٥٨٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٦٠، الرقم: ٦٠٤۔

عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَأَنْشَأَ اللهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللهِ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِکَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ کے حکم پر عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج نظر آتے ہی رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اُس کی بارگاہ میں دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ مَالِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا، اور روزِ جزا کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (اے اللہ!) تو ہی غنی ہے اور ہم (تیری بارگاہ میں) تہی دست (آئے) ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی بارش برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ

دے۔) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر وہ بادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگے ابھی آپ ﷺ مسجد نبوی تک نہیں پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی (بارش سے بچنے کے لیے) تیزی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قادر ہے اور بے شک میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن حبان اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داود نے فرمایا: اس حدیث کی سند عمدہ ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/١٤٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٥، الرقم: ١١٧٦، وأيضًا في المراسيل، ١/١٠٩، الرقم: ٦٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٦، الرقم: ٦٢٣٤، وابن عدي في الكامل، ٤/٣١٩، الرقم: ١١٥١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٦٠، الرقم: ٦٨٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٦٨٧، وابن قدامة في المغني، ٢/١٥٢۔

وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَأَحْيِ بَلَدَکَ الْمَيِّتَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا انتهى وذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا اِن الفاظ میں فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اسْقِ عِبَادَکَ وَبَهَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَأَحْيِ بَلَدَکَ الْمَيِّتَ﴾ (اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیاتِ نو بخش دے)۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن سعد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عمرو بن شعیب سے مرسلاً روایت کی گئی ہے اور امام ابن حبان نے انہیں 'الثقات' میں روایت کیا ہے۔

١٤٨/٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٤، الرقم: ٣١٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٥، الرقم: ١٨٠٩٠، والطيالسي في المسند، ١/١٦٦، الرقم: ١٢٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٣٠، الرقم: ١٢٦٧٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٢٧، الرقم: ٥١٠، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣١، وأيضًا في التمهيد، ٢٣/٤٣٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٦/٥٧٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٥١، الرقم: ٤٤٩۔

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ جِئْتُکَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ، وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا طَبَقًا مَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيْهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ إِلَّا قَالُوْا: قَدْ أُحْيِيْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس کوئی توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور (کمزوری کی وجہ سے) حرم نہیں اچھالتا (یعنی اس شخص نے قحط سالی کی شکایت کی) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا طَبَقًا مَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ﴾ (اے اللہ! ہمیں پانی پلا، زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔) پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

١٤٩/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند ـــ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب زور کی آندھی آتی تو حضور نبی اکرم ﷺ (یہ دعا) فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس (بارش) کی خیر کا، جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے، جو اِس میں ہے اُس کے شر سے اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اُس سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام

..... رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ٢/٦١٦، الرقم: (١٥) ٨٩٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ٥/٥٠٢، الرقم: ٣٤٤٩، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا رأى السحاب والمطر، ٢/١٢٨٠، الرقم: ٣٨٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٢، ٢٣٣، الرقم: ١٠٧٧٣، ١٠٧٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٢٣، الرقم: ٢١١٧٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٢٩٨، الرقم: ٣٠٧٥، والطبراني في الدعاء، ١/٣٠٣، الرقم: ٩٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٥۔

حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٦/١٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، فَرَوْحُ اللهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي 'الأَدَبِ' وَ'الْكَبِيْرِ'. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آندھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب، سو جب تم اسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اُس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ٤/٣٢٦، الرقم: ٥٠٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب النهي عن سبّ الريح، ٢/١٢٢٨، الرقم: ٣٧٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٠-٢٣١، الرقم: ١٠٧٦٥-١٠٧٦٨، والشافعي في المسند، ١/٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٧، ٤٠٩، ٥١٨، الرقم: ٧٦١٩، ٩٢٨٨، ١٠٧٢٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٥١، ٣١٢، الرقم: ٧٢٠، ٩٠٦، وأيضًا في التاريخ الكبير، ٢/١٦٧، الرقم: ٢٠٨٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٨٩، الرقم: ٢٠٠٠٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١٨، الرقم: ٧٧٦٩-

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' اور 'التاريخ الكبير' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٥١/٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنْ مُطِرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، صَيِّبًا هَنِيْئًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب آسمان کے کنارے سے اَبر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا﴾ (اے اللہ! میں اس کے شر

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ٤/٣٢٦، الرقم: ٥٠٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا رأى السحاب والمطر، ٢/١٢٨٠، الرقم: ٣٨٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٩٠، ١٢٩، ١٣٧، الرقم: ٢٤٦٣٣، ٢٤٦٣٤، ٢٥٠١٧، ٢٥١٠٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٨٨، الرقم: ١٩٩٩٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٤٠١، ٤٠٢، الرقم: ٩٥٣، ٩٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٤٠، الرقم: ١٥٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٠، وأيضًا، ٨/١٣٧، الرقم: ٨٢٠٢، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٠٨، الرقم: ١٠٠٤، ١٠٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦١، الرقم: ٦٢٥٨۔

سے تیری پناہ لیتا ہوں۔) اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَيِّبًا هَنِيئًا﴾ (اے اللہ! خوشگوار اور (نفع مند) بارش عطا فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٥٢/٨. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ (عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما) إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ [الرعد١٣:١٣] ثُمَّ يَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا لَوَعِيْدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيْدٌ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

’’حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب کبھی آسمانی کڑک کی آواز سنتے تو اپنی بات منقطع کر دیتے اور فرماتے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے

٨ـ١٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الكلام، باب القول إذا سمعت الرعد، ٢/٩٩٢، الرقم: ١٨٠١، والبخاري في الأدب المفرد/ ٢٥٢، الرقم: ٧٢٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٧، الرقم: ٢٩٢١٤، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٢٠١، وابن منصور في السنن، ٥/٤٣٢، الرقم: ١١٦٥، والطبراني في الدعاء، ١/٣٠٤، الرقم: ٩٨٤، ٩٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٢، الرقم: ٦٢٦٣، وابن حيان في العظمة، ٤/١٢٩٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٦٣، الرقم: ٨٧١، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ١٣/١٢٤ـ

ہیں۔'' پھر فرماتے: یہ اہل زمین کے لئے سخت وعید ہے۔''

اس حدیث کو امام مالک، بخاری نے 'الأدب المفرد' اور احمد نے 'الزهد' میں روایت کیا ہے۔

١٠٣/٩. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ فَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ فَإِنْ أَصَابَتْهُ صَاعِقَةٌ فَعَلَيَّ دِيَّتُهُ.

رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آسمانی کڑک کی آواز سنی اور یہ کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ ''پاک ہے وہ ذات! (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (اِن کلمات کو کہنے کے بعد) پھر اگر اِس شخص کو آسمانی بجلی نے نقصان پہنچایا تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔''

اِسے امام سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/١٠. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا رَعْدٌ وَبَرْقٌ وَبَرْدٌ فَقَالَ لَنَا كَعْبٌ ﷺ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الرَّعْدَ: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهِ﴾ [الرعد، ١٣:١٣] ثَلَاثًا عُوْفِيَ مِمَّا يَكُوْنُ فِي ذَالِكَ الرَّعْدِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فَقُلْنَا فَعُوْفِيْنَا ثُمَّ لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ ﷺ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَإِذَا بَرْدَةٌ قَدْ أَصَابَتْ أَنْفَهُ فَأَثَّرَتْ بِهِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: بَرْدَةٌ أَصَابَتْ أَنْفِي فَأَثَّرَتْ بِي فَقُلْتُ: إِنَّ كَعْبًا حِيْنَ سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ لَنَا: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الرَّعْدَ: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ [الرعد، ١٣:١٣] عُوْفِيَ مِمَّا يَكُوْنُ فِي ذَالِکَ الرَّعْدِ فَقُلْنَا فَعُوْفِيْنَا فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: فَهَلَّا أَعْلَمْتُمُوْنَا حَتَّى نَقُوْلَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہمیں سخت کڑک، بجلی اور اولوں نے آ لیا، تو حضرت کعب ﷺ نے ہمیں کہا کہ جس شخص نے آسمانی بجلی کی کڑک کی آواز سن کر یہ آیت تین دفعہ پڑھی: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔‘‘ تو وہ اس آسمانی بجلی کی کڑک میں جو کچھ ہے اس سے عافیت میں رہے گا۔ پھر میں (ایک دن) حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے راستے میں کسی جگہ ملا تو کیا دیکھا کہ ایک اولا ان کی ناک کو لگا اور وہاں نشان ڈال دیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اولہ جو میرے ناک پر لگا ہے اس نے وہاں نشان ڈال دیا ہے تو میں نے عرض کیا: حضرت کعب ﷺ نے جب آسمانی کڑک کی آواز سنی تو ہمیں کہا کہ جو شخص آسمانی بجلی کی کڑک سن کر یہ آیت پڑھے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ ’’(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔‘‘ تو وہ اس (نقصان دہ) چیز سے عافیت میں رہے گا جو اس آسمانی بجلی کی کڑک میں ہے۔ ہم نے یہ

پڑھا تھا تو ہم عافیت میں رہے۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تاکہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے (اور اُولے سے محفوظ رہتے)؟‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

١١/١٥٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ، وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ﴾ (یا اللہ! ہمیں اپنی ناراضگی سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا سمع الرعد، ٥/٥٠٣، الرقم: ٣٤٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٠، الرقم: ١٠٧٦٣-١٠٧٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٠، الرقم: ٥٧٦٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٧، الرقم: ٢٩٢١٥، وأبو يعلى في المسند، ٩/٣٨٠، الرقم: ٥٥٠٧، وأيضًا في المعجم، ١/٢٤٩، الرقم: ٣٠٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١٨، الرقم: ٧٧٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢، ٣١٨، الرقم: ١٣٢٣٠، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٠٤، الرقم: ٩٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٢، الرقم: ٦٢٦٢، وابن حيان في العظمة، ٤/١٢٨٩، الرقم: ١٧-

اپنے عذاب سے ہلاک کرنا، اور ہمیں اس سے قبل ہی معاف فرما دینا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٢/١٥٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، صَيِّبًا نَافِعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے : ﴿اَللّٰهُمَّ، صَيِّبًا نَافِعًا﴾ (اے اللہ! ہمیں نفع مند بارش عطا فرما)۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب ما يقال إذا أمطرت، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٥، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء باب القول عند المطر،٣/١٦٤، الرقم: ١٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤١، ٢٢٢، الرقم: ٢٤١٩٠، ٢٥٩٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٨٦، الرقم: ١٠٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٣٢، الرقم: ٢٢٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩١، الرقم: ٢٠٠١۔

بَابٌ فِي فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ

﴿سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرة، ٢: ٣٠)

''ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○''

٢. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ (الحجر، ١٥: ٩٨)

''سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریں ○''

٣. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰـکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ کَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ (بنی إسرائيل، ١٧: ٤٤)

''ساتوں آسمان اور زمین اور وہ سارے موجودات جو ان میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے، بے شک وہ بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہے ○''

٤. فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○ (طه، ٢٠: ١٣٠)

''پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیں ○''

٥. وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(الزمر، ٣٩: ٧٥)

''اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ○''

٦. سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(الحديد، ٥٧: ١)

''اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے ○''

٧. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ○

(النصر، ١١٠: ٣)

''تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہے○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/١٥٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر نہایت ہلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمٰن کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح، ٥/٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٣، وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب إذا قال: واللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ اليَومَ، فصلَّى أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أو حَمِدَ، أَو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، ٦/٢٤٥٩، الرقم: ٦٣٠٤، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالى: وَنَضَعُ المَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء، ٢١: ٤٧]، ٦/٢٧٤٩، الرقم: ٧١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدّعاء والتّوبة والاستغفار، باب فضل التّهليل والتّسبيح والدّعاء، ٤/٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٤، والتّرمذي في السنن، كتاب الدّعوات، باب: (٦٠)، ٥/٥١٢، الرقم: ٣٤٦٧۔

ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ قَالَ: كَيْفَ ذَاکَ؟ قَالُوْا: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوْا كَمَا جَاهَدْنَا، وَأَنْفَقُوْا مِنْ فُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُوْنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ؟ تُسَبِّحُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو اسی طرح ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ویسے ہی ہم نے بھی جہاد کیا لیکن اُنہوں نے اپنا وافر مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ٥/٢٣٣١، الرقم: ٥٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٦، الرقم: ٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣، الرقم: ٩٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٦٦، الرقم: ٦٥٨٧۔

تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہی جو تمہاری طرح کا عمل کرے؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللهُ اَکْبَرُ کہا کرو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأَنْ أَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ کہنا مجھے اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٧، الرقم: ٣٥٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣، الرقم: ٢٩٤١٢۔

١٦٠/٤. عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح ہی اُن کے پاس سے تشریف لے گئے اور وہ اُس وقت اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا اُن کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو اِن کلمات کا وزن اُن کے برابر ہو گا (وہ کلمات یہ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التسبيح بالحصى، ٢/٨١، الرقم: ١٥٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/١١٣، الرقم: ٨٣٢، والبخاري في الأدب المفرد/٢٢٥، الرقم: ٦٤٧۔

ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ (اللہ کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر اس کی حمد اور تسبیح ہے)۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو داود اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

١٦١/٥. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾، تم ان میں سے جس کلمے کو بھی پہلے پڑھ لو کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘ اسے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأدب، باب كراهية التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ٣/١٦٨٥، الرقم: ٢١٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح، ٢/١٢٥٣، الرقم: ٣٨١١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٠، الرقم: ١٠٦٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠، الرقم: ٢٠١١٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/١١٦، الرقم: ٨٣٥۔

٦/١٦٢. عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُوْلُهُ. قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائیں جنہیں میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا اور بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت زیادہ تعریفیں، اللہ پاک ہے (جو کہ) تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور قدرت و طاقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو غالب وحکمت والا ہے۔) اُس شخص نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما)۔‘‘

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٠، الرقم: ١٥٦١، والبزار في المسند، ٣/٣٦٢، الرقم: ١١٦١، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٢٥، الرقم: ٧٩٦۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۶۳. رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِي مَا يَجْزِيْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَقَالَ: هَذَا لِرَبِّي عزوجل فَمَا لِي: فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

’’امام ابوحنیفہ بواسطہ ابراہیم بن عبد الرحمٰن السَّکْسَکِی الدمشقی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) تعلیم فرمائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے، اللہ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کے لئے ہی ہے۔) اُس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ

۷: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۱۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۰۰، الرقم: ۲۹۷۹۷، والدارقطني في السنن، ۱/۳۱۴، الرقم: ۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۳۸۱۔

ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ (اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوحنیفہ، ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

١٦٤/٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقْرِئْ أُمَّتَکَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے ﴿سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٥٩)، ٥/٥١٠، الرقم: ٣٤٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧٣، الرقم: ١٠٣٦٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٠، الرقم: ٤١٧٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٢٩٢، الرقم: ٧٧٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٥٦، الرقم: ٣١٨٩۔

٩/١٦٥. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠/١٦٦. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب:(٦٠)، ٥/٥١١، الرقم: ٣٤٦٤، ٣٤٦٥، والبزار في المسند، ٦/٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/١٨١، الرقم: ٢٨٧۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح، ٢/١٢٥٢، الرقم: ٣٨٠٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٤، الرقم: ٢٩٤١٥، والبزار في المسند، ٨/١٩٩، الرقم: ٣٢٣٦، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٨، الرقم: ١٨٤١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٨١، الرقم: ٢٤٠٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٣٢، الرقم: ٤٣٣١۔

اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَـلَالِ اللهِ، التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ، مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا ذکر جو تم تسبیح، تحلیل اور تحمید کی صورت میں کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

١١/١٦٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا لِي،

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح، ٢/١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٣، الرقم: ١٨٨٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٧٨، الرقم: ٩٧، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٢٩، الرقم: ١٠٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٤٠٠، الرقم: ٢٢٩٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٣٢، الرقم: ٣٣٣١۔

قَالَ: أَ لَا أَدُلُّکَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَکَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ، يُغْرَسْ لَکَ، بِکُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْکِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت لگانا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ﴾ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

١٢/١٦٨. عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَرَّ بِي ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ کَبِرْتُ وَضَعُفْتُ أَوْ کَمَا قَالَتْ. فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ. قَالَ: سَبِّحِي اللهَ مِائَةَ

١٢: أخرجه النسائي في السنن الکبرى، ٦/٢١١، الرقم: ١٠٦٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٤، الرقم: ٢٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٤/٤١٤، الرقم: ١٠٠٨۔

تَسْبِيحَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَكَبِّرِي اللهَ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَهَلِّلِي اللهَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں (یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔) آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک سو دفعہ **سبحان اللہ** کہا کرو، یہ تمہارے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔اور ایک سو دفعہ **الحمد للہ** کہا کرو، یہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں دینے کے برابر ہوگا اور ایک سو دفعہ **اللہ اکبر** کہا کرو یہ تمہارے لئے ایک سوقربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ **لا الہ الا اللہ** کہا کرو۔(راوی ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور اُس دن تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل نہیں ہوں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔‘‘

اسے امام نسائی اور احمد نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٦٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، قَالَ اللهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤/١٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِحَدِيْثٍ

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٦٨١، الرقم: ١٨٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٥، الرقم: ٦٧٤٥، وأبونعيم في تاريخ أصبهان، ١/١٨٧، الرقم: ٢١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٨٤، الرقم: ٢٤١٦، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٥٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٩۔

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب سورة الملائكة، ٢/٤٦١، الرقم: ٣٥٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٣٣، الرقم: ٩١٤٤، —

أَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيقِ ذَالِکَ فِي كِتَابِ اللهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَکَ اللهُ، قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَکٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ، لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتَّى يَجِيءَ بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمَانِ. ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ [فاطر، ٣٥: ١٠].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اُس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ جب کوئی بندہ کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَکَ اللهُ﴾ تو ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ کر اُنہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور اُنہیں لے کر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اُس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ اُن (کلمات) کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتی کہ وہ اُنہیں رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: (پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

------ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٨١، الرقم: ٢٤٠٧۔

بَابٌ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

﴿صبح و شام کے اَذکار کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ○

(آل عمران، ٣: ٤١)

''اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو○''

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خشیت سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○''

٣. يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ○ (الأنبياء، ٢١: ٢٠)

''وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے○''

٤. فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○ (النور، ٢٤: ٣٦)

’’(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںo‘‘

٥. فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَo (الروم، ٣٠: ١٧)

’’پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)o‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤١-٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروo اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروo‘‘

٧. فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo (غافر، ٤٠: ٥٥)

’’پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئےo‘‘

٨. فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًاo وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاo وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo (الدهر، ٧٦: ٢٤-٢٦)

’’سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکرگزار کی بات پر کان نہ دھریںo اور صبح و شام اپنے رب کے

نام کا ذکر کیا کریںo اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/١٧١. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تم یہ پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار، ٥/٢٣٢٣، الرقم: ٥٩٤٧، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ١٥، ٥/٤٦٧، الرقم: ٣٣٩٣، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستغفار من شر ما صنع، ٨/٢٧٩، الرقم: ٥٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٦، الرقم: ٢٩٤٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٢، الرقم: ١٧١٥٢۔

لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی یقین کے ساتھ دن میں یہ پڑھے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین کے ساتھ رات کو یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢/١٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: أَمَا لَوْ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/٢٠٨١، الرقم: ٢٧٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٣، الرقم: ٣٨٩٨، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما يؤمر به من التعوذ، ٢/٩٥١، الرقم: ١٧٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥٢، الرقم: ١٠٤٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٧، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٤، الرقم: ٦٦٨٨، والطبراني في الدعاء، ١/١٢٩، الرقم: ٣٤٦، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/٩٧، وأيضًا في التاريخ الكبير، ٤/٢٧٩، الرقم: ٢٨٠٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٧، الرقم: ١٠٢٠۔

قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ پڑھ لیتے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تمہیں یہ بچھو تکلیف نہ دے پاتا۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود نے اِسی طرح، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/١٧٣. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، فَيَجِدُ اللهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا، إِلَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کے پاس رات یا دن (میں لوگوں) کے جو اَعمال (کتاب میں لکھ کر) محفوظ کئے ہوتے ہیں پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب: (٩)، ٣/٣١٠، الرقم: ٩٨١، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٦٢، الرقم: ٢٧٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٩١، الرقم: ٧٠٥٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٥٤، الرقم: ٦١٧٠۔

آخر میں (یعنی دن کے آغاز اور اختتام کے وقت) نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان میں ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧٤/٤. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اَبان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/٤٦٥، الرقم: ٣٣٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣٢٣، الرقم: ٥٠٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/١٢٧٣، الرقم: ٣٨٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٩٤، الرقم: ١٠١٧٨۔

مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان کے جسم کی ایک طرف فالج زدہ تھی تو ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کرنی تھی۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٥/٥. عَنْ أَبِي سَلَّامٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ. قَالَ:

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/٤٦٥، الرقم: ٣٣٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣١٨، الرقم: ٥٠٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/١٢٧٣، الرقم: ٣٨٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤٥، الرقم: ١٠٤٠٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٢٤، الرقم: ٢٦٥٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٦٧، الرقم: ٩٢١، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٩، الرقم: ١٩٠٥۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سلاّم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: ﴿رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا﴾ (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفی ﷺ کے رسول (برحق) ہونے پر راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے راضی کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٦/١٧٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٦٢)، ٥/٥١٣، الرقم: ٣٤٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٥، الرقم: ١٠٦٥٧، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٩٦، الرقم: ٥١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٥٧، الرقم: ٩٧٤۔

عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَالِکَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ’’**سبحان اللہ**‘‘ پڑھے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ’’**الحمد للہ**‘‘ پڑھے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ’’**لا الہ الا اللہ**‘‘ پڑھے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ’’**اللہ اکبر**‘‘ پڑھا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات اسی طرح پڑھے یا اس سے زائد بار پڑھے۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۷/۱۷۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/٤٦٦، الرقم: ٣٣٩١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ٤/٣١٧، الرقم: ٥٠٦٨۔

أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ، وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دار دنیا سے دارِ آخرت کی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔) اور جب شام کرے تو پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور ہم تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨/١٧٨. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب: (٢٢)، ٥/١٥٧، الرقم: ٢٩٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦، الرقم: ٢٠٣٢١، والدارمي في السنن، ٢/٥٥٠، الرقم: ٣٤٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٢٩، الرقم: ٥٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٩٢، الرقم: ٢٥٠٢۔

حِيْنَ يُصْبِحُ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَقَرَأَ ثَـلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَالِکَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٩/١٧٩. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ أَوْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَکٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَ الْمَلَکُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ. فَإِنْ حَمِدَ اللهَ وَ ذَکَرَهُ أَطْرَدَهُ وَ بَاتَ

٩: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب فضل الدعاء عند النوم/٤١٦، الرقم: ١٢١٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٣، الرقم: ١٠٦٨٩، ١٠٦٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٣، الرقم: ٢٠١١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٢٦، الرقم: ١٧٩١، والطبراني في الدعاء، ١/٩٠، الرقم: ٢٢٠، ٢٢١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٦٧٣، الرقم: ٧٤٥، وابن منده في التوحيد،—

يَكْلَؤُهُ(١) فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَا مِثْلَهُ، فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ. فَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّى فِي فَضَائِلَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي ’الْأَدَبِ‘ وَالنَّسَائِيُّ فِي ’الْكُبْرَى‘ وَابْنُ حِبَّان وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے یا اپنے بستر پر (سونے کے لئے) لیٹتا ہے تو جلدی سے اس کی طرف فرشتہ اور شیطان لپکتے ہیں۔ پس فرشتہ کہتا ہے کہ تو (اپنے دن بھر کے اعمال کا) خیر کے ساتھ خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے کہ شر کے ساتھ خاتمہ کر۔ پھر اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اسے یاد کیا تو شیطان کو بھگا دیا اور فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جب وہ بیدار

..... ١/١٧٤، الرقم: ١٣٧، والبيهقي في الدعوات الكبير، ١/٣٩٤، الرقم: ٣٤٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٦١، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، ١/٥١٤، الرقم: ٥١٤، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ١/٢٣٥، الرقم: ٨٩٢، والهندي في كنز العمال، ١٥/٣٤٢، الرقم: ٤١٣٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٢٠۔

(١) يكلؤه أي: يحفظه ويرعاه۔ (السيوطي في جامع الأحاديث، ٢/ ٣١٦، الرقم: ١٣٥٢)

ہوتا ہے تو پھر جلدی سے فرشتہ اور شیطان اس کی طرف آتے ہیں، اور اسی طرح کا کلام دہراتے ہیں۔ پھر اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور (یہ) کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے میرے نفس کو اس کی موت کے بعد واپس میری طرف لوٹایا، اور جسے اس نے اس کی نیند میں نہیں مارا، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکا ہوا ہے اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو اس کے بعد انہیں کوئی نہ تھام سکے۔ بے شک وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمان کو زمین پر اپنی اجازت کے بغیر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔) اگر (وہ یہ دعا مانگ کر) فوت ہوا تو شہید کی موت مرے گا، اور اگر اٹھ کر اس نے نماز ادا کی تو بڑے رتبے والی نماز ہوگی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘، نسائی نے ’السنن الکبریٰ‘ میں اور ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٠/١٨٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ

١٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٩١، الرقم: ٧٠٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٨٢، الرقم: ٦٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٥٩، الرقم: ٩٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٢، ١١٩-١٢٠، والهندي في كنز العمال، ١٥/٧٨١، الرقم: ٤٣٠٨١-

اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ وَخَتَمَهُ بِالْخَيْرِ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: أَلْغُوْ لَا تَكْتُبُوْا عَلَى عَبْدِي مَا بَيْنَ ذَالِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: (اس کے سارے گناہ) مٹا دو، میرے بندے کے (صبح و شام) کے درمیان والے گناہ بھی نہ لکھو۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے سند حسن اور ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١١/١٨١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْکَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَأَتْمِمْ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ تَعَالَى أَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْکَ فِي نِعْمَةٍ

١١: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٢، الرقم: ٥٥، والنّووي في الأذكار/٧٩، والهندي في كنز العمال، ٢/١٦٨، الرقم: ٣٦٠٢، والسيوطي في جمع الجوامع، الرقم: ٥٨٣٤۔

وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَأَتْمِمْ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، سو تو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما۔) ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُس کی حاجت کو پورا فرمائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٨٢. عَنْ أَبِي كَاهِلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِي وَشَوْقًا إِلَيَّ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوْبَهُ تِلْکَ اللَّيْلَةَ وَذَالِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو کاھل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو کاھل! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشنا خود پر واجب کر لیتا ہے۔‘‘ اِسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٨٣. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٦٢، الرقم: ٩٢٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٣٤٠، الرقم: ١٠٤٤١۔

١٣: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦١، الرقم: ٩٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٢٠۔

صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ وَإِسْنَادُ أَحَدِهِمَا جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اُسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہو گی۔‘‘

امام منذری اور ہیثمی کے مطابق اسے امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند جید ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الأَذَانِ

﴿اَذان کے بعد دعا کا بیان﴾

١/١٨٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ١/٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب مايقول إذا سمع المؤذن، ١/١٤٤، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/٢٥، الرقم: ٦٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥١٠، الرقم: ١٦٤٢، ٦/١٦، الرقم: ٩٨٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٥٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢١٨، الرقم: ٤١٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٨٨، ٥٩٠، الرقم: ١٦٩٠، ١٦٩٢۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ سو جس نے اس (مقام) وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۸۵. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے ربّ! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۳۷، الرقم: ۱٤٦٥۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/٦۹، الرقم: ۱۹٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۸۸، الرقم: ۹٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۱٦، الرقم: ۳۹٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۳۳۲، والصنعاني في سبل السلام، ۱/۱۳۱۔

طرح راضی ہو کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔) تو اللہ تعالیٰ (اس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرما لیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٣/١٨٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هٰذَا عِنْدَ النِّدَاءِ جَعَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمِيْنُ وَوَثَّقَهُ دُحَيْمٌ وَأَبُوْ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ، اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تو اپنے بندے اور رسول حضرت محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت عطا فرمائے گا۔‘‘

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٧٩، الرقم: ٣٦٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٣۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں صدقہ بن عبد اللہ السمین راوی ہے جسے امام دحیم، ابو حاتم اور احمد بن صالح المصری سب نے ثقہ قرار دیا ہے۔

١٨٧/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ حِيْنَ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تو محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے روز ان کا اجر عطا فرما۔) تو (قیامت کے دن) وہ شخص حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔''

اسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨٨/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا

٤: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/١٥٣، الرقم: ٤٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٣٦٥، وأيضًا، ٦/٩٧، الرقم: ٢٩٧٧١، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/٣٦٩، الرقم: ٣٦٣، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ١٠/١١٣۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، وابن راهويه في ــ

عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ، وَاسْأَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا: وَمَا الْوَسِيْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِيْهِ دَاوُدُ بْنُ عُلْبَةَ..... وَوَثَّقَهُ ابْنُ نُمَيْرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے اور اسے صرف ایک شخص ہی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں داود بن علبہ نامی راوی ہے..... اسے امام ابن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٦/١٨٩. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِكُمْ، وَاطْلُبُوْا لِيَ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّ وَسِيْلَتِي عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةٌ لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

..... المسند، ١/٣١٥، الرقم: ٢٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والحارث في المسند، ٢/٩٦٢، الرقم: ١٠٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٤۔

٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/٣٨١، الرقم: ٧٨١٢، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٨۔

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کے لئے باعث مغفرت ہے، اور (مجھ پر درود بھیجنے کے علاوہ) اللہ تعالیٰ سے میرے لئے بلندی درجات (یعنی مزید تقرب الٰہی) اور مقام وسیلہ کی دعا بھی مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا مقام وسیلہ (تمہارے حق میں) مقام شفاعت ہے۔‘‘ اسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ

﴿مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ o (الأعراف، ٧:٣١)

''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا o''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/١٩٠. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ١/٤٩٤، الرقم: ٧١٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، —

أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

قَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ کِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ.

وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ نُدْبًا مُؤَکَّدًا أَوْ وُجُوْبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّکْرِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

’’حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو زُرعہ نے فرمایا: حضرت ابو

..... والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، وأبو عوانة في المسند، ١/٤١٤، والحاکم في شعار أصحاب الحديث، ١/٥٩، الرقم: ٧٦، والطبراني في الدعاء، ١/١٥٠، الرقم: ٤٢٦، والبيهقي في السنن الکبرى، ٢/٤٤١-٤٤٢، الرقم: ٤١١٥، ٤١١٧، وأيضًا في السنن الصغرى، ١/٣٠٢، الرقم: ٥٠٨-٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٠١، الرقم: ١١٨٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٣٦، والرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩-

حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات اصح (صحیح تر) ہوتی ہیں۔

اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے استحباباً، تاکیداً اور وجوباً، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔

٢/١٩١. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ فَاطِمَةَ سلام الله عليها حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٣/١٩٢. وفي رواية: يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ

٢ـ٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد، ٢/١٢٧، الرقم: ٣١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٣، الرقم: ٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٢، وأيضًا، ٦/٩٦، الرقم: ٢٩٧٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٢٥، الرقم: ١٦٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٢ـ٢٨٣، الرقم: ٢٦٤٥٩ـ٢٦٤٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٢١، ١٩٩، الرقم: ٦٧٥٤، ٦٨٢٢، وأيضًا في المعجم، ١/٥٤، الرقم: ٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٢٤، الرقم: ١٠٤٤، وأيضًا في الدعاء، ١/١٥٠، الرقم: ٤٢٣ـ٤٢٦، —

..... فذكر الحديث نحوه. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٩٣/٤. وفي رواية: قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ..... وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ..... فذكر الحديث بنحوه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٩٤/٥. وفي رواية: قَالَتْ: قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى فِي الْمُعْجَمِ.

’’حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدۃ کائنات فاطمہ الکبری سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھتے اور اس کے بعد (تعلیمِ اُمت کے لئے) یہ دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور

..... وابن راهويه في المسند، ٤/٥، الرقم: ٢٠٩٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٣٠٩ـ٣١٠، الرقم: ٥٥٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،٥٨/٢٠٦، ٧٠/١٣، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/١٠٥، الرقم: ١٩٥ـ ١٩٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩/٤١، والمِزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٥٧، وابن عدي في الكامل، ٢/٣٧٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/١٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٩٥، ٥١٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٢٠٦ـ

مسجد سے باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور پھر (تعلیمِ اُمت کے لئے) یوں دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِکَ﴾ (اے میرے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَی رَسُوْلِ اللهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو۔.....) اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے ..... اور اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے..... اس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔‘‘ اسے امام احمد، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: آپ ﷺ یوں فرماتے: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِکَ﴾ (اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے کھول دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی نے ’المعجم‘ میں روایت کیا ہے۔

١٩٥/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وفي رواية: وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ (اپنے) نبی (ﷺ) کی خدمت

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد،١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩١٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/١٥٩، الرقم: ٤٧٠، وابن خزيمة في الصحيح،١/٢٣١، الرقم: ٤٥٢، ٤/٢١٠، الرقم: ٢٧٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٥-٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٧، ٢٠٥٠، والحاكم في المستدرك،١/٣٢٥، الرقم: ٧٤٧، والطبراني في الدعاء،١/١٥١، الرقم: ٤٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤١، الرقم: ٤١١٩، وابن السني في عمل اليوم والليلة،١/١٧٨، الرقم: ٩٠-٩١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٠٩، الرقم: ٥٥٨، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٩٧، الرقم: ٢٩٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٩٥-

میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا)۔'' اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ (سلام عرض کرنے کے بعد) کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

٧/١٩٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، احْفَظْ مِنِّي اثْنَتَيْنِ أُوْصِيْکَ بِهِمَا إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. وَإِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا دخل المسجد،٦/٢٧، الرقم: ٩٩١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١٧٨، الرقم: ٩١۔

اے ابوہریرہ! مجھ سے دو چیزیں جن کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں، یاد کر لو، جب تم مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٨/١٩٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ خَيْرٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ قَدِمَ كَعْبٌ رضي الله عنه فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَاعَةً فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. قَالَ كَعْبٌ رضي الله عنه: صَدَقَ وَالَّذِي أَكْرَمَهُ وَإِنِّي قَائِلٌ لَکَ اثْنَتَيْنِ فَلَا تَنْسَهُمَا: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ ابْنُ السُّنِّيِّ: وَفِيْهِ ابْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور

٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩٢٠، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١٧٩، الرقم: ٩٢۔

نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا کرتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ انہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلنے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔

٩/١٩٨. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت محمد بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب کبھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے:

٩-١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ما يقول الرجل إذا دخل المسجدا وما يقول إذا خرج، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٦-٣٤١٨.

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی ان کا مستقل یہ معمول تھا)۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٩٩. وفي رواية: عَنْ عَلْقَمَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ کَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِکَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''اور ایک روایت میں حضرت علقمہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِکَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں)۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١١/٢٠٠. وفي رواية: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رضی الله عنه کَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ وَإِذَا دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''اور ایک روایت میں حضرت ابراہیم رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ﴿بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔) اور جب

کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ (آپ پر سلامتی ہو)۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(البقرة، ٢:١٨٦)

''اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں○''

٢. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ○

(الم نشرح، ٩٤: ٧-٨)

''پس جب آپ (تعلیمِ اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگیِ فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و دعا میں خوب) محنت فرمایا کریں○ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٠١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے)۔"

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢/٢٠٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ سَعْدٌ رضي الله عنه يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُوْلُ:

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٩)، ٥/٥٢٦، الرقم:٣٤٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٢٤، الرقم: ٣٩٤٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٠، الرقم: ٣٤٢٨، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٤٥٤، الرقم:٨٠٣، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٧٧، الرقم:٨٣٩، ٨٤٠۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسّير، باب ما يتعوّذ من الجُبن، ٣/١٠٣٨، الرقم: ٢٦٦٧، وأيضًا في كتاب الدعوات، ـــ

إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُصْعَبًا رضي الله عنه فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن میمون الْأَوْدِي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی یوں تعلیم دیا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے (یعنی بڑھاپے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔‘‘

یہ حدیث امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے

..... باب التعوّذ من عذاب القبر، ٥/٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النّبي ﷺ وتعوذه في دبر كل صلاة، ٥/٥٦٢، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من العجل، ٨/٢٦٧، الرقم: ٥٤٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٨، الرقم: ٢٩١٣٠۔

اسے حسن صحیح کہا ہے۔

٣/٢٠٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ: أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وقال الإمام التّرمذي: وَفِي الْبَاب عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ، قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته،١/٤١٤، الرقم: ٥٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ٢/٩٥،٩٦، الرقم: ٢٩٨،٢٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم،١/٢٩٨، الرقم: ٩٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف،١/٢٦٨، الرقم: ٣٠٨٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٤٠٥، الرقم: ٥٠١١، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٣٦، الرقم: ٨١٢، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٢/١٨٩، الرقم:١٣١٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٥٢۔

يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ کَانَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے جلالت و بزرگی کے مالک! تو پاک ہے) پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذّاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔‘‘

٢٠٤/٤. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي**

٤-٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا انتبه بالليل، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٥، ٥٢٨-٥٢٩، الرقم: ٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: منه (٣٠)، ٥/٤٨٢، الرقم: ٣٤١٩، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب الدعاء في السجود، ٢/٢١٨، الرقم: ١١٢١، و أيضًا في السنن الكبرى، ١/١٦١، ٢٣٧، الرقم: ٣٩٧، ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٤، ٣٤٣، الرقم: ٢٥٦٧، ٣١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٣٦٢، الرقم: ٢٦٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٠٣، الرقم: ٣٨٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٢٠، الرقم: ٢٥٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٢٠، —

سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُورًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سراپائے) نور بنا دے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٠٥/٥. وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

..... الرقم: ١٢١٩١، وأيضًا في المعجم الأوسط،١/١٧، الرقم: ٣٨، وأيضًا في كتاب الدعاء،١/٢٤٣، الرقم:٧٦١، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، إسناده صحيح، ١/٤٢١، الرقم: ٣٨٥، وابن إسحاق في شعار أصحاب الحديث، ١/٦٠، الرقم: ٧٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٤٦، الرقم: ٦٤٢۔

’’ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے عظیم نور کر دے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٠٦. وفي رواية عنه: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي، وَنُوْرًا فِي قَبْرِي، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي، وَنُوْرًا فِي سَمْعِي، وَنُوْرًا فِي بَصَرِي، وَنُوْرًا فِي شَعْرِي، وَنُوْرًا فِي بَشَرِي، وَنُوْرًا فِي لَحْمِي، وَنُوْرًا فِي دَمِي، وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللّٰهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَأَعْطِنِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا ..... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے، نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لئے عظیم نور کر دے۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔‘‘

اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٧/٢٠٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وقال العسقلاني في ’الفتح‘: وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ هَلْ كَانَ ﷺ يَقُوْلُهُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب التعوّذ من عذاب القبر، ١/٤٦٣، الرقم: ١٣١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ١/٤١٢، الرقم: (١٣٠) ٥٨٨، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الدعوات، باب في الاستعاذة، ٥/٥٨٢، الرقم: ٣٦٠٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، ١/٢٥٨-٢٥٩، الرقم: ٩٨٣-٩٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب التعوّذ من عذاب القبر، ٤/١٠٣، الرقم: ٢٠٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٩-

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. وفي رواية له: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الخ. وَيُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِحَمْلِ الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ السَّلَامِ لِأَنَّ مَخْرَجَ الطَّرِيْقَيْنِ وَاحِدٌ وَأَوْرَدَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ بِلَفْظِ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا ظَاهِرٌ فِي أَنَّهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ذَالِکَ قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَهُ.(١)

''اور امام عسقلانی نے 'فتح الباری' میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، سو امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

(١) قاله العسقلاني في فتح الباري، ١١/١٩٨، ونحوه الصنعاني في سبل السلام، ٤/٣٢٣۔

مَا قَدَّمْتُ ..... الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دعا فرماتے)۔ اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ یہ سلام کے بعد ہے، اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔''

٨/٢٠٨. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الدعاء قبل السلام، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٩٩، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء في الصلاة، ٥/٢٣٣١، الرقم: ٥٩٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٧)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣١، وقال: هذا حديث حسن، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/٥٣، الرقم: ١٣٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦١، الرقم: ٣٨٣٥۔

اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٩/٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ ..... وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا ..... اور مجھ سے

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٦، ٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ١٠٩، الرقم: ٢١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٨، الرقم: ١٩٣٢.

فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے)۔‘‘

اسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠/٢١٠. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ. وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِي ’نَتَائِجِ الْأَفْکَارِ‘.

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٣) منه، ٥/٤٧٦، الرقم: ٣٤٠٧، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ٣/٥٤، الرقم: ١٣٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٥، الرقم: ١٧١٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٦، الرقم: ٢٩٣٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣١٠، الرقم: ١٩٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢٩٤، الرقم: ٧١٧٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٠٠، الرقم: ٦٢٦، والعسقلاني في نتائج الأفكار، ٣/٧٤۔

’’حضرت شداد بن اَوس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَأَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ﴾ (اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ابن حجر نے بھی ’نتائج الأفکار‘ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

۱۱/۲۱۱. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا

۱۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۲/۸٦، الرقم: ۱۵۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/۳۲، الرقم: ۹۹۳۷، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ۱/۱۸۷، الرقم: ۱۰۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ۲٤٤، الرقم: ۲۲۱۷۲، والبزار في المسند، ۷/ ۱۰٤، الرقم: ۲٦٦۱، وابن حبان في الصحيح، ٥/۳٦٥، الرقم: ۲۰۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/٦۰، الرقم: ۱۱۰، والحاكم في المستدرك، ۱/٤۰۷، الرقم: ۱۰۱۰۔

رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا، وَاللهِ، أُحِبُّکَ. قَالَ: أُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ،

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ (اے اللہ! تیرا ذکر، تیرا شکر اور احسن طریقے سے تیری عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔‘‘

اسے امام ابو داود، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔

۱۲/۲۱۲. عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّی بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُکْنَی أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ۱/۲٦٤، الرقم: ۱۰۰۷، والحاكم في المستدرك، ۱/٤۰۳، الرقم: ۹۹٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۳۱٦، الرقم: ۲۰۸۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/۳۹٥، الرقم: ٦۷٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ۲/۱۹۰، الرقم: ۲۸٦۷۔

قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمِنْكَبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا کر دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ تو جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے

کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٣/٢١٣. عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ وَأَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ(١) مُعَاذٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ١/٢١٠، الرقم: ٧٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٠، وأيضًا في كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ٢/١٢٦٤، الرقم:٣٨٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧٤، الرقم: ١٥٣٩٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥٨، الرقم: ٧٢٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٤٩، الرقم: ٨٦٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٢٨٢، الرقم: ٤٦٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/١١٢، الرقم: ٣٣٥۔

(١) قال ابن خزيمة: قال أبو بكر: الدندنة: الكلام الذي لا يفهم۔

پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

١٤/٢١٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ٢/٨٣، الرقم: ١٥٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٤، ١٠٢، الرقم: ٧٢٩، ٨٠٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥٨، ٣٦٦، الرقم: ٧٢٣-٧٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٧، الرقم: ١٩٦٦، ٢٠٢٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٢، الرقم: ١٥٢، والبزار في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٥٣٦، والدارقطني في السنن، ١/٢٩٦، الرقم: ١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٢، ١٨٥، الرقم: ٢١٧٢، ٢٨٤٢-

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اِسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے (سب بخش دے۔) تو آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، اَحمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢١٥/١٥. عَنْ أَبِي مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبً (الْأَحْبَارَ) ﷺ حَلَفَ لَهُ بِاللهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى عليه السلام إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللهِ عليه السلام كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) ﷺ نے

١٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء وعند الانصراف من الصلاة، ٣/٧٣، الرقم: ١٣٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤٠٠، الرقم: ١٢٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٦٦، الرقم: ٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣٣، الرقم: ٧٢٩٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٦٥، الرقم: ٥٩۔

حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے انتقام سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری ہر طرح کی گرفت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔) مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٦/٢١٦. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضي الله عنهما صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ[1] الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَّا عَلَى ذَالِکَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ

(١) الإيجاز: التخفيف

١٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب: (٦٢) نوع آخر، ٣/٥٤، الرقم: ١٣٠٥، ١٣٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٨، الرقم: ــ

سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ(١) فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ(٢)، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رِجَالُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ.

..... ١٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٤، الرقم: ١٨٣٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٥، الرقم: ٢٩٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٠٤، الرقم: ١٩٧١، والبزار في المسند، ٤/٢٢٨-٢٣٠، الرقم: ١٣٩٢-١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٥، الرقم: ١٩٢٣، والطبراني في الدعاء،١/١٩٩، الرقم: ٦٢٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٣٣-

(١) القصد: التوسط في الأمور بلا إفراط أو تفريط

(٢) ينفد: ينتهي-

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری وہ قدرت، جو تجھے مخلوقات پر ہے، کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں۔ تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر و غناء ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار

ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام شوکانی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

١٧/٢١٧. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، رزقِ حلال اور عملِ مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/٢١٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ

١٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣١، الرقم: ٩٩٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٤، الرقم: ٢٦٥٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٥۔

١٨: أخرجه ابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٢، الرقم: ١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/٣٨٣، والديلمي في مسند ـــ

كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندۂ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي، وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ذمۂ کرم پر لے لیتا ہے کہ اُس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

..... الفردوس، ١/ ٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢/ ١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٢/ ١٧١۔

١٩/٢١٩. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

’’حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٦٥، الرقم: ٦١٠، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٣٦٢، الرقم: ٤٤٤٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤/١٢٥، الرقم: ٣٨٧٥، ٨/٢٢٧، الرقم: ٧٨٩٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٢٢، الرقم: ٥٩٤٢، وابن السُّنّي في عمل اليوم والليلة، ١/٤٥، الرقم: ١١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥۔

٢٠/٢٢٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الدَّعَوَاتِ لَا يَزِيْدُ فِيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور طاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے)۔‘‘

اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٠٠، ٢٥١، الرقم: ٧٨١١، ٧٩٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٢، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الزبير بن خريق وهو ثقة، والقزويني في التدوين، ٣/٢٥٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٧٠۔

رجال ثقات ہیں۔

٢١/٢٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ مَقَامِي بَيْنَ کَتِفَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَکَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِي رِضْوَانَکَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلَ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ سو جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِي رِضْوَانَکَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلَ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاکَ﴾ (اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن السنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّهُ کَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٥٧، الرقم: ٩٤١١، وابن السُّني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٦، الرقم: ١٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٠، الرقم:١٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٠۔

٢٢-٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ١/٢٦٩، ٢٧٠، الرقم: ٣٠٩٨-٣٠٩٩، ٣١٠١۔

وَأَسْأَلُکَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے مجھے اس سے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو)۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٢٣. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ سَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔'' اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٢٤. وفي رواية: عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ ﷺ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ﷺ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں)۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٢٥. وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَاسْأَلِ اللهَ وَارْغَبْ إِلَيْهِ.

ذَکَرَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالْبَيْضَاوِيُّ.

''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد

٢٥: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٣/٢٣٦، والسّيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٥١، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ٥/٥٠٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٣، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩/١٦٦، والآلوسي في روح المعاني، ٣٠/١٧٢۔

یہ ہے: ''اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں تو دعا میں مشغول ہوجایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔''

اسے امام ابن جریر طبری، سیوطی اور بیضاوی نے ذکر کیا ہے۔

٢٦/٢٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلَاةِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلَى الدُّعَاءِ ﴿وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧-٨] فِي الْمَسْأَلَةِ. ذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الذِّکْرِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہوجائیں ﴿وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔''

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا اور فرمایا: امام ابن ابی الدنیا نے اسے اپنی کتاب 'الذکر' میں روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٢٧. وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِکَ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ. ذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْجَصَّاصُ.

''امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے

٢٦: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٥١، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٣۔

٢٧: أخرجه السّيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٥٢، والجصاص في أحكام القرآن، ٥/٣٧٣، والنحاس في الناسخ والمنسوخ، ١/٧٧٣۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔‘‘

اسے امام سیوطی اور جصاص نے ذکر کیا ہے۔

٢٨/٢٢٨. عَنْ قَتَادَةَ وَالضَّحَّاکِ وَمُقَاتِلٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَی: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ أَي إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ فَانْصَبْ إِلَی رَبِّکَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسَأَلَةِ يُعْطِکَ.

رَوَاهُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت قتادہ، ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔‘‘

اسے امام فخر الدین رازی، بغوی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الرازي في التفسير الكبير، ٨/٣٢، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٣/٤، والسّيوطي في الدر المنثور، ٥٥/٨، والسمعاني في تفسيره، ٢٥٢/٦، وابن الجوزي في زاد المسير، ١٦٦/٩، والشوكاني في فتح القدير، ٤٦٢/٥۔

بَابٌ فِي الأَذْکَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد کے اَذکار کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِکُمْ.

(النساء، ٤: ١٠٣)

''پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔''

٢. وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِيْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○''

٣. وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِيْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٤٥)

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○''

٤. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ (الرعد، ١٣: ٢٨)

''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں،

جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے o‘‘

٥. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا o

(الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو o‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٢٩. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية لمسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے تھے اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٠٨، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ٥/٢٣٣٢، الرقم: ٥٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩٣، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ٢/٩٦، الرقم: ٢٩٩ـ

کے بعد جب سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے تھے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد (یہ کلمات ادا) فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۳۰. عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: کَتَبَ مُعَاوِيَةُ رضی الله عنه إِلَى الْمُغِيْرَةِ رضی الله عنه: اُکْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب لا مانع لما أعطى الله، ۶/۲۴۳۹، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسّنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ۶/۲۶۵۹، الرقم:۶۸۶۲، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته،۱/۴۱۵، الرقم: (۱۳۷-۱۳۸)۵۹۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذ أسلم، ۲/۸۲، الرقم:۱۵۰۵، والنسائي في السن، كتاب السهو، باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ۳/۷۰، الرقم: ۱۳۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۴۷، الرقم: ۱۸۱۸۳، وابن أبي شيبة في المصنف،۱/۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۶۔

الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: (وفي رواية:) كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَالِکَ الْقَوْلِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ورّاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ شے لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھوایا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنا اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جُرَیج نے فرمایا: مجھے حضرت عبدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام) ورّاد نے بھی ایسے ہی بتایا تھا، پھر میں یہ پیغام لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق نماز کے بعد یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٣١. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى ..... فذكر الحديث.

''حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٢، الرقم: ١٥٠٦، ١٥٠٧، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ٣/٧٠، الرقم: ١٣٤٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٩٨، الرقم: ١٢٦٣، ٦/٣٨، الرقم: ٩٩٥٦، والشافعي في المسند، ١/٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤، الرقم: ١٦١٥٠۔

نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، سب نعمتیں اسی کی ہیں اور سب فضیلتیں اور تمام اچھی تعریفیں اسی کی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں) اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضور نبی اکرم ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔''

٢٣٢/٤. عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوْا، بِذَالِکَ، إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب میں اس ذکر

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٢٨٨، الرقم: ٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٤١٠، الرقم: (١٢٢) ٥٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٤٥، الرقم: ٣٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٧، الرقم: ٣٤٧٨۔

کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣٣/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔‘‘ یہ روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٣٤/٦. وفي رواية لِمُسْلِمٍ عَنْهُ: قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

٥-٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة،١/ ٤١٠، الرقم: (١٢٠، ١٢١) ٥٨٣، والشافعي في المسند،١/ ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم: ١٩٣٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٢١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦١٠، الرقم: ٢٢٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٧٩، الرقم:٢٣٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٢٤، الرقم: ١٢٢٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٤، الرقم: ٢٨٣٧، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٢/١٨٣، الرقم: ١٢٩٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٢٦، الرقم: ٨٠٦، وابن حزم في المحلى، ٤/٢٦٠، الرقم: ٥٠٦، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٨٢۔

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔‘‘

قال النَّوَوِي في شرحه: إِنَّ ذِكْرَ اللِّسَانِ مَعَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ أَفْضَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَحْدَهُ.(١)

’’امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔‘‘

٧/٢٣٥. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ [الصافات، ٣٧: ١٨١]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور

(١) ذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٦/١٧۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، ٩٦/٢، الرقم: ٢٩٩، والطبراني في الدعاء، ٢٠٧/١، الرقم: ٦٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٣/١٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١٤١/٧۔

(تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) کے پڑھنے سے جان لیتے تھے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

٨/٢٣٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے کہا: بخدا کیا تم

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٥، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب كيف يستحلف الحاكم، ٨/ ٢٤٩، الرقم: ٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨١، الرقم: ٧٣٨٧۔

صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم صرف اِسی مقصد سے یہاں بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخدا! ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٣٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر میں

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الدفن بالليل، ٣/٢٠١، الرقم: ٣١٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٣، الرقم: ١٣٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٢، الرقم: ١٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١، الرقم: ٣٧٠١.

کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی اس کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ کیونکہ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣٨/١٠. **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيْثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ٢/ ٣٧، الرقم: ١٣٢٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٨٩، الرقم: ١١٦١، وابن حبان في الصحيح، ٣/٦، الرقم: ٧٣٣، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٤، الرقم: ١١٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨١، الرقم: ٧٢١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١، الرقم: ٤٤٧٦۔

نکلے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (رب) کو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے راوی) امام حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٣٩/١١. **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهٰذَا الإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾ کہتے

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب ما يقول إذا فرغ من وتره، ٦/١٨٤، الرقم: ١٠٥٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٦، الرقم: ١٥٣٩٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٦، الرقم: ١٠٠٩۔

اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٤٠/١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَالِکَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف رضاء الٰہی کا حصول ہو تو آسمان سے ایک منادی انہیں ندا کرتا ہے کہ کھڑے

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، وأيضًا في الزهد، ١/ ٢٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٦٠، الرقم:٢٩٤٧٧، وأيضًا، ٧/ ٢٤٤، الرقم: ٣٥٧١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، وأيضًا في المعجم الكبير، ٦/ ٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٤٠١، ٤٥٤، الرقم:٥٣٤، ٦٩٤ ـ ٦٩٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٣٤ ـ ٢٣٦، الرقم: ٢٦٧٥-٢٦٧٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٠، الرقم:٢٣٢٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ١٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٦ـ

ہو جاؤ اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ بے شک تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ جبکہ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٣/٢٤١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَأَحَدُهُمَا حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن جمع ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٦، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، والطبراني في الدعاء، ١/٥٢٧-٥٢٨، الرقم: ١٨٨٨-١٨٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦-

مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے لوگ۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد نے اسے دو اسناد سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

٢٤٢/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ. فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ. وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٨، الرقم: ٥٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧١، الرقم: ٨٨٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٥٩، الرقم: ٢٠١٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٤٥، الرقم: ٦٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٨٧، الرقم: ٢٨٤٨، وابن القيم في الوابل الصيب/١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠١۔

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٤٣/١٥. وفي رواية: **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا صَلَّيْتُمْ صَلَاةَ الْفَرْضِ لَا تُعْتِقُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ رَقَبَةً فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا طَاقَةٌ ذَالِکَ فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَرْضَ فَقُوْلُوْا فِي عَقْبِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً. رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ.**

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو (کیا تم نہیں چاہتے کہ) ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں رکھتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لئے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے۔‘‘ اسے امام قزوینی نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار القزوين، ٢/١١٨۔

١٦/٢٤٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: کَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال واکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٧/٢٤٥. عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رضي الله عنه فَسَمِعَهُ حِيْنَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ ثُمَّ صَلَّى إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما حِيْنَ سَلَّمَ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩١۔

١٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا انتهى إلى قوم فجلس إليهم، ٦/٩٨، الرقم: ١٠١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٣٩، الرقم: ١٣٢٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢۔

مِثْلَ ذَالِکَ فَضَحِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَضْحَکَکَ؟ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قُلْتَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَالِکَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی اور انہیں بھی یہی دعا مانگتے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی پڑھتے ہوئے سنا جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٨/٢٤٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: کَانُوْا يُحِبُّوْنَ (وفي رواية: کَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ) إِذَا قَضَى الرَّجُلُ الصَّلَاةَ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ.

١٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٦٧/٨، الرقم: ٤٧٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٢/١٠۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام ﷺ) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اور اے بزرگی و اکرام والے ربّ! تو برکت والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٩/٢٤٧. وفي رواية: عَنْ صُهَيْبِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُنَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مِثْلَ الَّذِي تَقُوْلُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ يَقُوْلُهُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز

١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف،١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضًا، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦١، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٢١٩، الرقم: (١) ٥٣٤ـ

پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٤٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢٤٩. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٦، الرقم: ١٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٩، الرقم: ١٠٢٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٤، ٣٩٧، الرقم: ٣٧٤٤، ٣٧٦٩ـ٣٧٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٥٩، الرقم: ١٠٣١٧، والشاشي في المسند، ٢/١٣٨، الرقم: ٦٧٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٤٨ـ

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف، ٥/٥٦٨، الرقم: ٣٥٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٢٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٦٤، الرقم: ٧٧٣٨، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٩١، الرقم: ٨٣٩، —

مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ زَيْدٍ ﷺ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

وَزَادَ ابْنُ السُّنِّيِّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْضًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ مَوْقُوْفًا: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب (اپنے گناہوں سے نادم ہو

..... وأيضًا في المعجم الكبير، ٨٩/٥، الرقم: ٤٦٧٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٣٦/٢، الرقم: ٣١٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٧/٦، الرقم: ٢٩٤٤٩، ٢٩٤٥٠، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٢٠، الرقم: ١٣٧، والحاكم في المستدرك، ٦٩٢/١، الرقم: ١٨٨٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٣٠٨/٢، ٣٠٩، الرقم: ٣٥٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣١٠/٢، الرقم: ٢٥٠٩، والمقدسي في فضائل الأعمال، ٣٢/١، الرقم: ١٢١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٥٢٢/١، الرقم: ١٠١٤۔

کر) رجوع کرتا ہوں۔) تو اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔''

اسے امام ترمذی، ابو داود اور بخاری نے 'التاريخ الكبير' میں روایت کیا علاوہ ازیں اسے امام طبرانی نے بھی روایت کیا یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ امام حاکم نے بھی اسے 'المستدرك' میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

امام ابن السنی اور امام عبدالرزاق نے بھی اسے موقوفاً حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے اس اضافے کے ساتھ روایت کیا: ''جس نے (ہر نماز کے بعد) تین مرتبہ مذکورہ بالا کلمات ادا کئے تو اللہ تعالیٰ اس کے (تمام) گناہ مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے ہی فرار ہوا ہو۔''

٢٢/٢٥٠. عَنْ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. حَتَّى بَلَغَ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد (یہ دعا) فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔'' اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣١، الرقم: ٩٩٣١۔

٢٣/٢٥١. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) بار **سبحان اللہ**، تینتیس (۳۳) بار **الحمد للہ** اور چونتیس (۳۴) بار **اللہ اکبر** (پڑھنا) بھی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤/٢٥٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب الدعوت، باب: (٢٥) منه، ٥/٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/٧٥، الرقم: ١٣٤٩۔

٢٤: أخرجه أبو نعيم في مسند أبي حنيفة، ١/١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٥) منه، ٥/٤٧٨، الرقم: ٣٤١٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٤/٣١٦، الرقم: ٥٠٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، —

يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَالِکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِکَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَکُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهُ وَيَأْتِيْهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَکِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس دفعہ اَللهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ چونتیس دفعہ اَللهُ اَکْبَرُ پڑھے جبکہ سونے لگے اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ

..... باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٩، الرقم: ٩٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٣، الرقم: ١٠٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٤، الرقم: ٦٩١٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٣٣، الرقم: ٣١٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٥٤، الرقم: ٢٠١٢۔

پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب وہ بستر پر جائے چونتیس مرتبہ اَللهُ اَکْبَرُ پڑھے، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلهِ پڑھے اور تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ پڑھے۔ پس یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوحنیفہ، ترمذی، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥/٢٥٣. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ

٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٥) منه، ٤٧٩/٥، الرقم: ٣٤١٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح، ٧٦/٣، الرقم: ١٣٥٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤٠١/١، الرقم: ١٢٧٣، وأيضًا، ٤٧/٦، الرقم: ٩٩٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٤/٥، ١٩٠، الرقم: ٢١٦٤٠، ٢١٧٠٢، والدارمي في السنن، ٣٦٠/١، الرقم: ١٣٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٧٠/١، الرقم:٧٥٢، وابن حبان في الصحيح، ٣٦٠/٥، الرقم: ٢٠١٧، وابن المبارك في الزهد، ٤٠٧/١، الرقم: ١١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣٨٣/١، الرقم: ٩٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٥/٥، الرقم: ٤٨٩٨، وأيضًا في الدعاء، ٢٣٢/١، الرقم: ٧٣١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ٢٤/١، الرقم: ٨٤۔

صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **تسبیح** (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ **تحمید** (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ **تکبیر** (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تھلیل (یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٦/٢٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَعَشْرَ تَكْبِيْرَاتٍ وَعَشْرَ تَحْمِيْدَاتٍ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمَائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يُصِيْبُ فِي يَوْمٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ایک سو پچاس اور میزان میں پندرہ سو ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

٢٧/٢٥٥. عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا يَمْنَعُ

٢٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٧٥، الرقم: ٧٤٨٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٤٣۔

٢٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات،٦/٤٦، الرقم: ٩٩٨١،—

أَحَدَكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُكَبِّرَ عَشْرًا وَيَحْمَدَ عَشْرًا فَذَالِکَ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٍ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَوٰى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَذَالِکَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ بِالْمِيْزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سبحان اللہ**، دس مرتبہ **اللہ اکبر** اور دس مرتبہ **الحمد للہ** پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو مرتبہ زبان پر اور میزان میں ڈیڑھ ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر تینتیس مرتبہ **سبحان اللہ**، تینتیس مرتبہ **الحمد للہ** اور چونتیس مرتبہ **اللہ اکبر** کہتا ہے تو یہ زبان پر سو مرتبہ اور میزان میں ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہیں۔ سو تم میں سے کون ہے جو دن رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٢٥٦. **عَنْ أُمِّ مَالِکٍ الْأَنْصَارِيَّةِ جَاءَتْ أُمُّ مَالِکٍ رضي الله عنها**

..... والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/٢١٦، الرقم: ٧١٨٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٥٥١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٤٨، والعيني في عمدة القاري، ٦/١٣١۔

٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا ﷺ، ٦/٣٢٢، الرقم: ٣١٧٦٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/١٧٧، الرقم: ٣٤٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٤٥، الرقم: ٣٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٩، —

بِعَكَّةِ سَمَنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِـلَالًا فَعَصَرَهَا ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوْءَةٌ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنَزَلَ فِيَّ شَيءٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَمَا ذَاکَ يَا أُمَّ مَالِکٍ، قَالَتْ: رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَتِي قَالَ: فَدَعَا بِـلَالًا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَنِيْئًا لَکِ يَا أُمَّ مَالِکٍ هَذِهِ بَرَکَةٌ عَجَّلَ اللهُ ثَوَابَهَا ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا، وَاللهُ أَکْبَرُ عَشْرًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ ثِقَةٌ ..... وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اُمّ مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت اُمّ مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے اُمّ مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس

..... وأيضًا، ١٠/ ١٠٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٩٥٦، الرقم: ٤٢٠٦، والعسقلاني في الإصابة، ٨/ ٢٩٨، والعيني في عمدة القاري، ٦/ ١٣١۔

بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سبحان اللہ**، دس مرتبہ **الحمد للہ**، اور دس مرتبہ **اللہ اکبر** پڑھا کریں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں ..... اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٩/٢٥٧. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَجِدُ بِالْقِرَبِ قَالَتْ: وَأَنَا وَاللهِ إِنِّي أَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا فَقَالَ لَهَا: ائْتِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكِ خَادِمًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَتَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لِأُخْدِمُكُمَا خَادِمًا وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ فَإِنَ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ: تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا

٢٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما يقال في دبر الصلوات، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٣، الرقم: ١٠٦٥٠، والبزار في المسند، ٣/١٠۔

بَعْدَ قَالَ لَهُ ابْنُ الْکُوَاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضی الله عنه: قَاتَلَکُمُ اللهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ وَلَا لَيْلَةَ الصِّفِّيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی الله عنه نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی (مگر شرم و حیا کی وجہ سے کچھ عرض کئے بغیر ہی لوٹ آئیں)، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتا تا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سبحان اللہ**، تینتیس مرتبہ **الحمد للہ**، اور چونتیس مرتبہ **اللہ اکبر** پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اَذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اَذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی الله عنه نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٢٥٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣١/٢٥٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في المعوّذتين، ٥/١٧١، الرقم: ٢٩٠٣، وأبو داود، في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٦، الرقم: ١٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الأمر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، ٣/٦٨، الرقم: ١٣٣٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٦٨، الرقم: ١٣٣٦، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/٣٨٣، الرقم: ٩٢٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٧٢۔

٣١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣٠، الرقم:٩٩٢٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١١٠، الرقم: ١٢٤، والبيهقي في ـــ

أَنْ يَمُوْتَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ: وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ أَحَدُهَا صَحِيْحٌ، وَقَالَ شَيْخُنَا أَبُو الْحَسَنِ: هُوَ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَصَحَّحَهُ، وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ وَإِسْنَادُهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ جَيِّدٌ أَيْضًا. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ بِأَسَانِيْدَ وَأَحَدُهَا جَيِّدٌ. وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ فِي 'الْوَابِلِ الصَّيِّبِ': وَبَلَغَنِي عَنْ شَيْخِ الإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ: مَا تَرَكْتُهُ عَقِيْبَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا نِسْيَانًا.

''حضرت ابو اُمامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابن السنی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

..... شعب الإيمان، ٢/٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥، وأيضًا نحوه عن علي ﷺ، ٢/٤٥٠، الرقم: ٢٣٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٤، الرقم: ٧٥٣٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/ ٩٢، الرقم: ٨٠٦٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٢١٤، الرقم:٦٧٥، والروياني في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٢٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٩، الرقم:٢٤٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٨٦۔

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے بھی مختلف اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔ (امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابوالحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلاۃ میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے، اور امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اور اس کی سند اس اضافے کے ساتھ بھی جید اور عمدہ ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے 'المعجم الکبیر' اور 'المعجم الأوسط' میں جید اَسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے 'الوابل الصیب' میں فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد اس (آیت الکرسی پڑھنے کا) عمل کبھی جان بوجھ کر ترک نہیں کیا۔

٣٢/٢٦٠. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَلَّالُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔''

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٨٣، الرقم: ٢٧٣٣، وأيضًا في الدعاء، ١/٢١٤، الرقم: ٦٧٤، والخلال في، من فضائل سورة الإخلاص، ١/١٠٥، الرقم: ٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٩، الرقم: ٢٤٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٤٨، وأيضًا، ١٠/١٠٢، والسّيوطي في الدر المنثور، ٢/٦۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، ہیثمی اور سیوطی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٣/٢٦١. وفي رواية أَخْرَجَ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَعْطَاهُ اللهُ قُلُوْبَ الشَّاكِرِيْنَ وَأَعْمَالَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَثَوَابَ النَّبِيِّيْنَ وَبَسَطَ عَلَيْهِ يَمِيْنَهُ بِالرَّحْمَةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ فَيَدْخُلُهَا. ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اَعمال اور اَنبیاء کرام کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنے دائیں دستِ رحمت سے سایہ فگن ہو گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔‘‘

اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٢٦٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

٣٣: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٢/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/١٠٦ـ

٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ٢/٨٣، الرقم: ١٥٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، باب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣٠، الرقم: ٩٩٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، الرقم: ١٩٣١٢، وأبو يعلى في المسند، ـــ

وَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور حضرت سلمان کے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: ﴿ اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا

..... ١٧٨/١٣، الرقم: ٧٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٣٣/١، الرقم: ٦٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٥٠/١، الرقم: ١٨٣٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٣٤١/١، الرقم: ٦٣٣، والسيوطي في الدر المنثور، ١٩٦/٦، والصنعاني في سبل السلام، ١٩٩/١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٥١/٢۔

وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ﴾ (اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ ربّ صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے ربّ! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے ربّ! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٢٦٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ السُّنِّيِّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحَدِ

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٦، ٢٨٩، الرقم: ٢٤٩٩، ٣١٧٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٠٩، الرقم: ٦٥٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٠١، وأيضًا في تاريخ أصبهان، ٢/٦٦، الرقم: ١١٠٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١٠١، الرقم: ١١٢، والواسطي في تاريخ واسط، ١/١٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٠۔

إِسْنَادَي الطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی مبارک پر پھیرتے اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے نیز امام ہیثمی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٦/٢٦٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ [الصافات، ٣٧:١٨٠-١٨٢]. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدِ اكْتَالَ بِالْجَرِيْبِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام)

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢١١، الرقم: ٥١٢٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٢، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٥، الرقم: ٣٤٨٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/١٤١۔

رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے پیمانے کے ساتھ اجر عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٢٦٥. **وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُوْلُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○** [الصافات، ٣٧:١٨١]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○)۔‘‘ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٢٦٦. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ دُبُرَ**

٣٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف،١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٧، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٢٢٧، الرقم: (٥٣٤)٢۔

٣٨: أخرجه ابن السّني في عمل اليوم والليلة، باب نوع آخر، ١/١١٤، الرقم: ١٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٢، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٩/٣٧٥، الرقم: ١٧٣٥، ــ

الصَّلَاةِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَامَ مَغْفُوْرًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِ وَزَادَ: ثَلَاثًا، وَالْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَسَنَدُهُ إِلَى أَبِي الزَّهْرَاءِ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو الزَّهْرَاءِ لَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔) تو وہ (اپنی نشست سے) اٹھنے سے (قبل) بخشا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور ’’تین مرتبہ‘‘ کے لفظ کا اضافہ کیا، اور امام بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا اور مذکورہ الفاظ بھی بزار کے ہیں، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے متعلق میں جرح و تعدیل نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

..... والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٣، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٥، الرقم: ٣٤٨٣، وابن حجر في روضة المحدثين، ١١/٣٥١، الرقم: ٥٣٥١۔

٣٩/٢٦٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: ﴿اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ﴾ (اے اللہ! محمد مصطفی ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔‘‘ اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٢٦٨. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○﴾ [ق، ٥٠: ٣٩-٤٠] وَلِهٰذَا جَاءَتِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٧، الرقم: ٧٩٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١١٢، والهندي في كنز العمال، ٢/١٣٤، الرقم: ٣٤٧٩-٣٤٨-

٤٠: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢١٨-

انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ.

’’امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ○﴾ (اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے○ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○) اسی لئے حدیث میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔‘‘

بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

﴿جمعۃ المبارک کے دن حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (الأحزاب، ٣٣:٥٦)

”بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو○“

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٦٩. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ،

١ـ٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، ـــ

قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

٢/٢٧٠. وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

..... وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣، ١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٩، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤٨، الرقم: ٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٠٩، الرقم: ٣٠٢٩، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/٤٩٧، ٢٧٥، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٣٧، الرقم: ٢٢، والوادياشي في تحفة المحتاج، ١/٥٢٤، الرقم: ٦٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٧٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١۔

وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام وادیاشی نے فرمایا: اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شوکانی نے فرمایا: اسے امام ترمذی کے علاوہ اصحاب صحاح نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٧١. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، —

أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہو گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ سو اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے

..... الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٣/١٠، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥١٥/٣، ٤٩٣/٤، والمناوي في فيض القدير، ٨٧/٢، والعجلوني في كشف الخفاء، ١٩٠/١، الرقم: ٥٠١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٠٤/٣۔

بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔ اور امام عجلونی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٢/٤. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٧٣/٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب تفسير سورة الأحزاب، ٤٥٧/٢، الرقم: ٣٥٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١١٠/٣، الرقم: ٣٠٣٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٠٥/٣۔

٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٩/٣، الرقم: ٥٧٩١، وأيضًا في شعب الإيمان، ١١٠/٣، الرقم: ٣٠٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٨/٢، الرقم: ٢٥٨٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١٦٧/١١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣٠٤/٣، والعجلوني في كشف الخفاء، ١٩٠/١۔

عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ كَمَا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو بے شک میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میری امت میں سے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ (قیامت کے روز) مقام و منزلت کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام منذری اور عجلونی نے بھی فرمایا: اسے امام بیہقی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦/٢٧٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوَاطِنَ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللهُ بِذَالِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِي قَبْرِي كَمَا يُدْخَلُ عَلَيْكُمُ

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الجمعة، ٣/١١١، الرقم: ٣٠٣٥، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٧٦، وابن منده في الفوائد، ١/٨٢، الرقم: ٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٤/٣٠١، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٤۔

الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ إِلَى عَشِيْرَتِهِ، فَأُثْبِتُهُ عِنْدِي فِي صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے روز ہر ایک مقام پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں سے دنیا میں سب زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہو گا سو جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔ (ان میں سے) ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے متعلق ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو وہ (تحفہ) درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا نام اور اس کے خاندان کا سلسلۂ نسب بتاتا ہے تو میں یہ ساری معلومات اپنے پاس ایک سفید (اوراق والی) کتاب میں محفوظ کر لیتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام بیہقی، ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٧٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ خَيْرٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ قَدِمَ كَعْبٌ رضي الله عنه فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَاعَةً فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. قَالَ كَعْبٌ رضي الله عنه: صَدَقَ. وَالَّذِي أَكْرَمَهُ وَإِنِّي قَائِلٌ لَکَ اثْنَتَيْنِ فَلَا تَنْسَهُمَا: إِذَا دَخَلْتَ

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩٢٠، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/١٧٩، الرقم: ٩٢، وابن عبد البر في التمهيد، ١٠/٢٧، ٢٨، الرقم: ٦٩، وأيضًا، ٢٣/٤٤۔

الْمَسْجِدَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَقَالَ: وَفِيهِ ابْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن صلاۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ بھی انہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلنے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔''

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔

٨/٢٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨٣، الرقم: ٢٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٦٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧۔

الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الزَّهْرَاءِ، وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھ پر روشن رات اور روشن دن (یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن) درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٧٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَ لَهُ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے وہ درود پل صراط پر نور کا کام دے گا۔ لہٰذا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (٨٠) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی (٨٠) سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٧٨. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَا تَدَعْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَلْفَ مَرَّةٍ تَقُوْلُ:

٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٨، الرقم: ٣٨١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣/١٠٩، الرقم: ٢٨٨٤، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٨٤١، الرقم: ١٩٣٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٢٤٩۔

١٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٣٧، وأيضًا في تاريخ أصبهان، ٢/١٤٢۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (تاکیداً) فرمایا: تم جمعہ کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجنے کا عمل کبھی ترک مت کرنا اور آپ ﷺ کی خدمت میں اس طرح درود بھیجا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ﴾ (اے میرے اللہ! درود بھیج اُمّی لقب نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر)۔‘‘ اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَنْزِلِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ

﴿ گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں ﴾

١. رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○ (الإسراء، ١٧: ٨٠)

''اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی (خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (و خوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرما دے○''

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِکُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط ذٰلِکُمْ خَيْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○

(النور، ٢٤: ٢٧)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم ان سے اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں کو (داخل ہوتے ہی) سلام کہا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر (نصیحت) ہے تاکہ تم (اس کی حکمتوں میں) غور وفکر کرو○''

٣. فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِکُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَيِّبَةً ط کَذٰلِکَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

(النور، ٢٤: ٦١)

’’پھر جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے (گھر والوں) پر سلام کہا کرو (یہ) اللہ کی طرف سے بابرکت پاکیزہ دعا ہے، اس طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لیے واضح فرماتا ہے تاکہ تم (احکامِ شریعت اور آدابِ زندگی کو) سمجھ سکو○‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

۱/۲۷۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشرب وأحكامها، ۳/۱۵۹۸، الرقم: (۱۰۳) ۲۰۱۸، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ۳/۳٤٦، الرقم: ۳۷٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا دخل بيته، ۲/۱۲۷۹، الرقم: ۳۸۸۷، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/۱۷٤، الرقم: ٦۷٥۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳٤٦ الرقم: ۱٤۷۷۱، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۰۰، الرقم:۸۱۹۔

کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے نہ ہی کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ تم نے اپنا ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پا لئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٢٨٠. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور بھلائی کے ساتھ باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ٤/٣٢٥، الرقم: ٥٠٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩٦، الرقم: ٣٤٥٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٤٤٧، الرقم: ١٦٧٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٥٥، الرقم: ٨٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٨٠، الرقم: ١٠٩٥، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٦٢۔

کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔'' اسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٨١. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ﴾ (اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کئے جانے، بہکنے یا بہکائے جانے، ظلم کرنے یا

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ٤/٣٢٥، الرقم: ٥٠٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الضلال، ٨/٢٦٨، ٢٨٥، الرقم: ٥٤٨٦، ٥٥٣٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٥٦، الرقم: ٧٩٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا خرج من بيته، ٢/١٢٧٨، الرقم: ٣٨٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، الرقم: ٢٩٢٠٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٠، الرقم: ١٩٠٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٣٣، الرقم: ١٤٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٢٠، الرقم: ٧٢٦، وأيضًا عن ميمونة رضي الله عنها، ٢٤/٩، الرقم: ١١۔

ظلم کئے جانے اور جاہل بننے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤/٢٨٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ، إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو (اہلِ خانہ کو) سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٢٨٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم إذا دخل بيته، ٥/٥٩، الرقم: ٢٦٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٢٤-١٢٥، الرقم: ٥٩٩١، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٠٠-١٠٢، الرقم: ٨٥٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٥٥، الرقم: ٨٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٥، الرقم: ٢٤٩٠، والنووي في رياض الصالحين/٢٢٢، الرقم: ٢٢٢-

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج من بيته، ٥/٤٩٠، الرقم: ٣٤٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ٤/٣٢٥، الرقم: ٥٠٩٥، —

مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، يُقَالُ لَهُ: كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: ﴿بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (باہر نکلتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اسی (کی توفیق) سے ہے۔) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کر دی گئی، اور تو (شر سے) بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٢٨٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ

..... وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٤، الرقم: ٨٢٢، والطبراني في الدعاء، ١/١٦٤، الرقم: ٤٠٧، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤٦، الرقم: ١٧٨، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٥٥، الرقم: ٨٤٨۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٣٥) منه، ٥/٤٩٠، الرقم: ٣٤٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦، الرقم: ٩٩١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٠٦، الرقم: ٢٦٦٥٨،—

أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے: ﴿بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش کرنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

..... وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤٥، الرقم: ١٧٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٤٥٤، الرقم: ٨٤٧، وابن رجب الحنبلي في شرح حديث لبيك،١/١٠٢۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ

﴿بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ○ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ○ (المؤمنون، ٢٣:٩٧-٩٨)

''اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں○ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں○''

٢. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ (الفلق، ١١٣:١-٣)

''آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٨٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ (وفي رواية: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ) الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (اور ایک روایت کے مطابق: جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، ١/٦٦، الرقم: ١٤٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، ٥/٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء، ١/٢٨٣-٢٨٤، الرقم: ٣٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول إذا دخل الخلاء، ١/١٠، الرقم: ٥-٦، وقال: حديث أنس رضي الله عنه أصح شيء في هذا الباب، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل االخلاء، ١/٢، الرقم: ٤، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب القول عند دخول الخلاء، ١/٢٠، الرقم: ١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/١٠٩، الرقم: ٢٩٦-

٢/٢٨٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ: بِسْمِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی آدم میں سے کسی کا بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ پڑھنا ان کی شرمگاہوں اور جنات کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔''

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٨٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، ٢/٥٠٣، الرقم: ٦٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/١٠٩، الرقم: ٢٩٧، والبزار في المسند، ٢/١٢٧، الرقم: ٤٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٧، الرقم: ٢٥٠٤، وأيضًا في الدعاء، ١/١٣٥، الرقم: ٣٦٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٢١، ٢٤٠-٢٤١، الرقم: ٢١، ٢٧٣-٢٧٤، وابن منده في الفوائد، ١/٤٣، الرقم: ٢٣، وتمام الرازي في الفوائد، ٢/٢٦٨، ٢٦٩، الرقم: ١٧٠٨-١٧١٠، وابن حيان في العظمة، ٥/١٦٦٧، الرقم: ٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٣٦، الرقم: ٣٥١٣، والعيني في عمدة القاري، ٢/٢٧٢-

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/٢، الرقم: ٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة—

الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیاطین (ناپاک جگہوں پر) حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں ناپاکی اور ناپاک (شیطانوں) سے)۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح حدیث کی شرائط پر ہے۔

٤/٢٨٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَعْجِزُ

..... وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/١٠٨، الرقم: ٢٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٣، الرقم: ٩٩٠٣-٩٩٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، ٣٧٣، الرقم: ١٩٣٠٥، ١٩٣٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٨، الرقم: ٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١، الرقم: ٢، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٥٢، ٢٥٥، الرقم: ١٤٠٦، ١٤٠٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/١٨٠، الرقم: ٧٢١٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٩٨، الرقم: ٦٦٩، والطيالسي في المسند، ١/٩٣، الرقم: ٦٧٩.

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/١٠٩، الرقم: ٢٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١، الرقم: ٣-٤، وأيضًا، ٦/١١٤، الرقم: ٢٩٩٠٠-٢٩٩٠٣، —

أَحَدُكُمْ إِذَا دَخَلَ مِرْفَقَهُ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے بغیر نہ رہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سراپا گندگی، خبیث اور خباست پھیلانے والے شیطان مردود سے)۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٩/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ

..... والحاکم في المستدرك، ١/٢٩٧، الرقم: ٦٦٨، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/٢١٠، الرقم: ٧٨٤٩، وأيضًا في الدعاء، ١/١٣٤-١٣٥، الرقم: ٣٦٥-٣٦٧، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٠٠، الرقم: ٣٧، وابن السني في عمل اليوم واللية، ١/١٩، ٢٤، الرقم: ١٨، ٢٥، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٦٨، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٧٧-

٥: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ١/١٢، الرقم: ٧، وأبو داود في السنن، کتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا خرج من الخلاء، ١/٨، الرقم: ٣٠، وابن ماجه في السنن، کتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ١/١١٠، الرقم: ٣٠٠، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٢٤، الرقم: ٩٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٥، الرقم: ٢٥٢٦١، والدارمي في السنن، ١/١٨٣، الرقم: ٦٨٠، وابن خزيمة —

مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿غُفْرَانَکَ﴾ (اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٦/٢٩٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ فُضَيْلٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء

..... في الصحيح، ١/٤٨، الرقم: ٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١، الرقم: ٧، والحاکم في المستدرک، ١/٢٦١، الرقم: ٥٦٢-٥٦٣-

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب الطهارة و سننها، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، ١/١١٠، الرقم: ٣٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٢، الرقم: ٨-١٣، والطبراني في الدعاء، ١/١٣٦، الرقم: ٣٧٢، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٠٣، الرقم: ٣٨، وابن المنذر في الأوسط، ١/٣٥٩، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٦٨، والعيني في عمدة القاري، ٢/٢٧٣، والشوکاني في نيل الأوطار، ١/٨٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٢٣٧-

سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی)۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن فضیل نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ والأَذْکَارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْيَقَظَةِ

﴿سونے اور جاگنے کی دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (البقرة، ٢: ٢٥٥)

’’اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسیٔ (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے ○‘‘

٢. اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (آل عمران، ۳:۱۹۰، ۱۹۱)

’’بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں○ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○‘‘

۳. یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ○ (الأنبیاء، ۲۱:۲۰)

’’وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے○‘‘

٤. وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ○ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا○ (الإنسان، ۷۶:۲۵-۲۶)

’’اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○‘‘

٥. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

(الفلق، ١١٣:١-٥)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○‘‘

٦. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِكِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○ (الناس، ١١٤:١-٦)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٢٩١. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب وضع اليد اليمنى تحت الخد اليمنى، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٥، والترمذي في السنن، —

مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے پھر فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا﴾ (اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٢٩٢. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى

..... كتاب الدعوات، باب: (٢٨) منه، ٥/٤٨١، الرقم: ٣٤١٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٤/٣١١، الرقم: ٥٠٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، ٢/١٢٧٧، الرقم: ٣٨٨٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٨٧، الرقم: ١٠٥٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٥، الرقم: ٢٣٣١٩۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب السؤال بأسماء الله تعالى والاستعاذة بها، ٦/٢٦٩٢، الرقم: ٦٩٥٩، وابن أبي شيبة ـــ

فِرَاشِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَحْيَا وَأَمُوْتُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَحْيَا وَأَمُوْتُ﴾ ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ جیتا اور مرتا (سوتا اور جاگتا) ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾ ''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف (روز قیامت) جمع ہونا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٩٣. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا

..... في المصنف، ٥/٣٢٢، الرقم: ٢٦٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٩، الرقم: ٢٣٤٣٩۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ١/٩٧، الرقم: ٢٤٤، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ٥/٢٣٢٦، الرقم: ٥٩٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، ٤/٢٠٨١، الرقم: ٢٧١٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، ٥/٤٦٨، الرقم: ٣٣٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، ٢/١٢٧٥، الرقم: ٣٨٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٩٢، الرقم: ١٠٦٠٩۔

أَتَيْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّکَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْکَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، اَللّٰهُمَّ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّکَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِکَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَکَلَّمُ بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر داہنی کروٹ لیٹ جاؤ پھر یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْکَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، اَللّٰهُمَّ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّکَ الَّذِي أَرْسَلْتَ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔) اور اگر تم اس رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٢٩٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، ٤/١٩١٦، الرقم: ٤٧٢٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء فيمن يقرأ القرآن عند النوم، ٥/٤٧٣،—

فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا، فَقَرَأَ فِيْهِمَا: ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ رات کو جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورہ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر دم فرماتے، پھر آپ ﷺ اپنے ہاتھوں اپنے جسدِ اقدس پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے اور ہاتھ پھیرنے کی ابتداء اپنے سر مبارک، چہرے اور سامنے سے کرتے تھے۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ دہراتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو دواد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ

..... الرقم: ٣٤٠٢، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٣١٣/٤، الرقم: ٥٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١٩٧/٦، الرقم: ١٠٦٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠١/٥، الرقم: ٥٠٧٩۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب السؤال بأسماء الله تعالى والاستعاذة بها، ٢٦٩١/٦، الرقم: ٦٩٥٨، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب التعوذ والقراءة عند المنام، ٢٣٢٩/٥، الرقم: ٥٩٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، ٢٠٨٤/٤، الرقم: ٢٧١٤، —

أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَزَادَ: فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اس (بستر) کو تین دفعہ جھاڑے اور کہے: ﴿بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (اے ربّ! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو (اپنے پاس) روک لے تو اُس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے (واپس اس دنیا میں) بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام ترمذی نے یہ اضافہ بیان کیا: ''اور جب نیند سے بیدار ہو تو یوں کہے:

..... والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٢٠) منه، ٥/٤٧٢، الرقم: ٣٤٠١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٤/٣١١، الرقم: ٥٠٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، ٢/١٢٧٥، الرقم: ٣٨٧٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٩٨، الرقم: ١٠٦٢٧-١٠٦٢٨، وأيضًا، ٦/٢١٧، الرقم: ١٠٧٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٦، الرقم: ٧٣٥٤-

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ﴾ (اس اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت وتوفیق دی)۔‘‘

٦/٢٩٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُوْمُ فَقَالَ: مَكَانَكِ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التكبير والتسبيح عند المنام، ٥/٢٣٢٩، الرقم: ٥٩٥٩، وأيضًا في كتاب النفقات، باب عمل المرأة في بيت زوجها، ٥/٢٠٥١، الرقم: ٥٠٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/٢٠٩١، الرقم: ٢٧٢٧، ٢٧٢٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، ٥/٤٧٧، الرقم: ٣٤٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٤/٣١٥، الرقم: ٥٠٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٥، الرقم: ٧٤٠، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٣٣٣، الرقم: ٥٥٢٤، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/٢٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٤، الرقم: ٢٩٣٤٤، والبزار في المسند، ٢/٢٢٣، الرقم: ٦١٩، وابن القيم في الوابل الصيب/ ٢٥٠۔

وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ. وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وذكر العلامة ابن القَيّم في 'الوابل الصيب': قَالَ شَيْخُ الإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: بَلَغَنَا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَمْ يَأْخُذْهُ إِعْيَاءٌ فِيْمَا يُعَانِيْهِ مِنْ شُغْلٍ وَغَيْرِهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں چکی پیسنے کے باعث چھالے پڑ گئے تھے چنانچہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ کو موجود نہ پایا۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس امر کا تذکرہ کیا۔ جب حضور ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، میں کھڑا ہونے لگا تو فرمایا: اپنی جگہ پہ رہو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یا اپنی خواب گاہ سنبھالو تو تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ امام ابن سیرین نے بیان کیا: سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چونتیس مرتبہ فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

علامہ ابن القیم 'الوابل الصیب' میں بیان کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا: ''ہمیں یہ چیز پہنچی ہے جو شخص ان کلمات کا مستقل ورد کرتا ہے تو وہ جس کام وغیرہ سے بھی دوچار ہوتا ہے اس میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔''

٧/٢٩٧. عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ. ثَلَاثَ مِرَارٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ﴾ (اے اللہ! مجھے اس روز عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا)۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٠٤٥، والترمذي عن حذيفة بن اليمان والبراء بن عازب رضي الله عنهما في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٨) منه، ٥/٤٧١، الرقم: ٣٣٩٨-٣٣٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٨٨-١٩٠، الرقم: ١٠٥٨٨-١٠٥٩٤، ١٠٥٩٧-١٠٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، ٢٨٩، الرقم: ١٨٤٩٥، ١٨٥٧٥، وأيضًا، ٦/٢٨٧-٢٨٨، الرقم: ٢٦٥٠٥، ٢٦٥٠٧، ٢٦٥٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٢٣-٣٢٤، الرقم: ٢٦٥٣١، ٢٦٥٣٧، وأيضًا، ٦/٣٩، الرقم: ٢٩٣٠٩، ٢٩٣١١، ٢٩٣١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٣٣٢، الرقم: ٥٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٣٧، الرقم: ٥٠٢١، وأيضًا، ١٢/٤٦٥، الرقم: ٧٠٣٤-

٨/٢٩٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں (ہر مشکل میں) کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا عطا کیا کیونکہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانے دینے والا)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، ٤/٢٠٨٥، الرقم: ٢٧١٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، ٥/٤٧٠، الرقم: ٣٣٩٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، ٤/٣١٢، الرقم: ٥٠٥٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٩٩، الرقم: ١٠٦٣٥، والبخاري في الأدب المفرد/٤١٣، الرقم: ١٢٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٣٣، الرقم: ٣٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٣، ١٦٧، الرقم: ١٢٥٧٤، ١٢٧٣٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٥۔

٩/٢٩٩. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ[1] مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو (ڈر کر) اُٹھے تو یوں کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: (اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ یا دعا

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التهجد، باب من تعار من اللّيل فصلى، ١/٣٨٧، الرقم: ١١٠٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، ٥/٤٨٠، الرقم: ٣٤١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا تعار من الليل، ٤/٣١٤، الرقم: ٥٠٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، ٢/١٢٧٦، الرقم: ٣٨٧٨۔

(١) استيقظ من نومه۔

کرے تو (اس کی دعا) قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۰۰/۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فذكر الحديث فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَءْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس (ایک رات) کوئی (چور) آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر (طویل) حدیث بیان کی آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ۳/۱۱۹٤، الرقم: ۳۱۰۱، وأيضًا في كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، ٤/۱۹۱٤، الرقم: ٤۷۲۳، والترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب: (۳)، ٥/۱٥۸، الرقم: ۲۸۸۰، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/۲۳۸، الرقم: ۱۰۷۹٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/٤٥۷، الرقم: ۲۳۸۸۔

اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ (چور) شیطان تھا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠١/١١. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه: مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کے وقت پڑھیں تو وہ اسے (صبح تک ہر پریشانی سے) کفایت کریں گی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، ٤/١٩١٤، الرقم: ٤٧٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، ١/٥٥٤، ٥٥٥، الرقم: ٨٠٧-٨٠٨، والترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في آخر سورة البقرة، ٥/١٥٩، الرقم: ٢٨٨١، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب تحزيب القرآن، ٢/٥٦، الرقم: ١٣٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيما يرجى أن يكفي من قيام الليل، ١/٤٣٥، الرقم: ١٣٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠، الرقم: ٨٠٠٥، والدارمي في السنن، ٢/٥٤١، الرقم: ٣٣٨٣-

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی شخص کو اس وقت تک عقلمند نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ رات سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ان آخری آیات کی تلاوت نہ کر لے۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٠٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَـهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ. ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَـهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، باہم ملی جلی ریت

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٧) منه، ٥/٤٧٠، الرقم: ٣٣٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠، الرقم: ١١٠٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٩٥، الرقم: ١٣٣٩، والمقدسي في فضائل الأعمال،١/٣٣، الرقم: ١٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٩٥، الرقم: ٥٣٥، والمنذري في الترغيب والترهيب،١/٢٣٥، الرقم: ٨٩٥، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٥٢۔

(کے ذرّات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٣/٣٠٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص با وضو ہوکر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام منذری نے بھی اسے حسن کہا ہے۔

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٣) منه، ٥/٥٤٠، الرقم: ٣٥٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠١، الرقم: ١٠٦٤١، وابن أبي شيبة في المصنف،١/١١١، الرقم: ١٢٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٢٤ـ١٢٥، الرقم: ٧٥٦٤، ٧٥٦٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة،١/٦٥٨، الرقم: ٧١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب،١/٢٣١، الرقم: ٨٨٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٥١، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٥٤ـ

١٤/٣٠٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ، اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ، اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا تعار من الليل، ٤/٣١٤، الرقم: ٥٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٦، الرقم: ١٠٧٠١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٦٨٢، الرقم: ٧٥٦، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢٤، الرقم: ١٩٨١، والطبراني في الدعاء، ١/٢٤٤، الرقم: ٧٦٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧٥، الرقم: ٧٥٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٩٩، الرقم: ٥٤٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٩، الرقم: ١٨٦٣۔

بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، بے شک تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٠٥/١٥. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِکَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩١)، ٥/٥٣٨، الرقم: ٣٥٢٣، وابن أبي شيبة في المصنف، باب الرجل إذا فزع من الليل ما يدعو به، ٦/٨٠، الرقم: ٢٩٦٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٢، الرقم: ١٤٦، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٧٧، الرقم: ٩٨٤، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤/١١٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٣٢، الرقم: ١٠٨٤، وابن فضيل في الدعاء، ١/٣١٤، الرقم: ١٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٣، الرقم: ٢٤٨٣، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٤٠، الرقم: ٦١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٢٦۔

’’حضرت بریدہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی ﷺ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں بے خوابی (و بے چینی) کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات پڑھو: ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾ (اے اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ آسمان سایہ فگن ہیں ان کے ربّ، ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے (بوجھ) اٹھایا ہوا ہے ان کے ربّ، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے ربّ! اپنی تمام مخلوق کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے مجھے نجات عطا فرما۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے، اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٦/٣٠٦. **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ**

١٦-١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٤)، ٥/٥٤١، الرقم: ٣٥٢٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما يؤمر به من التعوذ، ٢/٩٥٠، الرقم: ١٧٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨١، الرقم: ٦٦٩٦، وأيضًا، ٤/٥٧، الرقم: ١٦٦٢٣، —

التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ. فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں (خواب یا کسی اور وجہ سے) ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آ موجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔) تو وہ خواب (کوئی اور شے) اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو دود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥٠_٥١، ٨٠، الرقم: ٢٣٥٩٨، ٢٣٦٠٤، ٢٩٦١٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة/ ٤٥٣، الرقم: ٧٦٦، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٦٧٤، الرقم: ٧٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٨٥، الرقم: ٩٣١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٢، الرقم: ٢٤٧٩_٢٤٨١، والمقدسي في فضائل الأعمال،١/١٤٠، الرقم: ٦١٣، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨٦١، الرقم: ٦٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٥٥_٢٥٦_

١٧/٣٠٧. وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَهَاوِيْلَ يَرَاهَا بِاللَّيْلِ حَالَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، لَأُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ لَا تَقُوْلُهُنَّ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّی يُذْهِبَ اللهُ ذَالِکَ عَنْکَ قَالَ: بَلَی، يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَإِنَّمَا شَکُوْتُ ذَاکَ إِلَيْکَ رَجَاءَ هَذَا مِنْکَ قَالَ: قُلْ: أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا لَيَالِيَ يَسِيْرَةً حَتَّی جَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا أَتْمَمْتُ الْکَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّی أَذْهَبَ اللهُ عَنِّي مَا کُنْتُ أَجِدُ مَا أُبَالِي لَوْ دَخَلْتُ عَلَی أَسَدٍ فِي حَبْسَتِهِ بِلَيْلٍ.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو اُمامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت خالد بن ولید ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہوئے ان خوفناک چیزوں کے بارے میں بتایا جنہیں وہ رات کے وقت دیکھتے (ڈر جاتے) اور جو ان کی تہجد کی نماز کے درمیان میں حائل ہوجاتیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جنہیں تم رات کو تین مرتبہ پڑھا کرو یہاں تک کہ تمہاری وہ کیفیت زائل ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور میں نے بھی تو آپ سے علاج کی امید کرتے ہوئے اس چیز کی شکایت کی

ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ﴾ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب، اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، اور اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! آپ کے تعلیم کردہ وہ کلمات میں نے تین مرتبہ بھی پورے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ کیفیت دور کر دی جس سے میں دو چار تھا، اب مجھے کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ رات کے وقت شیر کی پناہ گاہ میں داخل ہو جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام مالک، احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

١٨/٣٠٨. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَنْ آوَى إِلَى فِرَاشِهِ، ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةَ تَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَبِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَّلَ اللهُ بِهِ الْمَلَكَيْنِ، حَتَّى يَأْتِيَا مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْلَا لَهُ ذَالِكَ فَيَقُوْلُ ﷺ: وَعَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنِّي السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ حَيَّانَ.

١٨: أخرجه ابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٤٣٤، الرقم: ٤٤١.

’’حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر میں داخل ہونے کے بعد سورہ تبارک پڑھتا ہے اور پھر یوں کہتا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَبِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا﴾ (اے حلال وحرام کے ربّ! اے حرمت والے شہر کے ربّ! اے رکن اور مقام کے ربّ! اور مشعرالحرام کے ربّ! تو ہر اس آیت کے واسطہ سے جسے تو نے شہر رمضان میں نازل فرمایا، حضرت محمد ﷺ کی روح مقدسہ کو میری طرف سے سلام بھیج۔) اور وہ اس طرح چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اسی طرح عرض کریں تو آپ ﷺ بھی (اس کا جواب عنایت) فرماتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے بھی سلام ہو اور (اسے) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت عطا ہو۔‘‘

اسے امام ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَدْعِيَةِ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يُحِبُّهَا أَوْ يَكْرَهُهَا

﴿اچھے یا برے خواب دیکھنے پر پڑھے جانے والی دعائیں﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ط وَلَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(الأنفال، ٨:٤٣)

''(وہ واقعہ یاد دلائیے) جب آپ کو اللہ نے آپ کے خواب میں ان کافروں (کے لشکر) کو تھوڑا کر کے دکھایا تھا اور اگر (اللہ) آپ کو وہ زیادہ کر کے دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار جاتے اور تم یقیناً اس (جنگ کے) معاملے میں باہم جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے (مسلمانوں کو بزدلی اور باہمی نزاع سے) بچا لیا۔ بے شک وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو خوب جاننے والا ہے ○''

٢. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (يونس، ١٠:٦٤)

''ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی/یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے ○''

٣. اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ○ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ○ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (يوسف، ١٢: ٤-٦)

’’جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے والدگرامی! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے○ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی پُر فریب چال چلیں گے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے○ اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لیے) منتخب فرما لے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا اور تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت تمام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے قبل تمہارے دونوں باپ (یعنی پردادا اور دادا) ابراہیم اور اسحاق (علیہما السلام) پر تمام فرمائی تھی۔ بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○‘‘

٤. وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ج وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ط وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ م بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ط اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ○ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ق اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ○ (يوسف، ١٢: ١٠٠، ١٠١)

''اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو اوپر تخت پر بٹھا لیا اور وہ (سب) یوسف (علیہ السلام) کے لیے سجدہ میں گر پڑے، اور یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اے ابا جان! یہ میرے (اس) خواب کی تعبیر ہے جو (بہت) پہلے آیا تھا (اکثر مفسرین کے نزدیک اسے چالیس سال کا عرصہ گزر گیا تھا) اور بے شک میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا ہے، اور بے شک اس نے مجھ پر (بڑا) احسان فرمایا جب مجھے جیل سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے (یہاں) لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر دیا تھا، اور بے شک میرا رب جس چیز کو چاہے (اپنی) تدبیر سے آسان فرما دے، بے شک وہی خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○ اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! تو دنیا میں (بھی) میرا کارساز ہے اور آخرت میں (بھی)۔ مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے○''

٥. فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ط قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ○ (الصافات، ٣٧: ١٠١، ١٠٢)

''پس ہم نے انہیں بڑے بُردبار بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) کی بشارت دی○ پھر جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑ کر چل سکنے (کی عمر) کو پہنچ گیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ (اسماعیل علیہ السلام نے) کہا ابّا جان! وہ کام

(فوراً) کرڈالیے جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گےo‘‘

٦. قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَo

(الصافات، ٣٧:١٠٥)

’’واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچّا کر دکھایا۔ بے شک ہم محسنوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (سو تمہیں مقامِ خلّت سے نواز دیا گیا ہے)o‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٠٩. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٨، الرقم: ٣١١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ٤/١٧٧١، الرقم: (١) ٢٢٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب إذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع، ٤/٥٣٥، الرقم: ٢٢٧٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٤/٣٠٥، الرقم: ٥٠٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب من رأى رؤيا يكرهها، ٢/١٢٨٦، الرقم: ٣٩٠٩، ومالك في الموطأ، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في الرؤيا، ٢/٩٥٧، الرقم: ١٧١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٨٣، الرقم: ٧٦٢٧، والدارمي في السنن، ٢/١٦٧، الرقم: ٢١٤١۔

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور کہے: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا﴾ پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣١٠. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ سو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اسے بری لگے تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، تو پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے اور اگر اچھا خواب

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة، ٦/٢٥٦٣، الرقم: ٦٥٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ٤/١٧٧٢، الرقم: (٣) ٢٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٢٣، الرقم: ١٠٧٣٣، والدارمي في السنن، ٢/١٦٧، الرقم: ٢١٤٢، والطبراني في الدعاء، ١/٣٨٥، الرقم: ١٢٩٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٣٦٢۔

دیکھے تو اسے بیان کرے اور صرف اس سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٣١١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ ﷺ يَقُوْلُ: وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسلمہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جس سے وہ محبت رکھتا ہو (تو اس سے بیان کرے) اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب إذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها، ٢٥٨٢/٦، الرقم: ٦٦٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ١٧٧٢/٤، الرقم: (٤) ٢٢٦١، والدارمي في السنن، ١٦٧/٢، الرقم: ٢١٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٣/٥، الرقم: ٢٢٦٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨٩/٣، الرقم: ٣١٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٨٧/٤، الرقم: ٤٧٥٩۔

کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ اپنی (بائیں جانب) تھتکار دے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے تو وہ (خواب) کوئی نقصان نہیں دے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١٢/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَالِکَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے برعکس دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتا

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب إذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها، ٦/٢٥٨٢، الرقم: ٦٦٣٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى رؤيا يكرهها، ٥/٥٠٥، الرقم: ٣٤٥٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٩٠، الرقم: ٧٦٥٢، وأيضًا، ٦/٢٢٣، الرقم: ١٠٧٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨، الرقم: ١١٠٦٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٣، الرقم: ٨١٨١، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٤، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح۔

ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس (خواب) کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣١٣/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ. قَالَ: وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ.

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ٤/١٧٧٣، الرقم: ٢٢٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب في تأويل الرؤيا ما يستحب منها وما يكره، ٤/٥٣٧، ٥٤١، الرقم: ٢٢٨٠، ٢٢٩١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب أصدق الناس رؤيا أصدقهم حديثا، ٢/١٢٨٩، الرقم: ٣٩١٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٢٦، الرقم: ١٠٧٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٠، والدارمي في السنن، ٢/١٦٨، الرقم: ٢١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢١١، الرقم: ٢٠٣٥٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٢، الرقم: ٨١٧٤، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا. وزاد الترمذيّ: وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قربِ قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو قریب ہے کہ مسلمان کے خواب جھوٹے ہوں اور تم میں سے سچے خواب والا تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک صالح خواب ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، اور غمگین و پریشان کر دینے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور ایک خواب انسان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں (جو وہ دن بھر سوچتا رہتا ہے۔) لہٰذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔‘‘

امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ’’اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہمشکل نہیں بن سکتا۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: اپنا خواب کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے سوا کسی اور کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٣١٤. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ٤/١٧٧٢، الرقم: ٢٢٦٢، —

الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

.....وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب من رأى رؤيا يكرهها، ١٢٨٦/٢، الرقم: ٣٩٠٨-٣٩١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٠/٣، الرقم: ١٤٨٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٧٩/٦، الرقم: ٣٠٤٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٨٠/٤، الرقم: ٢٢٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ٣١٩/١، الرقم: ١٠٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٨٨/٤، الرقم: ٤٧٦١-

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ الَّتِي يَقُوْلُهَا أَوْ تُقَالُ لَهُ عِنْدَ لُبْسِ الثَّوْبِ الْجَدِيْدِ

﴿نیا لباس پہننے یا کسی اور کو پہنا دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ○

(الأعراف، ٧:٢٦)

''اے اولادِ آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور (تمہیں) زینت بخشے اور (اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی لباس بھی اتارا ہے اور وہی) تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ یہ (ظاہر و باطن کے لباس سب) اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں○''

٢. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ○ (الأعراف، ٧:٣١)

''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣١٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي﴾ (اللہ تعالیٰ کی ذات لائقِ ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر (اگر طاقت رکھے تو) پرانے کپڑے صدقہ کر دے تو وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٠٨)، ٥/٥٥٨، الرقم: ٣٥٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديدًا، ٢/١١٧٨، الرقم: ٣٥٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٤، الرقم: ٣٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٨٩، الرقم: ٢٥٠٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥، الرقم: ١٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٢١٤، الرقم: ٧٤١٠۔

٣١٦/ ٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيْصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُکَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر، پھر دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُکَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾ (یا اللہ! تمام حمد وثناء تیرے لیے ہی ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوبًا جديدًا، ٤/٢٣٩، الرقم: ١٧٦٧، وأيضًا في الشمائل المحمدية، ١/٧٠، الرقم: ٦١، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب: (١)، ٤/٤١، الرقم: ٤٠٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٥، الرقم: ١٠١٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠، الرقم: ١١٢٦٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩٦، الرقم: ٢٩٧٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٤٠، الرقم: ٥٤٢١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٣٧، الرقم: ١٠٧٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٢١٣، الرقم: ٧٤٠٨۔

نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/٣١٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (تمام تعریفات اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب: (١)، ٤/٤٢، الرقم: ٤٠٢٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٣، الرقم: ٣٢٨٥، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٨، الرقم: ٢٦٩٠، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٢، الرقم: ١٤٨٨، وأيضًا في المفاريد، ١/٢٦، الرقم: ٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٦٠، الرقم: ١٥٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/٦٨٧، الرقم: ١٨٧٠، وأيضًا، ٤/٢١٣، الرقم: ٧٤٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٨١، الرقم: ٣٨٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٨١، الرقم: ٩٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٨١، الرقم: ٦٢٨٥۔

اسے امام ابو داود، ابن ماجہ، دارمی، ابو یعلی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤/٣١٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ: ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا بَلْ غَسِيْلٌ. قَالَ: اُلْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وزاد أحمد وعبد الرّزّاق: أَظُنُّهُ قَالَ: وَيَرْزُقُکَ اللهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید (اُجلی) قمیص میں دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! نیا) نہیں ہے بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديدًا، ٢/١١٧٨، الرقم: ٣٥٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٥، الرقم: ١٠١٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٨٨، الرقم: ٥٦٢٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٢٣، الرقم: ٢٠٣٨٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٢٠، الرقم: ٦٨٩٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٣٨، الرقم: ٧٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٨٣، الرقم: ١٣١٢٧، وأيضًا في الدعاء، ١/١٤٣، الرقم: ٣٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧٣-٧٤.

فرمایا: ﴿اُلْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا﴾ (نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی گزارو، اور شہادت کی موت عطا ہو)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے راویوں سے بیان کیا ہے۔

اور امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) یہ بھی فرمایا: ﴿وَيَرْزُقُكَ اللهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے)۔''

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ السَّفَرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

﴿سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ○ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○ (الزخرف، ٤٣:١٢-١٤)

''پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے○ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں○''

٢. وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (هود، ١١:٤١)

''اور نوح (علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اِس کا چلنا اور اِس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ٢/٩٧٨، الرقم: ١٣٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا ركب الناقة، ٥/٥٠١، الرقم: ٣٤٤٧، —

سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [الزخرف،٤٣:١٣-١٤] اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ تین بار اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے :﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [الزخرف،٤٣:١٣-١٤] اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ﴾ (پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔اور

..... وقال: هذا حديث حسن، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣/٣٣، الرقم: ٢٥٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤١، ٤٥١، الرقم: ١٠٣٨٢، ١١٤٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٠، الرقم: ٦٣٧٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/١٥٥، الرقم:٩٢٣٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤١، الرقم:٢٥٤٢۔

بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج وغم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: ﴿آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾ (ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۲۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ.

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ۲/۹۷۹، الرقم: ۱۳٤۳، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافرا، ٥/٤۹۷، الرقم: ۳٤۳۹، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الحور بعد الكور، ۸/۲۷۲-۲۷۳، الرقم: ٥٤۹۸-٥٥۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا سافر، ۲/۱۲۷۹، الرقم: ۳۸۸۸-

’’حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بد دعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ٢/٦٣٧، الرقم: ١٧٠٣، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، باب التكبير إذا علا شرفا، ٣/١٠٩١، الرقم: ٢٨٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، ٢/٩٨٠، الرقم: ١٣٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، ٣/٢٨٥، الرقم: ٩٥٠، وقال: حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٧٧، الرقم: ٤٢٤٣، ومالك في الموطأ، كتاب الحج، باب جامع الحج، ١/٤٢١، الرقم: ٩٤٢۔

جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں فرمایا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٣٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ: بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ بِأُصْبُعِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافرا، ٥/٤٩٧، الرقم: ٣٤٣٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣/٣٣، الرقم: ٢٥٩٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٩، الرقم: ٨٨٠٢، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب ما يؤمر به من الكلام في السفر، ٢/٩٧٧، الرقم: ١٧٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم: ٩٥٩٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/٩٥، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٩، الرقم: ٢٤٨٤، والطبراني في الدعاء، ١/٢٥٦، الرقم: ٨٠٧-٨٠٩-

أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرما دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، مالک، احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٢٣/٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَکُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ

٥ـ٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا ودّع إنسانا، ٥/٤٩٩، الرقم:٣٤٤٢ـ٣٤٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع، ٣/٣٤، الرقم: ٢٦٠٠، ٢٦٠١، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ٢/٩٤٣، الرقم: ٢٨٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٣٠-١٣٤، الرقم: ١٠٣٤٠ـ ١٠٣٤١، ١٠٣٤٣-١٠٣٥٠، ١٠٣٥٣ ـ

النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَآخِرَ عَمَلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

٦/٣٢٤. وفي رواية: عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: اُدْنُ مِنِّي أُوَدِّعْکَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَآخِرَ عَمَلِکَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔''

اِسے امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر

..... ١٠٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧، ٢٥، ٣٨، الرقم: ٤٥٢٤، ٤٧٨١، ٤٩٥٧، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٢، الرقم: ٥٦٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، الرقم: ٢٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٦، ١٠٧، الرقم: ٢٤٧٥-٢٤٧٦، ٢٤٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥١، الرقم: ١٠٠٩١- ١٠٠٩٢.

آپ وہی کلمات ادا فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۷/۳۲۵. عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ يَقُوْلُ: أَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أُوَدِّعُهُ فَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُکَ يَا ابْنَ أَخِي شَيْئًا عَلَّمَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَقُوْلُهُ عِنْدَ الْوَدَاعِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: أَسْتَوْدِعُکَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچا زاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر

۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول عند الوداع، ٦/١٣٠، الرقم: ١٠٣٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ٢/٩٤٣، الرقم: ٢٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم: ٩٢١٩، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٥٣، الرقم: ٥٠٥، والطبراني في الدعاء، ١/٢٥٩-٢٦٠، الرقم: ٨٢٠، ٨٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٣، الرقم: ١٧٢٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٧٠، الرقم: ١٢٠٨، وأيضًا، ٢٩/١٦٧، الرقم: ٦٣١٢، وابن القيم في الوابل الصيب/١٧٩۔

کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: ﴿أَسْتَوْدِعُکَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ﴾ (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔'' اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا، كَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا، وَسَبَّحَ اللهَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ اللهَ وَاحِدَةً، ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَضَحِکَ، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَقَالَ: مَا مِنْ امْرِئٍ يَرْکَبُ دَابَّتَهُ فَصَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى فَضَحِکَ إِلَيْهِ کَمَا ضَحِکْتُ إِلَيْکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ ﷻ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٥٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٥٦، الرقم: ١٤٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣١۔

٩/٣٢٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ: زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى قَالَ: زِدْنِي قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: وَيَسَّرَ لَکَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا کُنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى﴾ (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔) اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿وَغَفَرَ ذَنْبَکَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔) اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٥)، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣٨، الرقم: ٢٥٣٢، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٢، الرقم: ٢٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٧، الرقم: ٢٤٧٧، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٤٥١، الرقم: ٥٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٣٠٥، الرقم: ١٠٢٧، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٥٩، الرقم: ٨١٧، والروياني في المسند، ٢/٣٩٣، الرقم: ١٣٨٧، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٢٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤٢١-٤٢٢، الرقم: ١٥٩٧- ١٥٩٨، وإسناده حسن، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٧، الرقم: ٣٣٥٦-

قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَيَسَّرَ لَکَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا کُنْتَ﴾ (اور تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، دارمی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

١٠/٣٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ: عَلَيْکَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّکْبِيْرِ عَلَى کُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٦)، ٥/٥٠٠، الرقم ٣٤٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، ٢/٩٢٦، الرقم: ٢٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، ٣٣١، الرقم: ٨٢٩٣، ٨٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٩، الرقم: ٢٥٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٨، ٥٣٤، الرقم: ٢٩٦٠٨، ٣٣٦٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، ٤٢٠، الرقم: ٢٦٩٢، ٢٧٠٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٤، الرقم: ١٦٣٣، وأيضًا، ٢/١٠٨، الرقم: ٢٤٨١۔

فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ﴾ (اے اللہ! اِس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اِس کے لیے سفر کو آسان فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١١/٣٢٩. عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/٢٠٨٠، الرقم:٢٧٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا نزل منزلا، ٥/٤٩٦، الرقم: ٣٤٣٧، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب ما يؤمر به من الكلام في السفر، ٢/٩٧٨، الرقم: ١٧٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤٤، الرقم:١٠٣٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٧٧-٣٧٨، الرقم: ٢٧١٦٤-٢٧١٦٧، ٢٧١٦٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/١٦٦، الرقم: ٩٢٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٥٠، الرقم: ٢٥٦٦-

’’حضرت خولہ بنت حکیم السلمیّہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔) تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، مالک اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢/٣٣٠. عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ دَارِ أَبِي جَهْمٍ. وَقَالَ كَعْبُ الأَحْبَارِ: وَالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَى عليه السلام لِأَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَنِي أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلَّا قَالَ حِيْنَ

١٢: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا رأى قرية يريد دخولها، ٦/١٣٩، الرقم: ١٠٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٥٠، الرقم: ٢٥٦٥، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤٢٥، الرقم: ٢٧٠٩، والبزار في المسند، ٦/٢٣، الرقم: ٢٠٩٣، والشاشي في المسند، ٢/٣٩٥، الرقم: ٩٩٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٤٧١، الرقم: ٣٠٢٠، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٤، الرقم: ١٦٣٤، وأيضًا، ٢/١١٠، الرقم: ٢٤٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣٣، الرقم: ٧٢٩٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٢، الرقم: ١٠١٠٠۔

يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. وَحَلَفَ کَعْبٌ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَی عليه السلام لِأَنَّهَا کَانَتْ دَعَوَاتُ دَاوُدَ عليه السلام حِيْنَ يَرَی الْعَدُوَّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قراءت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کروا رہے ہوتے تھے، ابوجہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بے شک حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کوئی ایسی بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا﴾ (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے ربّ! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے ربّ! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے ربّ! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کہ ربّ! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اور تجھ سے اس گاؤں اور اُس کے اہلیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ''الذی فلق البحر لموسی'' کی قسم کھائی کیونکہ یہ داود علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ

دعا پڑھتے)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، بزار اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣/٣٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: ﴿يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا نزل منزلا، ٣/٣٤، الرقم: ٢٦٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٤٣، الرقم: ٧٨٦٢، وأيضًا، ٦/١٤٤، الرقم: ١٠٣٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٣٢، الرقم: ٦١٦١، وأيضًا، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٥٢، الرقم: ٢٥٧٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٥، الرقم: ١٦٣٧، وأيضًا، ٢/١١٠، الرقم: ٢٤٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٣، الرقم: ١٠١٠١۔

يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ﴾ (اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

﴿ کھانے، پینے کی دعائیں ﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ○

(البقرة، ٢:٦٠)

''(ہم نے فرمایا:) اللہ کے (عطا کردہ) رزق میں سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین میں فساد انگیزی نہ کرتے پھرو○''

٢. وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ○ (الأنعام، ٦:١١٩)

''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) سے نہیں کھاتے جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہے (تم ان حلال جانوروں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہو؟) حالاں کہ اس نے تمہارے لیے ان (تمام) چیزوں کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، سوائے اس (صورت) کے کہ تم (محض جان بچانے کے لیے) ان (کے بقدرِ حاجت کھانے) کی طرف انتہائی مجبور ہو جاؤ (سو اب تم اپنی طرف سے اور چیزوں کو مزید حرام نہ ٹھہرایا کرو)۔ بے شک بہت سے لوگ بغیر (پختہ) علم کے اپنی خواہشات (اور من گھڑت تصورات) کے ذریعے (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں، اور یقیناً آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہے○''

٣. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ○ (الأعراف، ٧:٣١)

''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا○''

٤. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا م بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ (الطور، ٥٢:١٩)

''(اُن سے کہا جائے گا) تم اُن (نیک) اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے رہے تھے خوب مزے سے کھاؤ اور پیو○''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٣٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٥/٢٠٥٦، الرقم: ٥٠٦١-٥٠٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ٣/١٥٩٩، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ٢/١٠٨٧، الرقم: ٣٢٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/١٧٥، الرقم: ٦٧٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٧٧، الرقم: ٤٣٨٩-

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے زیرِ کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھومتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: برخوردار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٣٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب: (١)، ٤/٤٢، الرقم: ٤٠٢٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٣، الرقم: ٣٢٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٢، الرقم: ١٤٨٨، وأيضًا في المفاريد، ١/٢٦، الرقم:٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٦٠، الرقم: ١٥٥٧، والحاكم في المستدرك،١/٦٨٧، الرقم: ١٨٧٠، وأيضًا، ٤/٢١٣، الرقم: ٧٤٠٩، والطبراني في المعجم الكبير،٢٠/١٨١، الرقم: ٣٨٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٨١، الرقم: ٩٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٨١، الرقم: ٦٢٨٥۔

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/٣٣٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ٤/٢٨٨، الرقم: ١٨٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ٣/٣٤٧، الرقم: ٣٧٦٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية عند الطعام، ٢/١٠٨٦، الرقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، ٢/١٢٩، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٣، ٢٠٧، الرقم: ٢٥١٤٩، ٢٥٧٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢/١٣، الرقم: ٥٢١٤، والحاكم في المستدرك، ٤/١٢١، الرقم: ٧٠٨٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ **بسم اللہ** پڑھے۔ اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں وہ سارا کھانا کھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤/٣٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، ٣/٣٦٦، الرقم: ٣٨٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٢، الرقم: ٣٢٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٧٩، الرقم: ١٠١٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢، الرقم: ١١٢٩٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٣٨، الرقم: ٢٤٥٠٤، ٢٤٥٠٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٨٤، الرقم: ٩٠٧، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٩١، الرقم: ١١١۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اُس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ (تمام حمد وستائش اس اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٣٦. عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رضي الله عنه وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ٣/٣٤٧، الرقم: ٣٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/١٧٤، الرقم: ٦٧٥٨، وأيضًا، ٦/٧٨، الرقم: ١٠١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٦، الرقم: ١٨٩٨٣، والحاكم في المستدرك، ٤/١٢١، الرقم: ٧٠٨٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٦، الرقم: ١٥١٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٢٨١، الرقم: ٢٣٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٥١٠۔

’’صحابیٔ رسول ﷺ حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: ﴿بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ﴾ (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں۔) تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور بخاری نے ’التاريخ الكبير‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

٦/٣٣٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثَمَانِ سِنِيْنَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامُهُ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٢، الرقم: ١٦٦٤٦، وأيضًا، ٥/٣٧٥، الرقم: ٢٣٢٣٢، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب الدعاء بعد الأكل، باب: (٥) نوع آخر، ٤/٢٠٢، الرقم: ٦٨٩٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٦، الرقم: ٤٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٩/٥٨١، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٤١، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٥٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: سَنَدُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ﴾ (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، نسائی نے ’السنن الکبری‘ میں اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٧/٣٣٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٧-٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ٥/٢٠٧٨، الرقم: ٥١٤٢-٥١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٧، الرقم: ٣٤٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، ٣/٣٦٦، الرقم: ٣٨٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٢، —

’’حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دستر خوان اُٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہوجاتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو کثرت سے پاکیزہ، بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے ربّ! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨/٣٣٩. وفي رواية عنه: **قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَقَالَ مَرَّةً: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.**

’’اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا﴾ (اس اللہ کے

..... والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٠١، الرقم: ٦٨٩٦، والدارمي في السنن، ٢/١٣٠، الرقم: ٢٠٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٦، الرقم: ١٨٠٩٦، وأيضًا، ٥/٢٥٢، ٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٢٢، ٢٢٢٥٤، والروياني في المسند، ٢/٢٦٧، الرقم: ١١٧٣.

لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا ربّ ہے۔اے ہمارے ربّ! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤٠/٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ..... ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ: فَقَالَ أَبِي، وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا..... پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ ﷺ کی روانگی کے وقت) میرے والد نے

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر، واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام، وطلب الدعاء من الضيف الصالح وإجابته لذالك، ٣/١٦١٥، الرقم: ٢٠٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف، ٥/٥٦٨، الرقم: ٣٥٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه، ٣/٣٣٨، الرقم: ٣٧٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨٨، الرقم: ١٧٧١١۔

آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ﴾ (اے اللہ! تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

﴿نیا چاند دیکھنے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط

(البقره، ٢: ١٨٩)

''(اے حبیب!) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیں یہ لوگوں کے لیے اور ماہِ حج (کے تعیّن) کے لیے وقت کی علامتیں ہیں۔''

٢. هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط مَاخَلَقَ اللهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ج يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○ (يونس، ١٠: ٥)

''وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اس سے) روشن (کیا) اور اس کے لیے (کم و بیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو، اور اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ، وہ (ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں○''

٣. وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِيْ فَلَکٍ يَّسْبَحُوْنَ○ (الأنبياء، ٢١: ٣٣)

’’اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کرّے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں○‘‘

٤. وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ○

(فصلت، ٤١: ٣٧)

’’اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں، نہ سورج کو سجدہ کیا کرو اور نہ ہی چاند کو، اور سجدہ صرف اللہ کے لیے کیا کرو جس نے اِن (سب) کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہو○‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٤١. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

١-٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند رؤية الهلال، ٥/٥٠٤، الرقم: ٣٤٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٢، الرقم: ١٣٩٧، والدارمي في السنن، ٢/٧، الرقم: ١٦٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٥-٢٦، الرقم: ٦٦١-٦٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٧١، الرقم: ٨٨٨، والبزار في المسند، ٣/١٦١، الرقم: ٩٤٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٦٥، الرقم: ١٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١٧، الرقم: ٧٧٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٥٦، الرقم: ١٣٣٣٠، وأيضًا في الدعاء، ــ

وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّکَ اللهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢/٣٤٢. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّکَ اللهُ﴾ (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہی ہے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللهُ﴾ (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام

..... ١/٢٨٢، الرقم: ٩٠٣-٩٠٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٦٥، الرقم: ٣٧٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/١٠٩، الرقم: ١٨٦١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٥٩٦، الرقم: ٦٤١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨٦، الرقم: ١٩٨٦.

اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا ربّ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٤٣. عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ مَرْفُوْعًا عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ﴾ (بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا رأى الهلال، ٤/٣٢٤، الرقم: ٥٠٩٢، وأيضًا في المراسيل، ١/٣٥٥، الرقم: ٥٢٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٦٩، الرقم: ٧٣٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٣، الرقم: ٩٧٣٧، وأيضًا، ٦/٩٤، الرقم: ٢٩٧٤٩، والطبراني مرفوعًا عن أبي سعيد رضي الله عنه في الدعاء، ١/٢٨٢، الرقم: ٩٠٥ ـ ٩٠٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٦، الرقم: ٦٤٢، والديلمي عن أبي هريرة رضي الله عنه في مسند الفردوس، ٤/٣٢٨، الرقم: ٦٩٥٣ـ

پیدا کیا) پھر فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

٣٤٤/ ٤. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور حشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٢٩، الرقم: ٢٢٨٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٢، الرقم: ٩٧٢٧، وأيضًا، ٦/٩٤، الرقم: ٢٩٧٤٤، والربيع في المسند، ١/١٩٩، الرقم: ٤٩٢، والطبراني عن رافع بن خديج رضی اللہ عنہ في المعجم الكبير، ٤/٢٧٦، الرقم: ٤٤٠٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٨٣، الرقم: ٩٠٨، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٦٩، الرقم: ٣٨٧، والخطيب البغدادي في الكفاية، ١/٣٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٩۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

٣٤٥/٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے) والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦/٦. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَطَهُوْرَهُ وَرِزْقَهُ وَنُوْرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَطَهُوْرَهُ وَرِزْقَهُ وَنُوْرَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥۔٦: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/٢٨٣، ٢٨٤، الرقم: ٩٠٩، ٩١٠۔

٣٤٧/٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْهِلَالِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ. وَآمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى اللَّخْمِي وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ. وَآمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و ہدایت والا چاند بنا۔ اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔''

اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ لخمی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

٣٤٨/٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَعَلَّمُوْنَ هَذَا الدُّعَاءَ إِذَا دَخَلَتِ السَّنَةُ أَوِ الشَّهْرُ: اَللّٰهُمَّ

٧: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٧، الرقم: ٦٤٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٠١، الرقم: ٣١١، وابن عدي في الكامل، ٣/٢٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٦٥۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٢١، الرقم: ٦٢٤١، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٢٥٥، الرقم: ٥٠١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٩۔

أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِنَ الرَّحْمَانِ وَجَوَازٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَهَذَا مَوْقُوْفٌ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِنَ الرَّحْمَانِ وَجَوَازٌ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، رحمٰن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٩/٣٤٩. وفي رواية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْيُخِهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون،

٩: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٨، الرقم: ٦٤٥۔

عافیت اور رزق حسن کے ساتھ شروع فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۳۵۰/۱۰۔ وفي رواية: عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ أَيُّ شَيءٍ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُوْرٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِکَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَرَايَا.

’’اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن ﷺ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُوْرٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِکَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور، اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن سرایا نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، باب ما قالوا في الهلال يرى ما يقال، ۲/۳۴۳، الرقم: ۹۷۳۳، وأيضًا، ۶/۹۵، الرقم: ۲۹۷۵۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۴۶۶، الرقم: ۸۷۷۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ عِنْدَ دُخُوْلِ الأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازاروں اور دیگر مقاماتِ غفلت میں داخلے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں اور اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ. (الكهف، ١٨: ٢٤)

''اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔''

٢. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰىo قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًاo قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰىo

(طه، ٢٠: ١٢٤-١٢٦)

''اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گےo وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھاo ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گاo''

٣. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

(النور، ٢٤: ٣٧)

''(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔''

اَلْأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٥١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السّوق، ٥/٤٩١، الرقم: ٣٤٢٨-٣٤٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب الأسواق ودخولها، ٢/٧٥٢، الرقم: ٢٢٣٥، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٩، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٢٧، والبزار في المسند، ١/٢٣٨، الرقم: ١٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١-٧٢٢، الرقم: ١٩٧٤، ١٩٧٥، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٢١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٠٠، الرقم: ١٣١٧٥، والطيالسي في المسند، ١/٤، الرقم: ١٢، وأيضا في الدعاء ١/٢٥١، ٢٥٢، الرقم: ٧٨٩-٧٩٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٧، الرقم: ٢٦١٩-

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ كُلُّهُمْ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی دنیا اور حاکم نے روایت کیا اور ان سب نے صحیح قرار دیا ہے۔

٢/٣٥٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من المجلس، ٥/٤٩٤، الرقم: ٣٤٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، —

جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَالِکَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا کَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَالِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی فضول باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو ان فضول باتوں سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣/٣٥٣. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: کَلِمَاتٌ

------ ١٠٥/٦، الرقم: ١٠٢٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٩٤/٢، الرقم: ١٠٤٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٤٦/٦، الرقم: ٦٥٨٤۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في كفارة المجلس، ٢٦٤/٤، الرقم: ٤٨٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٣/٢، الرقم: ٥٩٣، والطبراني في الدعاء، ٥٣٦/١، الرقم: ١٩١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٥/٢، الرقم: ٢٣٤٠، وابن سرايا في سلاح ــ

لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٥٤. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

..... المؤمن في الدعاء، ١/٤٨١، الرقم: ٩١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/٣١٧، الرقم: ٣٩١٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٨٨، الرقم: ٢٣٦٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٤٧۔

٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب: (١٢٠)، ٦/١١٢، الرقم: ١٠٢٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢٠، الرقم: ١٩٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٨، الرقم: ١٥٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٤، الرقم: ٢٣٣٧۔

أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ، فَقَالَهَا فِي مَجْلِسِ ذِکْرٍ کَانَ کَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ کَانَتْ کَفَّارَتَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔) گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔‘‘

اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اِسے امام مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام نسائی اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔

٣٥٥/٥. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب كفارة ما يكون في المجلس، ٦/١١٣، الرقم: ١٠٢٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١، الرقم: ١٩٧٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٠، الرقم: ٩١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٤، الرقم: ٢٣٣٩۔

بِآخِرِهِ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذِهِ کَلِمَاتٍ أَحْدَثْتَهُنَّ. قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ کَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام ﷺ نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے: اے اللہ!) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔

٣٥٦/٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، بزار، ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار اور طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٥٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٠، الرقم: ٢٧١، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٠/١٦، الرقم: ٩٧٩٧، والبزار في المسند، ٥/١٦٦، الرقم: ١٧٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٦٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٢، الرقم: ٣١٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٦٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، ٥/٤٦١، الرقم: ٣٣٨٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧۔١٠٨، الرقم: ١٠٢٣٨۔١٠٢٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٢٨٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٣٠، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨، الرقم: ٤٧، —

فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: سَنَدُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں معاف فرما دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٨/٣٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ

..... والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٣٠، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/١٩٣، الرقم: ١٠٦۔

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥١، الرقم: ٥٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، الرقم: ٩٧٦٣، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩۔

پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/٣٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أُدْخِلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَإِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (و خسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو گی اگرچہ وہ لوگ بوجہ ثواب جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور ابن ابی عاصم دونوں نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥٢، الرقم:٥٩١، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد،١/٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٣، الرقم: ٢٣٣١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٧٧، الرقم: ٢٣٢٢، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩۔

١٠/٣٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ تِرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وفي رواية: وَإِنْ أُدْخِلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں (اس حال میں کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں، تو ان کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لئے حسرت (وندامت) کا باعث ہو گی۔‘‘ اور ایک روایت میں

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، ٤٥٣، الرقم: ٩٧٦٣، ٩٨٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٥، الرقم: ٢٠١٧، والطيالسي في المسند، ١/٣٠٤، الرقم: ٢٣١١، والطبراني عن أبي أمامة رضي الله عنه في المعجم الكبير، ٨/١٨١، الرقم: ٧٧٥١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٤١، ٤٦، الرقم: ٨٨٢، ٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٤، الرقم: ٥٤٦، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٥٣، الرقم: ٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤٧، الرقم: ١٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٠۔

ہے کہ اگر چہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ داخل کر دیئے جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

١١/٣٦١. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عزوجل وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا قَامُوْا عَنْ أَنْتَنِ مِنْ جِيْفَةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ عليه وآله وسلم نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوئے اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بنا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ عليه وآله وسلم پر درود بھیجے بنا منتشر ہوگئے تو گویا وہ (ایسے ہیں جو) مردار کی بدبو سے کھڑے ہوئے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه الطيالسي في المسند، ١/٢٤٢، الرقم: ١٧٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٤، الرقم: ١٥٧٠۔

بَابٌ فِي أَذْکَارِ الرُّقْيَةِ

﴿دَم کے لئے پڑھے جانے والے اَذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ لا عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ ○

(الفاتحة، ١:١-٧)

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے○ روزِ جزا کا مالک ہے○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا○''

٢. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ (المؤمنون، ٢٣:٩٧)

''اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں○''

٣. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

(الفلق، ١١٣:١-٥)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے○ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے○ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے○ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○‘‘

٤. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِکِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○ (الناس، ١١٤: ١-٦)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں○ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے○ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے○ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے○‘‘

اَلْأَحَادِیْثُ وَالْآثَارُ

١/٣٦٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفُثُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات، ٥/٢١٦٥، الرقم: ٥٤٠٣، وأيضًا، باب في المرأة ترقي الرجل، ٥/٢١٧٠، الرقم: ٥٤١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب رقية المريض، ٤/١٧٢٣، الرقم: ٢١٩٢، وابن ماجه في ـــ

عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا. فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرض وصال میں معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ ﷺ کا (اپنا) دست اقدس آپ ﷺ (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتیں۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٦٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي

..... السنن، كتاب الطب، باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، ٢/١٢٧٥، الرقم: ٣٨٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٥٥، الرقم: ٧٠٨٦، ومالك في الموطأ، ٢/٩٤٢، الرقم: ١٦٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٢٤٨٧٥، ٢٤٩٧١، ٢٦٣٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٣٠، الرقم: ٢٩٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ١٤٧٤.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ٤/١٩١٦، الرقم: ٤٧٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ٤/١٧٢٣، الرقم: ٢١٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ـــ

مَاتَ فِيْهِ. جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ. لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوجاتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ ﷺ پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٣٦٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِي

..... ١٥/٤، الرقم: ٣٩٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ١١٦٦/٢، الرقم: ٣٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٥٠/٦، الرقم: ١٠٨٤٧۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي ﷺ، ٢١٦٨/٥، الرقم: ٥٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، ١٧٢٤/٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ١٢/٤، الرقم، ٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ١١٦٣/٢، الرقم: ٣٥٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٦٨/٤، الرقم: ٧٥٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٦، الرقم: ٢٤٦٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٦/٥، الرقم: ٢٣٥٦٩۔

الرُّقْيَةِ: تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ﴿تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٣٦٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي ﷺ، ٥/٢١٦٨، الرقم: ٥٤١١، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ٤/١٧٢١، الرقم: ٢١٩١، والترمذي عن علي رضي الله عنه في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ٥/٥٦١، الرقم: ٣٥٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٧، الرقم: ١٦١٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٨، الرقم: ٧٥٠٨- ٧٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٤-٤٥، الرقم: ٢٤٢٢١، ٢٤٢٢٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٣٧، الرقم: ٢٩٧١، ٢٩٧٢۔

﴿أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کردے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥/٣٦٦. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ﷺ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور

٥-٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ٤/١٧٢٨، الرقم: ٢٢٠٢، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (٢٩)، ٤/٤٠٨، الرقم: ٢٠٨٠، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب في الرقية إذا اشتكى، ٥/٥٧٤، الرقم: ٣٥٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١١، الرقم: ٣٨٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٣، الرقم: ٣٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦٧، ٤١٠، الرقم: ٧٥٤٦، ٧٧٢٤، ومالك في الموطأ، كتاب العين، باب التعوذ والرقية في المرض، ٢/٩٤٢، الرقم: ١٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢١، ٢١٧، الرقم: ١٦٣١٢، ١٧٩٣٢۔

نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار **بسم اللہ** اور سات بار (یہ کلمات) کہو: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٦٧. وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ: أَتَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ. قَالَ: فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

امام ترمذی اور ابوداود نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: ﴿أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا۔ اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اِسی بات کا حکم دیتا ہوں۔''

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧/٣٦٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيءٍ يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ. اللهُ يَشْفِيْکَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت ابو سعید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: ﴿بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيءٍ

٧۔٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب الطب والمرض والرقى، ٤/١٧١٨، الرقم: ٢١٨٦۔٢١٨٥، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في التعوذ للمريض، ٣/٣٠٣، الرقم: ٩٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٣۔٣٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤٩، الرقم: ١٠٨٤١۔١٠٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨، ٥٦، الرقم: ١١٢٤١، ١١٥٥١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٠٦، الرقم: ٧٢٨٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٧، الرقم: ٨٢٦٨، والروياني في المسند، ١/٦٩، الرقم: ٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٠، الرقم: ٢١٢٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢١٣۔

يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْکَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ﴾ (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذاء اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں)۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٨/٣٦٩. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ إِذَا اشْتَکَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِي عَيْنٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''اور ایک روایت میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آ کر آپ ﷺ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِي عَيْنٍ﴾ (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٧٠. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي فَقَالَ لِي: أَلَا أَرْقِيْکَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرَائِيْلُ قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي بَلَی يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ وَاللهُ يَشْفِيْکَ مِنْ کُلِّ

دَاءٍ فِيْکَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہ دم فرمایا: ﴿بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ وَاللهُ يَشْفِيْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ فِيْکَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گانٹھوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٧١. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَا**

١٠: أخرجه الترمذي في الصحيح، كتاب الطب، باب: (٣٢)، ٤/٤١٠، الرقم: ٢٠٨٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة، ٣/١٨٧، الرقم: ٣١٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٨، ٢٥٩، الرقم:١٠٨٨٢-١٠٨٨٥، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٩، الرقم: ٥٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٦، الرقم: ٢٣٥٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣١٨،٣٦٦، الرقم: ٢٤٣٠،٢٤٨٣، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٤٠، الرقم: ٢٩٧٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٣، الرقم: ١٢٦٨ـ١٢٧٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٣٧، الرقم: ٧١٨ـ

مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوْفِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات بار یوں کہے: ﴿أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوْفِيَ﴾ (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرشِ عظیم کے ربّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔) تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۱/۳۷۲. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اشْتَکَى مِنْکُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَکَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي

۱۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٦-٢٥٧، الرقم: ١٠٨٧٤-١٠٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٢٤٠٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٤٣، الرقم: ٧٥١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٨٠، الرقم: ٨٦٣٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٣١، الرقم: ١٠٨٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٣٨٩، الرقم: ٦٤٨، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، —

السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ. فَيَبْرَأُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ﴿رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ﴾ (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا ربّ ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تاکہ یہ تندرست ہو جائے۔) تو وہ شخص شفایاب ہو جائے گا۔‘‘

اسے امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

..... ١/٤٢٢، الرقم:٧٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٥٦، الرقم: ٥٢٣٩۔

٣٧٣/ ١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُوْلَ: بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ﴾ (اللہ تعالیٰ بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (٢٦)، ٤/٤٠٥، الرقم: ٢٠٧٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما يعوذ به من الحمى، ٢/١١٦٥، الرقم: ٣٥٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠٠، الرقم: ٢٧٢٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٧، الرقم: ١٩٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٧، الرقم: ٢٣٥٧٩، وأيضًا، ٦/٦٣، الرقم: ٢٩٥٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٢٤، الرقم: ١١٥٦٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٠٤، الرقم: ٥٩٤، وأبو نعيم حلية الأولياء، ١٠/٣٧٩۔

١٣/٣٧٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِيَ ذَالِکَ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ (أي الرباب جدة عثمان بن حكيم): فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَالرُّقَی صَالِحَةٌ فَقَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ عليه وآله وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ عليه وآله وسلم نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا ہوتا ہے۔‘‘ (امام ابو داود نے فرمایا: الحمة سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹنا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقى، ٤/١١، الرقم:٣٨٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٧٢، ٢٥٦، الرقم: ١٠٠٨٦، ١٠٨٧٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٨، الرقم: ٨٢٧٠۔

٣٧٥/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَصْحَابِهِ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوب چشم ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي﴾ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن السنی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٦/١٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطَسَةٍ سَمِعَهَا:

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٢، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٥١٤، الرقم: ٥٦٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/١٠١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤١٥، الرقم: ٧٥٦، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٠٤۔

١٥: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب: من سمع العطسة/٣١٩، الرقم: ٩٢٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٦٠٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٤٠٤۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ أَبَدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٧٧. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدِغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ إِلَّا لَدِغَتْهُمْ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبِعِهِ حَيْثُ لَدِغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٦: أخرجه ابن ماجه عن عائشة رضي الله عنها في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، ١/٣٩٥، الرقم: ١٢٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٤، الرقم: ٢٣٥٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٩١، الرقم: ٥٨٩٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٨٧، الرقم: ٨٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٦٥، الرقم: ٥٤٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١١١۔

وفي رواية للطبراني والبيهقي: رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ: لَمْ يَذْکُرْ تَنَاوُلَهَا بِالْفِعْلِ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، وَمِلْحٍ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ نے مختصراً اور ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بچھو کو مار دیا۔ (صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ ﷺ نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرمایا۔‘‘

١٧/٣٧٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِکَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُوْلَئِکَ فَقَالُوْا: هَلْ مَعَکُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوْا: إِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيْعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوْا: لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوْهُ فَضَحِکَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاکَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِي بِسَهْمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آ کر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب، ٥/٢١٦٦، الرقم: ٥٤٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، ٤/١٧٢٧، الرقم: ٢٢٠١، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ، ٤/٣٩٨، الرقم: ٢٠٦٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٤، الرقم: ٣٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب أجر الراقي، ٢/٧٢٩، الرقم: ٢١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦٧، الرقم: ٧٥٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤، الرقم: ١١٤١٧۔

گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ سوانہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کرکے بچھو کے کاٹے کی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انھوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ ﷺ (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٣٧٩. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقَى فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ: اعْرِضُوْا عَلَيَّ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ

١٨-١٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما رخص فيه من الرقي، ٢/١١٦١، الرقم: ٣٥١٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٦، الرقم: ١٩٧٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٧، الرقم: ٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٩، الرقم: ٢٠٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٦٣، الرقم: ٦٠٩٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٧، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٦٢٦، الرقم: ٥٨٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١١١۔

بِهٰذِهِ هٰذِهِ مَوَاثِيْقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ بِاخْتِصَارٍ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا قَيْسِ ابْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْ وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔

١٩/٣٨٠. وفي رواية أيضًا: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الرُّقَى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَإِنِّي كُنْتُ أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا:

ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کر لیا کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی، طحاوی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٠/٣٨١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ: وَكَانَ إِذَا لُدِغَ مِنْ أَهْلِهِ إِنْسَانٌ قَالَ: مَا قَالَ الْكَلِمَاتِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْقَزْوِيْنِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) تو اس رات سانپ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ ﷺ کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، قزوینی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤/٤٦١، الرقم: ٨٢٨٠، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٩٤، الرقم: ١٧٤١.

حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢١/٣٨٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ (رضي الله عنهما) وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے، اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظر بد سے)۔''

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب (يزفون) النسلان في المشي، ٣/١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقية من العين، ٤/٣٩٦، الرقم: ٢٠٦٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القرآن، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٠، الرقم: ١٠٨٤٤، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/٣٣١، الرقم: ١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٠، الرقم: ٢٤٣٤۔

اسے امام بخاری، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢/٣٨٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ ﷺ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقية بالمعوّذتين، ٤/٣٩٥، الرقم: ٢٠٥٨، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من عين الجانّ، ٨/٢٧١، الرقم: ٥٤٩٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٥٨، الرقم: ٧٩٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب من استرقى من العين، ٢/١١٦١، الرقم، ٣٥١١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٥١٥، الرقم: ٩٩٦، والنووي في رياض الصالحين/٢٥٢، الرقم: ٢٥٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/١٩٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٢٢٣، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٧٢، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٠٢۔

نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣/٣٨٤. عَنْ أَبِي لَيْلَى رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخًا وَجِعًا قَالَ: مَا وَجَعُ أَخِيكَ؟ قَالَ: بِهِ لَمَمٌ قَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ: فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ الْآيَةَ وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا﴾ وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: قَدِ احْتَجَّ

٢٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، ٢/١١٧٥، الرقم: ٣٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٢٨، الرقم: ٢١٢١٢، والحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤/٤٥٨، الرقم، ٨٢٦٩، والطبراني في الدعاء، ١/٣٣٠، الرقم: ١٠٨٠، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١١٧، الرقم: ١٢٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٢٠، الرقم: ٧٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٦٩۔

الشَّيْخَانِ رضی اللہ عنہما بِرُوَاةِ هَذَا الْحَدِيْثِ کُلِّهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ غَيْرَ أَبِي جَنَابِ الْکَلْبِيِّ وَالْحَدِيْثُ مَحْفُوْظٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اسے آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورہ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: ﴿وَإِلٰـهُکُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں۔ اور ایک آیت سورہ آل عمران کی غالباً ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ پڑھی۔ پھر سورہ اَعراف کی ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّکُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ مومنین کی ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰـهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ جن کی ﴿وَأَنَّهُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا﴾ پڑھی اور سورہ الصّافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور معوّذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہو کر کھڑا ہوگیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قابل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔

بَابٌ فِيْمَا يُقَالُ فِي الْمَرَضِ وَعِنْدَ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَرِيْضِ

﴿ حالتِ مرض میں اور مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں ﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ ۙ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ ○

(الفاتحة، ١:١-٧)

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے○ روزِ جزا کا مالک ہے○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا○''

٢. وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (التوبة، ٩: ١٤)

''اور ایمان والوں کے سینوں کو شفا بخشے گا○''

٣. وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ. (يونس، ١٠:٥٧)

''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آ گئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی)o''

٤. فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. (النحل، ١٦: ٦٩)

''اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

٥. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

(بني إسرائيل، ١٧:٨٢)

''اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔''

٦. وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِo (الشعراء، ٢٦:٨٠)

''اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہےo''

٧. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ. (حم السجدة، ٤١:٤٤)

''فرما دیجئے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔''

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٨٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، ٤/٢٠٦٨،ـ

الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللهَ لَهُ، فَشَفَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوزے کی طرح لاغر ہو گیا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے، تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اِس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اِس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: ﴿اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور

..... الرقم: ٢٦٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/ ٥٢١، الرقم: ٣٤٨٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٦٠، الرقم: ١٠٨٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٣، الرقم: ٢٩٣٤٠۔

آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٣٨٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَغْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ٥/٥٦٠، الرقم: ٣٥٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦١، الرقم: ١٠٨٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، ١٠٧، ١٢٨، الرقم: ٦٣٧، ٨٤١، ١٠٥٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٦، الرقم: ٢٣٥٧١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٨٨، الرقم: ٦٩٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٨٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٩، والطبراني في الدعاء، ١/٥٦٣، الرقم: ٢٠٢٥۔

میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آ چکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دوہرائے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ﴾ (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!) راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔‘‘

اسے امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/٣٨٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّيءِ الْأَسْقَامِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّيءِ الْأَسْقَامِ﴾

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٣، الرقم: ١٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٢، الرقم: ١٣٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٥، الرقم: ١٠١٧، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٩، الرقم: ١٣٤٢، والطيالسي في المسند، ١/٢٦٨، الرقم: ٢٠٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٤٠، الرقم: ٢٣٦٣۔

(اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤/٣٨٨. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ احْتَبَسَ بَوْلُهُ فَأَصَابَتْهُ حَصَاةُ الْبَوْلِ فَعَلَّمَهُ رُقْيَةً سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلَى هَذَا الْوَجِعِ. فَيَبْرَأُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْقِيَهُ بِهَا فَرَقَاهُ بِهَا فَبَرَأَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول من كان به أسر، ٦/٢٥٦-٢٥٧، الرقم: ١٠٨٧٤-١٠٨٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٢٤٠٠٣، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٤، الرقم: ١٢٧٢، وأيضًا، ٤/٢٤٣، الرقم: ٧٥١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٨٠، الرقم: ٨٦٣٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٣١، الرقم: ١٠٨٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٣٨٩، الرقم: ٦٤٨-

’’حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اُس کے والد کا پیشاب بند ہوگیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سن رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے:) ﴿رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلَ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلَى هٰذَا الْوَجِعِ﴾ (ہمارا ربّ وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے ربّ!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا ربّ ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل فرما۔) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٨٩/٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١: ٨٧] أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٥٠٦، الرقم: ١٨٦٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٧، الرقم: ٥٢٨٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤١٤، الرقم: ٧٥٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٦٦٩۔

مَرَضِهِ ذَالِکَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت سعد بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٩٠. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا شَکَی إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعَ حَلْقِهِ قَالَ: عَلَيْکَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٩١. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرَفٍ ﷺ قَالَ: کَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْمَرِيْضَ إِذَا قُرِیءَ عِنْدَهُ الْقُرْآنُ وَجَدَ لَهُ خِفَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَی خَيْثَمَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْتُ: إِنِّي أَرَاکَ الْيَوْمَ صَالِحًا قَالَ: إِنَّهُ قُرِیءَ عِنْدِي

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٩، الرقم: ٢٥٨٠۔

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٩۔

الْقُرْآنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت طلحہ بن مصرف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ ﷺ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٩٢. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: خَمْسٌ يَذْهَبْنَ بِالنِّسْيَانِ وَيَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ: اَلسِّوَاكُ وَالصِّيَامُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلُ وَاللِّبَانُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔‘‘

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٧، الرقم: ٢٩٨٠۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ لِلْمَيِّتِ وَعِنْدَ زِيَارَةِ الْمَقَابِرِ

﴿میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ (البقرہ، ٢: ١٥٥۔١٥٦)

''بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں○''

٢. تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ○ (یوسف، ١٢: ١٠١)

''مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے○''

٣. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى○ (طٰهٰ، ٢٠: ٥٥)

''(زمین کی) اسی (مٹی) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ (پھر) نکالیں گے○''

٤. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ٥٩: ١٠)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ

رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

۳۹۳/۱. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا. فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ رضي الله عنه أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَلَهُ. وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ: فَقُلْتُ، فَأَعْقَبَنِيَ اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ: مُحَمَّدًا ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت، ۲/۶۳۳، الرقم: ۹۱۹، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ۳/۳۰۷، الرقم: ۹۷۷، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، ۴/۴، الرقم: ۱۸۲۵، وأيضًا في السنن الكبرى، ۱/۶۰۱، الرقم: ۱۹۵۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، ۱/۴۶۵، الرقم: ۱۴۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۹۱، الرقم: ۲۶۵۴۰، والحاكم في المستدرك، ۴/۱۷، الرقم: ۶۷۵۸۔

بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابوسلمہ فوت ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً﴾ (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٣٩٤. عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت، ٣/٣٤٣، الرقم: ١٠٢٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ٤/٧٤، الرقم: ١٩٨٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٣، الرقم: ٢١١٣، وأيضًا، ٦/٢٦٦، ٢٦٧، الرقم: ١٠٩١٨ ـ ١٠٩٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٨، الرقم: ٨٧٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٨٨، الرقم: ١١٣٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٨٦، الرقم: ٦٤١٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٣٩، الرقم: ٦٤١٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٠٤، الرقم: ٦٠١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥١١، الرقم: ١٣٢٦، ١٣٢٧ ـ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِکَ وَزَادَ فِيهِ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا﴾ (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ﴾ (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: ابو ابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔

٣/٣٩٥. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة، ٦٦٣/٣، الرقم: (٨٦) ٩٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز،—

النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ. قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى ذَالِکَ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے

..... باب ما يقول في الصلاة على الميت، ٣/٣٤٥، الرقم: ١٠٢٥، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ٤/٧٣، الرقم: ١٩٨٣، ١٩٨٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٢، الرقم: ٢١١٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨١، الرقم: ١٥٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣، الرقم: ٢٤٠٢١، والبزار في المسند، ٧/١٧٢، الرقم: ٢٧٣٩۔

گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیاکی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میت کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٣٩٦. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَيٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ اقْرَؤُوْهَا عَلَى مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب القراءة عند الميت، ٣/١٩١، الرقم: ٣١٢١، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقرأ على الميت، ٦/٢٦٥، الرقم: ١٠٩١٣-١٠٩١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلي فيها على الميت ولا يدفن، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦، الرقم: ٢٠٣١٥، ٢٠٣١٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٦٩، الرقم: ٣٠٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٩، ٢٢٠، الرقم: ٥١٠-٥١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٧٨، ٤٧٩، الرقم: ٢٤٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٣١١-

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمِّ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اسے اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٩٧/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١٠، الرقم: ٣١٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٤٥-٣٤٦، الرقم: ٣٠٧٦، ٣٠٧٧، والطبراني في الدعاء، ١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٠، الرقم: ٦٧٥٥، والنووي في رياض الصالحين/٢٣٦، الرقم: ٢٣٦-

٦/٣٩٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ (وفي رواية: وَعَلَى مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ﴿بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ (وفي رواية: وَعَلَى مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ ﷺ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔''

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٧/٣٩٩. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ

٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا وضع الميت في اللحد، ٦/٢٦٨، الرقم: ١٠٩٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٧، ٤٠، ٥٩، ٦٩، ١٢٧، الرقم: ٤٨١٢، ٤٩٩٠، ٥٢٣٣، ٥٣٧٠، ٦١١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١٨، الرقم: ١١٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٧٦، الرقم: ٣١١٠، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٢٩، الرقم: ٥٧٥٥، والحاكم في المستدرك، ١١/٥٢٠، الرقم: ١٣٥٣ـ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في ـــ

اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِکَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ: مِنْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِکَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿مِنْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ’’اے اللہ! (یہ میرا غلام) تیرے سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا اِسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩١، الرقم: ١٦٠٦١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٤٣، الرقم: ٣٠٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٨٩، الرقم: ٢١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢٥٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٠٣١۔

٤٠٠/٨. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ﴾ (اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، اِن شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٠١/٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَقَدْتُهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٧١، الرقم: ٩٧٥، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩٤، الرقم: ٢٠٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ماجاء فيما يقال إذا دخل المقابر، ١/٤٩٤، الرقم: ١٥٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٣، ٣٥٩، الرقم: ٢٣٠٣٥، ٢٣٠٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٢٧، الرقم: ١١٧٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والطبراني في الدعاء، ١/٣٧٢، الرقم: ١٢٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٩، الرقم: ٧٠٠٥۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء—

فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ ﷺ کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ ﷺ نے (اہلِ قبرستان سے) فرمایا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ﴾ (اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا)۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے

..... فيما يقال إذا دخل المقابر،١/٤٩٣، الرقم: ١٥٤٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٨٨-٢٨٩، الرقم: ٨٩١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧١، ٧٦، ١١١، الرقم: ٢٤٤٦٩، ٢٤٥١٩، ٢٤٨٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٨/٦٩، الرقم: ٤٥٩٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٠٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٤٣٥، الرقم: ٨٠٧، والنميري في أخبار المدينة،١/٦٣، الرقم: ٢٨٧-

بَابٌ فِي جَامِعِ الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ

﴿جامع ماثورہ دعاؤں اور اَذکار کا بیان﴾

٤٠٢/١. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٣/٢. **عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَتَاهُ**

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب من تعوّذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء، ٦/٢٤٤٠، الرقم: ٦٢٤٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، ٥/٢٣٣٦، الرقم: ٥٩٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/٢٠٨٠، الرقم: ٢٧٠٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من سوء القضاء، ٨/٢٦٩-٢٧٠، الرقم: ٥٤٩١، ٥٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٦، الرقم: ٧٣٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٤، الرقم: ١٠١٦-

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، —

رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْيَاکَ وَآخِرَتَکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو مالک (الاشجعی) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے ربّ سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لیے جامع ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٠٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ

.....باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٣، الرقم: (٣٦) ٢٦٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ٢/١٢٦٤، الرقم: ٣٨٤٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٦٦، الرقم: ٧٤٤، وأيضًا، ٢/٣٠، الرقم: ٨٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣١٧، الرقم: ٨١٨٥۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٤)، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٢، —

مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَکِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن یزید خطمی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے:﴿اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ﴾ (یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے)۔‘‘

٤٠٥/٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ،

..... وابن المبارك في الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣٠، والطبراني في الدعاء، ١/٤١٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٢، الرقم: ٩٥٩۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٢٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٧٠، الرقم: ٣٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ــ

وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت داود علیہ السلام کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

..... ٣/٢٧١، الرقم: ٤٨١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٧/٨٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٨١، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/١٨١، وأيضًا في رياض الصالحين/٣٣٤، الرقم: ٣٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٢، الرقم: ٩٥٨۔

٤٠٦/٥. عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ: فَأَخَذَ بِكَتِفِي فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت شکل بن حمید ﷺ روایت بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي﴾ (یا اللہ! میں سے اپنی سماعت، اپنی بصارت، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی شرم گاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٥)، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٥١، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر السمع والبصر، ٨/٢٥٥، ٢٥٩، الرقم: ٥٤٤٤، ٥٤٥٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٤٦، الرقم: ٧٨٧٥-٧٨٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٩، الرقم: ٢٩١٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٥٥، الرقم: ١٤٧٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٥، الرقم: ١٩٥٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٣٤٧، ٣٤٨، والعسقلاني في الإمتاع، ١/٤١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١٤، الرقم: ٩٩٢-

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٦/٤٠٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: أَيُّ شَيءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ: دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ: فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے پوری پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٤)، ٥/٥٤١، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم: ٢٢٠٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٦، الرقم: ٢٩٣٥٦، والبخاري في الأدب المفرد/٢٥٣، الرقم: ٧٢٥، وعبد بن حميد في المسند،١/٦٦، الرقم: ١٠٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٥٦، الرقم: ٩٨، وأيضًا في الدعاء،١/٥٦١، الرقم: ٢٠٢٠، والقرشي في الشكر، ١/٥٤، الرقم: ١٥٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/١٢٦، الرقم: ١١٤٤، والزيلعي في تخريج الآحاديث والآثار، ٣/٣٩٧، الرقم: ١٢٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٣٤۔

تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: پوری نعمت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام زیلعی نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٠٨/٧. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا؟ قَالَ أَبِي: سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ: فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَرَهْبَتِکَ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ: يَا حُصَيْنُ، أَمَا إِنَّکَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي الْکَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي، فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ، أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوت عن النبي ﷺ، ٥/٥١٩، الرقم:٣٤٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤٦، ٢٤٧، الرقم: ١٠٨٣٠-١٠٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٤، الرقم: ٢٠٠٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٣، الرقم: ٤٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨١، الرقم: ٨٩٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٢٣، الرقم: ٢٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٣٨، الرقم: ٥٩٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٤١٢، الرقم:١٣٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩١، الرقم: ١٨٨٠، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٨٦-٨٧-

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ.

وزاد الحاکم: اَللّٰهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي، اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبولِ اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہاری امید وخوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي﴾ (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي، اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ﴾ (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کیے یا اِعلانیہ کیے، جو خطأً کیے یا عمدًا کیے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما

دے)۔'' امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٨/٤٠٩. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ کَفَّهُ بَيْنَ کَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلَّى لِي کُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ..... قَالَ: سَلْ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ٥/٣٦٨-٣٦٩، الرقم: ٣٢٣٥، ومالك في الموطأ، کتاب القرآن، باب العمل في الدعاء،١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٢، وأيضًا،١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، وابن حميد في المسند،١/٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٨-٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وأيضًا في السنة،١/١٦٩، الرقم: ٣٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٧، الرقم: ٢٩٥٩٧، والحاکم في المستدرك،١/٧٠٢، ٧٠٨، الرقم: ١٩١٢-١٩١٣،١٩٣٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، والدارقطني في رؤية اللّٰه، ١/١٦٧، الرقم: ٢٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٦-

إِلَى حُبِّكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ (أَيِ الْبُخَارِيَّ) عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷺ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا، اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہو گیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! حاضر ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہوگئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے

تیری محبت، اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلماتِ حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، مالک، احمد، ابن حمید اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے، امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٩/٤١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَزَادَ: وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٨، الرقم:٣٥٩٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٢، الرقم: ٢٥١، وأيضًا في كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٤٤، الرقم: ٧٨٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٠، الرقم: ٢٩٣٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٠، الرقم: ١٨٧٩۔

﴿اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ﴾ ’’اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٠/٤١١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٢٤)، ٥/٥٧٣، الرقم:٣٥٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٤، الرقم: ٢٩٨٢٤، والطبراني في الدعاء،١/٤٢٣، الرقم:١٤٣١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٨٠، والمناوي في فيض القدير، ٤/٥٢١، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي،١٠/٣٤۔

وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ﴾ (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٢/١١. **عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِکَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.**

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من التردي والهدم، ٨/٢٨٢-٢٨٣، الرقم: ٥٥٣١-٥٥٣٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٦٨، الرقم: ٧٩٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٢٧، الرقم: ١٥٥٦٢-١٥٥٦٣، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٣/٤٦٠، الرقم: ١٩١٩، وأيضًا في الجهاد، ٢/٦٣٧، الرقم: ٢٦٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٣، الرقم: ١٩٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٧٠، الرقم: ٣٨١، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٠٥-٤٠٦، الرقم: ١٣٦٢-١٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١٥، الرقم: ٩٩٥-

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِکَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا﴾ (اے اللہ! میں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور میں تیری راہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مارے جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مر جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

اسے امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٢/٤١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ.

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من نفس لا تشبع، ٨/٢٦٣، الرقم: ٥٤٦٧، وأيضًا في باب الاستعاذة من دعاء لا يسمع، ٨/٢٨٤، الرقم: ٥٥٣٦-٥٥٣٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٤٥، الرقم: ٧٨٦٩-٧٨٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦١، —

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ﴾ (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی اس کی تائید میں اور شواہد بھی ہیں۔

١٣/٤١٤. عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا اَللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي

..... الرقم: ٣٨٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٤٠، ٣٦٥، الرقم: ٨٤٦٩، ٨٧٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٨، الرقم: ٢٩١٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٨٥، ٧١٦، الرقم: ٣٥٤، ٣٥٥، ١٩٥٨۔

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٩٨٥، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، ٣/ ٥٢، الرقم: ١٣٠١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٦، الرقم: ١٢٢٤، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/ ٢١٦، —

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْمِزِّيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ فَوَافَقْنَاهُ فِيْهِ بِعُلُوٍّ.

’’حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت مُحَجَّن بن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا اَللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابوداود نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علو مرتبت پر ہمیں ان سے موافقت ہے۔

..... الرقم: ١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٨، الرقم: ١٨٩٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥٨، الرقم: ٧٢٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٤/٣٥٠، الرقم: ٢٣٨٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٠، الرقم: ٩٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٩٦، الرقم: ٧٠٣، وأيضًا في الدعاء، ١/١٩٨، الرقم: ٦١٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/٢٦٨۔

٤١٥/١٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اُس آدمی نے دعا کی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ﴾ ’(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٩، الرقم: ١٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، ٥/٥٥٠، الرقم: ٣٥٤٤، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، ٣/٥٢، الرقم: ١٣٠٠-١٣٠١، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/٢٨٨، الرقم: ١٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، ٢/١٢٦٨، الرقم: ٣٨٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٢٢٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٧، الرقم: ٢٩٣٦١، والحاكم في المستدرك، ١/٦٨٣، الرقم: ١٨٥٦-

زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے!(میری دعا قبول فرما)۔' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے(اس) اسمِ عظیم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطہ سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤١٦/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا.

١٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ٢/١٢٦٤، الرقم: ٣٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٣٣، ١٤٦، الرقم: ٢٥٠٦٣، ٢٥١٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤١، الرقم: ٢٩٣٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥٠، الرقم: ٨٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٧/٤٤٦، الرقم: ٤٤٧٣، والطيالسي في المسند،١/٢١٩، الرقم: ١٥٦٩، والبخاري في الأدب المفرد/٢٢٢، الرقم: ٦٣٩، والحاكم في المستدرك،١/٧٠٢، الرقم: ١٩١٤۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اُس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنا دے)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٦/٤١٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَالِکَ.

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، —

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٧/٤١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ؟ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرُ مُوْسَى بْنِ طَارِقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا

..... الرقم: ١٤٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨٩، الرقم: ٢٥٥٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٦٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٠٩، الرقم: ١٤٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٦١، الرقم: ٤٩٤٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٦، الرقم: ٥٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٢، الرقم: ٢٠٩۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٩، الرقم: ٧٩٦٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٧، الرقم: ١٨٣٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٢٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٧، الرقم: ٩٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٨، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٣٢۔

تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔

١٨/٤١٩. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: احْفَظُوْا هَذَا الْحَدِيْثَ وَكَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَدْعُوْ بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبِّ، قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٨: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، باب الدعاء بين الركنين أن يرزق الله الداعي القناعة بما رزق ويبارك له فيه، ٤/٢١٧، الرقم: ٢٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٤٤٦، الرقم: ١٥٨١٥، وأيضًا، ٦/٨٢، الرقم: ٢٩٦٣٣، والبخاري في الأدب المفرد/٢٣٧، الرقم: ٦٨١، والحاكم في المستدرك، ١/٦٢٦، ٦٩٠، الرقم:١٦٧٤، ١٨٧٨، وأيضًا، ٢/٣٨٨، الرقم: ٣٣٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٥٣، الرقم: ٤٠٤٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧١، الرقم: ١٩١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٤١٨-٤١٩، والدينوري في القناعة، ١/٤٤، ٤٥، الرقم: ١١-١٣-

’’حضرت سعید بن جبیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکنوں کے درمیان دعا مانگے کرتے تھے: ﴿رَبِّ، قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِکْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَى کُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ﴾ (اے میرے رب! تو نے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٩/٤٢٠. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِکَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ سَرَايَا. وَقَالاَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

١٩: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب الدعاء والتکبير والتهليل والتسبيح والذکر، ١/٧٠٦، الرقم: ١٩٢٥، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٦، الرقم:٩٦٨، والنووي في رياض الصالحين/٣٣٤، الرقم: ٣٣٤۔

بِعَوْنِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد ونصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سرایا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٠/٤٢١. عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاکَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بریدہ اسلمی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: (اپنی دعا میں یوں) کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاکَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی

٢٠: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب الدعاء والتکبير والتهليل والتسبيح والذکر، ١/٧٠٨، الرقم: ١٩٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٥، الرقم: ٢٩٣٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٤٤، الرقم:١٩٦٥١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٤٦، الرقم: ٦٥٨٥، وابن فضيل في الدعاء،١/١٦٥، الرقم:٨، والديلمي في مسند الفردوس،١/٤٦٥، الرقم: ١٨٩١، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٣٤٠۔

رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا (یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے) اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے، اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل و رسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٢٢/٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةَ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّيءِ الأَسْقَامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٢١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٧١٢، الرقم: ١٩٤٤، والطبراني في المعجم الصغير، ١/١٩٨، الرقم: ٣١٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٠٠، الرقم: ١٣٤٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٤٢-٣٤٤، الرقم: ٢٣٦٨- ٢٣٧٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١١، الرقم: ٩٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٤٣-

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّيءِ الأَسْقَامِ﴾ (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بدبختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢/٤٢٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَعَهُ أَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِهِ فَمَرَرْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ هَذَا؟ فَقِيْلَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ غَضًّا کَمَا أُنْزِلَ فَأَثْنَى عَبْدُ اللهِ عَلَى رَبِّهِ وَحَمِدَهُ فَأَحْسَنَ فِي حَمْدِهِ عَلَى رَبِّهِ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَجْمَلَ الْمَسْأَلَةَ وَسَأَلَهُ کَأَحْسَنِ

٢٢: أخرجه أبو يوسف في کتاب الآثار، باب السهو، ١/٤٣، الرقم: ٢١٩، والحاکم في المستدرك، کتاب ذکر مناقب عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللہ عنہ، ٣/٣٥٨، الرقم: ٥٣٨٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٩٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٣٥٥، الرقم: ٨٣۔

مَسْأَلَةٍ سَأَلَهَا عَبْدٌ رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى عِلِّيِّيْنَ فِي جِنَانِکَ جِنَانِ الْخُلْدِ. قَالَ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَ سَلْ تُعْطَ مَرَّتَيْنِ فَانْطَلَقْتُ لِأُبَشِّرَهُ فَوَجَدْتُ أَبَا بَکْرٍ قَدْ سَبَقَنِي وَکَانَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يُوْسُفَ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبد اللہ بڑی ملائمت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبد اللہ نے اپنے رب کی ثنا بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کر سکتا ہے پھر کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى عِلِّيِّيْنَ فِي جِنَانِکَ جِنَانِ الْخُلْدِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُن کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبد اللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دو مرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی

انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔''

اسے امام ابو یوسف اور حاکم نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٣/٤٢٤. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ وَبَلَائِکَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنَعْمَائِکَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَفَضْلِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ﷺ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ وَبَلَائِکَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنَعْمَائِکَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَفَضْلِکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا، اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما)۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی

٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب ما جاء عن عبد الله بن مسعود ﷺ، ٦/٦٨، الرقم: ٢٩٥٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٨٦، الرقم: ٨٩١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٥، الرقم: ١٨٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨٤-١٨٥.

نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٤/٤٢٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَكُنْ آخِرُ كَلَامِهِ فِي مَجْلِسِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ [الصافات، ٣٧:١٨١]. ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالزَّيْلَعِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال روزِ قیامت اَجر کے پورے پورے پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہیے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے○)۔‘‘

اسے علامہ ابن کثیر اور زیلعی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٦، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/١٨٢، الرقم: ١٠٩٥، والمناوي في الفتح السماوي، ٣/٩٥٧، الرقم: ٨٤٥۔

مصادر التّخريج

١. القرآن الحکیم۔

٢. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ)۔ **روح المعاني فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دارالاحیاء التراث۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **الزھد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٣٩٨ھ۔

٤. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٥. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٦. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٧. ابن اسحاق، محمد بن محمد بن احمد الحاکم، ابو احمد (٢٨٥۔٣٧٨ھ)۔ **شعار أصحاب الحدیث**۔ کویت: دار الخلفاء۔

٨. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٩. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/

٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٠. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **التاریخ الأوسط**۔ دار الوعی، مکتبہ حلب، قاہرہ۔ ١٣٩٧ھ/ ١٩٧٧ء۔

١١. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٣. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **خلق أفعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دار لمعارف السعودیۃ، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٤. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٥. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠ـ٢٩٢ھ/ ٨٢٥ـ٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٦. بیہقی، بنت عبد الصمد الھرویہ الھرثمیہ (٣٨٠ـ٤٧٧ھ)۔۔**جزء بیبي**۔ **الکویت**: دار الخلفاء للکتاب، ١٩٨٦ھ۔

١٧. بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی

(٧٩١ھ)۔ أنوار التنزيل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

١٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ الدعوات الکبیر۔

١٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ الزهد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٩٩٦ء۔

٢٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/١٩٨٩ء۔

٢١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٢٤. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

۲۵. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الشمائل المحمّدية والخصائص المصطفوية**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۲۶. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۷. جصاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔۳۷۰ھ)۔ **أحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

۲۸. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۹. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسير في علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۳۰. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۱. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۲. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن مہران الرازی التمیمی، ابومحمد (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ **علل الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۵ھ۔

٣٣. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (٣٢٧ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ١٢٧١ھ۔

٣٤. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٥. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٣٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ الإصابة في تمییز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٣٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ الإمتاع بالأربعین المتباینة السماع۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٨ھ۔

٣٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٣٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ الدرایة في تخریج أحادیث الهدایة۔ بیروت، لبنان:

دار المعرفۃ۔

٤٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **روضة المحدثين**۔ برنامج منظومہ التحقیقات الحدیثیہ -المجانی- مرکز نور الاسلام لأبحاث القرآن والسنۃ بالإسکندریہ

٤١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٤٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار**۔ دمشق، شام: دار ابن کثیر، ١٤٢١ھ۔

٤٥. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٤ء)۔ **المحلى**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

٤٦. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٧٩۔

٤٧. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ البيان والتعريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٤٨. حکیم ترمذی، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (٣٦٠ھ)۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٤٩. ابن حیان، ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

٥٠. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابومحمد (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

٥١. ابن خزیمہ، ابوبکر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/ ٨٣٨-٩٢٤ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٥٢. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ تاريخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ الكفاية في علم الرواية۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

٥٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ۔

٥٥. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٣٣٤-٣١١ھ)۔ السنة۔

ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ۔

٥٦. خلال، ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسنین علی البغدادی (٣٥٢۔ ٤٣٩ھ)۔ **من فضائل سورة الإخلاص** ۔ قاہرہ، مصر، مکتبہ لینۃ، ١٤١٢ھ۔

٥٧. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانید**۔ بیروت، لبنان۔

٥٨. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٥٩. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ رؤیۃ اللّٰہ۔ مکتبۃ القرآن۔ قاہرہ۔

٦٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٦١. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٦٢. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **کتاب التہجد و قیام اللیل**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ١٩٨٠ء۔

٦٣. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **العیال** ۔ دار ابن القیم، السعودیہ۔ ١٤١٠ھ۔

٦٤. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٤۔٣١٠)۔ **الذریۃ الطاہرۃ**

النبویة۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷ھ۔

۶۵. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۶۶. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۶۷. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۶۸. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۶۹. رازی، تمام بن محمد الرازی ابو القاسم (۳۳۰۔۴۱۴ھ)۔ **الفوائد لتمام الرازی**۔ مکتبہ الرشد، ریاض۔ ۱۴۱۲ھ۔

۷۰. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۱. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۷۲. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **شرح حدیث لبیک**۔ مکۃ المکرّمۃ، دار عالم الفوائد، ۱۴۱۷ھ۔

۷۳. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ

قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٧٤. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٧٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحادیث و الآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٧٦. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٧٧. ابن السری، ھناد الکوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب، ١٤٠٦ھ۔

٧٨. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٧٩. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٨٠. سمعانی، منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی أبو المظفر (٤٢٦۔٤٨٩ھ)۔ **التفسیر**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

٨١. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٨٢. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **القناعۃ**۔ مکتبہ الرشد، ریاض۔ ١٤٠٩ھ۔

۸۳. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۸۴. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۵. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **جمع الجوامع أو الجامع الکبیر**۔

۸۶. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۸۷. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجہ**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۸۸. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۸۹. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **الأم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۹۳ھ۔

۹۰. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩١. شعرانی، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (٨٩٨۔٩٧٣ھ/١٤٩٣۔١٥٦٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

٩٢. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

٩٣. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء۔

٩٤. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (١٣٢۔١٨٩ھ)۔ **"الأصل" المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

٩٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٩٦. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (٧٧٣۔٨٥٢ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

٩٧. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٩٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٩٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٠٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠١. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٠٢. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

١٠٣. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٠٤. طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٠٥. طیالسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٠٦. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٠٧. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/

٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **الجهاد**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ۔

١٠٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **الزهد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ١٤٠٨ھ۔

١٠٩. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

١١٠. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨ـ٤٦٣ھ/ ٩٧٩ـ١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١١١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨ـ٤٦٣ھ/ ٩٧٩ـ١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

١١٢. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١١٣. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ٢١١ھ/ ٧٤٤ـ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١١٤. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ـ٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١١٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩ـ٥٧١ھ/١١٠٥ـ١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

١١٦. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبی داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١١٧. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔٨٥٥ھ/ ١٣٦١۔١٤٥١ء)۔ عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

١١٨. ابن غزوان، ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (١٩٥ھ)۔ کتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ١٩٩٩ء۔

١١٩. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

١٢٠. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ المعرفة والتاريخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

١٢١. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ مشارق الأنوار۔ المکتبۃ العتیقہ ودار۔

١٢٢. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣۔٢٧٦ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/ ١٩٧٢ء۔

١٢٣. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٢٤. قرشی، عبد اللہ بن محمد ابو بکر۔ (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ الشكر۔ المکتب الاسلامی، کویت۔ ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٢٥. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٦. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٢٧. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٢٨. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔١٠٧٣ء)۔ **الرسالة القشيرية في علم التصوف**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

١٢٩. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٣٠. ابن قیم، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر أیوب الذرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **حاشية على سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

١٣١. ابن القیم، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **الوابل الصيب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٣٢. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٣٣. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في**

زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۴. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۵. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳۶. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۳۷. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۱۳۸. ابومحاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۱۳۹. محبّ الدین طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۴۰. مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (۲۰۲۔۲۹۲ھ)۔ **مسند أبي بكر** رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

۱۴۱. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان:

مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٤٢. مسلم، ابو الحسين ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (٢٠٦۔ ٢٦١ھ/ ٨٢١۔ ٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي۔

١٤٣. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، أبو محمد (٥٤١۔ ٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مكتبة النهضة الحديثيه، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٤٤. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، أبو محمد (٥٤١۔ ٦٠٠ھ)۔ **الترغيب في الدعاء**۔ بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٥ء۔

١٤٥. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ **فضائل الأعمال**۔ قاہرہ، مصر۔

١٤٦. مقريزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تميم بن عبد الصمد (٧٦٩۔ ٨٤٥ھ/ ١٣٦٧۔ ١٤٤١ء)۔ **مختصر كتاب الوتر**۔ أردن: مكتبة المنار، ١٤١٣ھ۔

١٤٧. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زين العابدين (٩٥٢۔ ١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔ ١٦٢١ء)۔ **الفتح السماوي**۔ دار العاصمہ۔ ریاض۔

١٤٨. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زين العابدين (٩٥٢۔ ١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔ ١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مكتبہ تجاريہ كبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٤٩. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيٰى (٣١٠۔ ٣٩٥ھ/ ٩٢٢۔ ١٠٠٥ء)۔ **التوحيد لإبن منده**۔

١٥٠. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيٰى (٣١٠۔ ٣٩٥ھ/

۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الفوائد لإبن منده** ۔مکتبۃ القرآن ۔قاہرہ۔

۱۵۱. ابن منذر، ابی بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری ۔ **الأوسط** ۔ دار طیبہ، ریاض، ۱۹۸۵ء۔

۱۵۲. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۵۳. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (۶۳۰۔۷۱۱ھ/۱۲۳۲۔۱۳۱۱ء)۔ **مختصر تاریخ دمشق**۔ دمشق، شام: دار الفکر، ۱۹۸۴ء۔

۱۵۴. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۵۵. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۵۶. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۷. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء) ۔ **النعوت والأسماء والصفات**۔ السعودیہ: مکتبہ العبیکان، ۱۴۱۹ھ۔

۱۵۸. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **تاریخ أصبھان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١٥٩. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مهران أصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٦٠. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مهران أصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حيدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/ ١٩٥٠ء۔

١٦١. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مهران اصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **مسند أبی حنيفة**۔ رياض، سعودی عرب: مكتبة الكوثر، ١٤١٥ھ۔

١٦٢. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مهران اصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٩٩٦ء۔

١٦٣. نحاس، احمد بن محمد بن اسماعيل المرادی ابو جعفر (م ٣٣٩ھ)۔ **الناسخ والمنسوخ**۔ كويت: مكتبة الفلاح، ١٤٠٨ھ۔

١٦٤. نميری، أبو زيد عمر بن شبة البصري (٢٦٢ھ)۔ **أخبار المدينة**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء۔

١٦٥. نووی، ابو زكريا، يحيیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعه بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **الأزكار من كلام سيد الأبرار**۔ بيروت، لبنان: المكتبة العصريه، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٣ء۔

١٦٦. نووی، ابو زكريا، يحيیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعه بن حزام

(٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٦ء۔

١٦٧. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٦٨. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٦٩. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (٦٧٧-٧٤٥ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٧٠. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٧١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٧٢. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٧٣. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

١٧٤. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المفاريد**۔ کویت: مکتبۃ دارالأقصی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٧٥. ابو یوسف، یعقوب بن إبراہیم الانصاری (١٨٢ھ)۔ **کتاب الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٣٥٥ھ۔

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
04. حکمتِ اِستعاذہ
05. تسمیۃُ القرآن
06. معارِفُ الکوثر
07. فلسفۂ تسمیہ
08. معارفِ اِسم اللہ
09. مَناهِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
10. لفظِ ربُ العالمین کی علمی وسائنسی تحقیق
11. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
12. اَسمائے سورۂ فاتحہ
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
14. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر وعمل
15. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
16. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
17. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
18. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
19. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
20. فطرت کا قرآنی تصوّر
21. تربیت کا قرآنی منہاج
22. لا إکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت
24. معارِفِ آیۃ الکرسی
25. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ
26. التصوّر الإسلامی لطبیعۃِ البشریۃ
27. نهجُ التربیةِ الإجتماعیةِ فی القرآن الکریم
28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
29. Qur'anic Concept of Human Guidance
30. Islamic Concept of Human Nature

B. الحدیث

31. الْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة
32. العَبْدِيَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّة ﴿بارگاہِ اِلٰہی سے تعلقِ بندگی﴾
33. الْبَيَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ اِلٰہی پر اِیمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾
34. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
35. هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن وحدیث سے ضابطہ رُشد وہدایت
36. جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخرُ الأَمَّة ﴿کِتَابُ الْمَنَاقِب﴾ (اَنبیاء کرام، اہلِ

بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق وتخریج)

37. الأربعين فی فضائلِ النبی الأمين ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)

38. بُشریٰ للمؤمنين فی شفاعةِ سيدِ المرسلين ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ)

39. البدر التمام فی الصلوٰة علیٰ صاحبِ الدُّنوّ والمقام ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)

40. كَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَار ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

41. عُمْدَةُ الْبَيَان فِي عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات)

42. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلٰى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاء ﷺ (حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت)

43. رَاحَةُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْبِ ﷺ (مدحت ونعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات واحادیث)

44. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسّل اور تبرک)

45. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل (اَنبیاء ورُسل کے فضائل و مناقب)

46. العِقد الثّمين في مناقب أمهات المؤمنين (اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب)

47. الدرة البيضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام الله عليها (سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل ومناقب)

48. مرج البحرين فی مناقب الحسنين عليهما السلام (حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)

49. السيف الجلی علیٰ منكر ولاية علی عليه السلام (اِعلانِ غدیر)

50. القول المعتبر فی الإمام المنتظر عليه السلام (اِمام مہدی علیہ السلام)

51. غاية الإجابة في مناقب القرابة (اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب)

52. اَلنَّجَابَةُ فِيْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

53. القول الوثيق فی مناقب الصديق رضی الله عنه (صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب)

54. اَلْقَوْلُ الصَّوَاب فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بنِ الخَطَّاب رضی الله عنه (فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے

فضائل ومناقب)

55. رَوْضُ الجِنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان ﷺ (عثمانِ غنی ﷺ کے فضائل ومناقب)

56. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب ﷺ (علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب)

57. كنز الإنابة في مناقب الصّحابة ﷺ (صحابہ کرام ﷺ کے فضائل و مناقب)

58. روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين (اَولیاء و صالحین کے فضائل ومناقب)

59. الكنز الثمين فى فضيلة الذكر والذاكرين (ذِکر اِلٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

60. البَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ (فضائل و کرامات ..... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

61. تَكْمِيْلُ الصَّحِيْفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيْث فِي الإمام أبي حَنِيْفَة ﷺ

62. الأنوارُ النَّبَوِيَّة فِي الأسانيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحادِيثِ الإمام الأعظم ﷺ)

63. الصَّلاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ (حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز)

64. التَّصْرِيْحُ فِي صَلاةِ التَّرَاوِيْحِ (بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت)

65. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلاةِ (نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا اور ذکر بالجہر کرنا)

66. الإنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ (گستاخانِ رسول ..... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

67. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَالآدَاب (اِنسانی حقوق وآداب ..... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

68. مِنْهَاجُ السَّلامَة فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِقَامَة (اِقامتِ دین اور اَمن وسلامتی کی راہ)

69. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيْلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء (فروغِ علم وشعور کی اَہمیت وفضیلت)

70. أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة (عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

71. الْقَولُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷺ (عربی)

72. اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷺ (مع اُردو ترجمہ: اِمام حسن بصریؒ کی سیدنا علی ﷺ سے ملاقات اور سماع)

73. مَرْوِيّاتُ الشَّيْخِ الأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيِّ الأَطْهَر ﷺ (شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

74. اَلْمُنْتَقَى لأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

75. The Ghadir Declaration

76. The Awaited Imam
77. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)
78. Precious Treasure of the Virtues of Dhikr & Dhakireen

C. اِیمانیات

79. اَرکانِ اِیمان
80. اِیمان اور اِسلام
81. شہادتِ توحید
82. حقیقتِ توحید و رِسالت
83. اِیمان بالرسالت
84. اِیمان بالکتب
85. اِیمان بالقدر
86. اِیمان بالآخرت
87. مومن کون ہے؟
88. منافقت اور اُس کی علامات
89. مومن جي سنجاڻپ
90. Islam and Freedom of Human Will

D. اِعتقادیات

91. کتابُ التّوحید (جلد اوّل)
92. کتابُ التّوحید (جلد دُوم)
93. کتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾
94. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
95. لفظ بدعت کا اِطلاق (اَحادیث و آثار کی روشنی میں)
96. اَقسامِ بدعت (اَحادیث و اَقوالِ ائمہ کی روشنی میں)
97. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن (بدعت ائمہ و محدثین کی نظر میں)
98. حیاۃُ النبی ﷺ
99. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت
100. تصورِ اِستعانت
101. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصوّر)
102. کتاب الشفاعۃ
103. عقیدۂ علمِ غیب
104. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
105. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
106. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
107. سُنّیت کیا ہے؟
108. منہاجُ العقائد
109. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئمَّة وَالْمُحَدِّثِين (توسل: ائمہ و محدثین کی نظر میں)
110. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان
111. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
112. عقیدۂ توحید اور غیر اللہ کا تصوّر
113. عقیدۂ توحید اور اِشتراکِ صفات
114. عقائد میں اِحتیاط کے تقاضے
115. تبرک کی شرعی حیثیت
116. زیارتِ قبور
117. وسائطِ شرعیہ
118. تعظیم اور عبادت
119. Beseeching for Help (*Istighathah*)
120. Islamic Concept of

Intermediation (*Tawassul*)
121. Real Islamic Faith and the Prophet's Status

E. سیرت وفضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ اوّل)
123. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ دُوم)
124. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوم)
125. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد سوُم)
126. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد چہارُم)
127. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
128. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم)
129. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
130. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
131. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم)
132. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم)
133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت
135. سیرۃُ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
137. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
138. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)
139. میلاد النبی ﷺ
140. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
141. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمة والمحدّثین
(میلاد النبی ﷺ: اَئمہ ومحدّثین کی نظر میں)
142. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
143. معمولاتِ میلاد
144. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
145. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
149. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ
150. معارفِ اِسم محمد ﷺ
151. معارفُ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ
152. تحفة السرور فی تفسیر آیة نور
153. نور الأبصار بذکر النبی المختار ﷺ
154. تذکارِ رِسالت
155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلندترین حقیقت)
156. صلوۃ وسلام سنتِ اِلٰہیہ ہے
157. فضیلتِ درود وسلام
158. فضیلتِ درود وسلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
159. اِیمان کا مرکز ومحور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
161. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ
162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
163. تحفظِ ناموسِ رِسالت

164. اُسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول

166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)

167. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت

168. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت

169. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت

170. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت

171. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی وسائنسی اَہمیت

172. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رِسالتی اَہمیت

173. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اَہمیت

174. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت

175. كشف الغطا عن معرفة الأقسام للمصطفى ﷺ

176. مقامِ محمود

177. عالمِ اَرواح کا میثاق اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

178. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

179. تعلق بالرّسالت: آشنائی سے وفا تک

180. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1

181. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)

182. Salawat auf den Propheten(ﷺ)

F. ختم نبوت

183. مناظرۂ ڈنمارک

184. عقیدۂ ختمِ نبوت

185. حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور وِلادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)

186. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

187. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

188. مرزائے قادیان کی دِماغی کیفیت

189. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

190. اَرکانِ اِسلام

191. فلسفۂ نماز

192. آدابِ نماز

193. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت

194. نماز کا فلسفۂ معراج

195. فلسفۂ صوم

196. فلسفۂ حج

H. فقہیات

197. نص اور تعبیرِ نص

198. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب

199. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار

200. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد

201. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام

202. منہاج المسائل

203. الحکم الشرعی

204. نصابِ تربیت (حصہ اوّل)

205. التصوّر التشريعي للحكم الإسلامي

206. فلسفۃُ الإجتہاد و العالم المعاصر

207. منہاجُ الخطبات للعیدینِ و الجمعات

208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World

209. Ijtihad (meanings, application and scope)

I. رُوحانیات

210. اِطاعتِ الٰہی

211. ذکرِ الٰہی

212. محبتِ الٰہی

213. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

214. حقیقتِ تصوّف

215. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)

216. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوم)

217. سلوک و تصوف کا عملی دستور

218. اَخلاقُ الانبیاء

219. تذکرے اور صحبتیں

220. حسنِ اَعمال

221. حسنِ اَحوال

222. حسنِ اَخلاق

223. صفائے قلب و باطن

224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

226. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے

227. ہمارا اَصلی وطن

228. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

229. طبقاتُ العباد

230. حقیقتِ اِعتکاف

231. دل جي صفائي

232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)

233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)

J. اَوراد و وظائف

234. الفیوضات المحمدیۃ ﷺ

235. الأذکار الإلٰـہیۃ

236. دَلَائِلُ الْبَرَکَات فِی التَّحِیَّاتِ وَالصَّلَوَات (عربی)

237. دَلَائِلُ الْبَرَکَات فِی التَّحِیَّاتِ وَ الصَّلَوَات (بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں اَڑھائی ہزار درود و سلام کا ہدیۂ عقیدت و محبت)

238. مناجاتِ اِمام زین العابدین علیہ السلام

239. الدعوات القدسیۃ

240. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ

241. صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَیِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)

242. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰی حُرُوْفِ الْهِجَاءِ

243. صَلَاةُ الْأَکْوَان (درودِ کائنات)

244. صَلَاةُ الْمِیْلَادِ (درودِ میلاد)

245. صَلَاةُ الشَّمَائِل (درودِ شمائل)

246. صَلَاةُ الْفَضَائِل (درودِ فضائل)

247. صَلَاةُ الْمِعْرَاج (درودِ معراج)

248. صَلَاةُ السِّیَادَة (درودِ سیادت)

249. دعا اور آدابِ دعا

K. علمیات

250. اِسلام کا تصوّرِ علم
251. علم.....توجیہی یا تخلیقی
252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اِصلاح طلب پہلو
253. تعلیمی مسائل پر اِنٹرویو
254. Islamic Concept of Knowledge

L. اِقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ
257. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت
258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPP s کا معاملہ کیا ہے؟
259. اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾
260. اِسلام کا تصورِ ملکیت
261. اِسلام اور کفالتِ عامہ
262. اِسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اُصول
263. قواعدُ الإقتصادِ فی الإسلام
264. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد
266. جہاد بالمال
267. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (فلسفہ وتعلیمات)
268. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق وواقعات)
269. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام
270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

271. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)
272. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)
273. اِسلامی فلسفۂ زندگی
274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
275. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)
276. منہاجُ الافکار (جلد دُوُم)
277. منہاجُ الافکار (جلد سوُم)
278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج
279. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارُک
280. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ
281. خدمتِ دین کی توفیق
282. قرآنی فلسفۂ تبلیغ
283. اِسلام کا تصورِ اِعتدال وتوازُن
284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟
285. تحریکِ منہاج القرآن: ''اَفکار و ہدایات''
286. تحریکِ منہاج القرآن: اِنٹرویوز کی روشنی میں
287. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر
288. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب.....!
289. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر
290. اَہم اِنٹرویو
291. معہد منہاج القرآن
292. Islamic Philosophy of Human Life

293. Islam in Various Perspectives

O. اِنقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)
295. حصولِ مقصد کی جدّ و جہد اور نتیجہ خیزی
296. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج
297. پیغمبرِ اِنقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب
298. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال
299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج
300. سفرِ اِنقلاب
301. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار
302. سیرتُ النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّ و جہد
303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
305. تصوّرِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو
306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اِسلام
307. آئندہ سیاسی پروگرام
308. سیاسي مسئلو ۽ انهي جو اسلامي حل
309. Islam - The State Religion
310. The Islamic State

Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ
312. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات
313. اِسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ
314. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور
315. الجریمة فی الفقهِ الإسلامی
316. Islamic Penal System and its Philosophy
317. Islam and Criminality
318. Islamic Concept of Law
319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
320. Legal Character of Islamic Punishments
321. Legal Structure of Islamic Punishments
322. Classification of Islamic Punishments
323. Islamic Philosophy of Punishments
324. Islamic Concept of Crime

R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اَکبر ﷺ
326. سیدنا صدیقِ اَکبر ﷺ کا مقامِ قربت و معیت
327. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم ﷺ
328. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
329. سیرتِ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
330. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
331. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
332. اِمام ابو حنیفہ ﷺ: اِمام الائمہ فی الحدیث (جلد اوّل)
333. صحابہ کرام اور ائمہ اہلِ بیت ﷺ سے اِمام اَعظم ﷺ کا اَخذِ فیض
334. اِمام اَعظم ﷺ اور اِمام بخاریؒ (نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)
335. تذکرۂ مسانیدِ اِمامِ اَعظم ﷺ

336. شاہ ولی اللہ محدث دِہلوی اور فلسفۂ خودی

337. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

338. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

340. اِقبال اور تصوّرِ عشق

341. اِقبال کا مردِ مومن

342. تذکرۂ فرید ملّتؒ (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of the Prophet ﷺ (Al-Hidayah Series: Volume 1)

S. اِسلام اور سائنس

344. اِسلام اور جدید سائنس

345. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

347. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart Diseases

352. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the Universe

T. عصریات

354. اِسلام میں اِنسانی حقوق

355. حقوقِ والدین

356. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اِسلام میں خواتین کے حقوق

358. اِسلام میں اَقلیتوں کے حقوق

359. اِسلام میں بچوں کے حقوق

360. اِسلام میں عمر رسیدہ اور معذور اَفراد کے حقوق

361. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

362. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi and End of Time

363. Islam and Christianity

U. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (1): تعلیماتِ اِسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (2): اِیمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (3): اِسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (4): اِحسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (5): طہارت اور نماز